سیرتِ غوثِ زماں

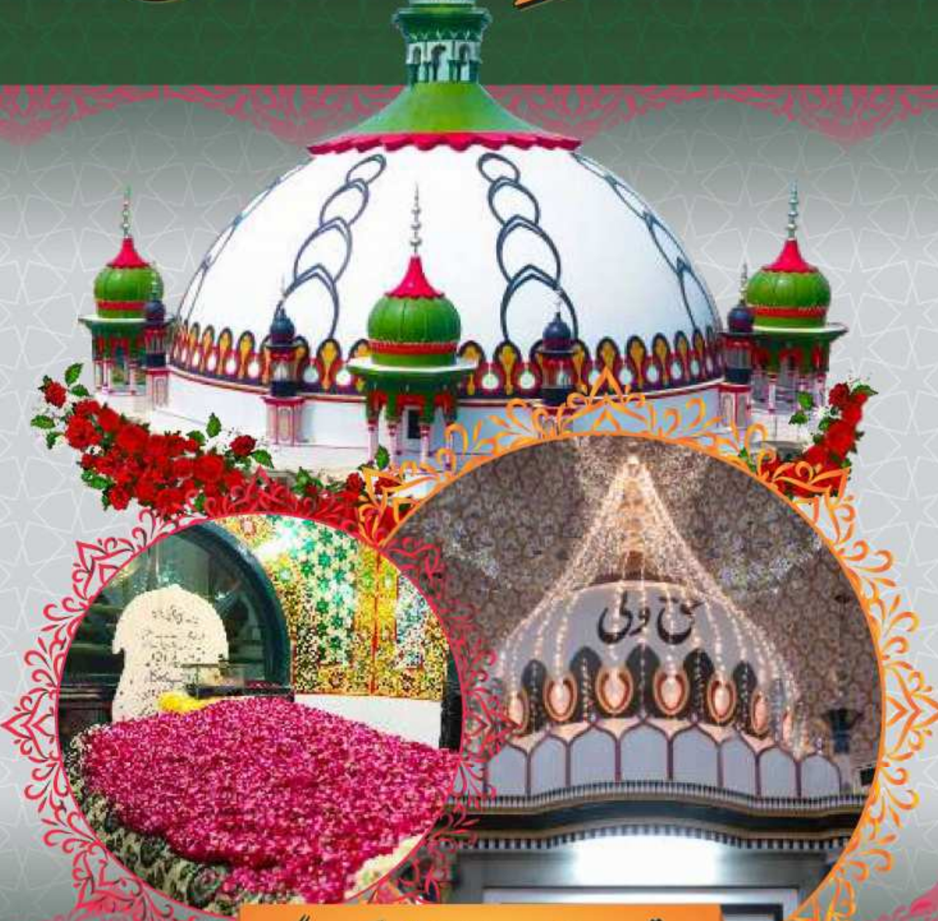

از قلم :- صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ وَالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصَّالِحِیۡنَ

اے تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور تمام حضرات انبیاء کرام پر مہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام حضرات انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام پر اور تمام حضرات اولیاء کرام پر اور تمام نیک لوگوں پر درود اور سلام ہو۔

اللہ جل جلالہ

حق اللہ جل جلالہ | القہار | حق اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ | الجبار | اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ | الجبار | اللہ جل جلالہ

حق اللہ جل جلالہ | القہار | حق اللہ جل جلالہ

المدد جل جلالہ یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

تمام کائنات سے ہر طرح کے کفر و باطل، فتنوں، برائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ

المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

سچ خواجہ

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

المدد یا مشکل کُشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت و شوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم و عمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشدِ اکمل، پیر جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔

آمین!

کتاب :۔ سیرتِ غوثِ زماں

ازقلم :۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلامِ خواجگی

بار اول :۔ جنوری 2001ء (تعداد 1000) | بار دوئم :۔ اگست 2003ء (تعداد 1000)

بار سوئم :۔ جنوری 2005ء (تعداد 1000) | بار چہارم :۔ جنوری 2006ء (تعداد 1000)

بار پنجم :۔ نومبر 2006ء (تعداد 1100) | بار ششم :۔ جون 2008ء (تعداد 1100)

بار ہفتم :۔ نومبر 2009ء (تعداد 1100) | بار ہشتم :۔ فروری 2012ء (تعداد 1100)

بار نہم :۔ اپریل 2014ء (تعداد 1100) | بار دہم :۔ مارچ 2015ء (تعداد 1100)

بار گیارہ :۔ اپریل 2016ء (تعداد 1100) | بار بارہ :۔ مارچ 2017ء (تعداد 1100)

بار تیرہ :۔ اکتوبر 2017ء (تعداد 1100) | بار چودہ :۔ اپریل 2018ء (تعداد 1100)

بار پندرہ :۔ اکتوبر 2018ء (تعداد 1100) | بار سولہ :۔ اگست 2021ء (تعداد 1100)

ہدیہ :۔ 250 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

انتساب

میرے پیارے پیارے

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر

خواجۂ خواجگان، غوثِ زماں

خواجہ جی حق ولی سرکار

کے نام

جن کی دعاؤں اور توجہ سے اس گناہ گار کو یہ

کتاب پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
دعا	6
نذرانہ عقیدت	7
حروفِ آغاز	11
آیاتِ مبارکہ	17
احادیثِ مبارکہ	20
شجرہ عالیہ	27
حصہ اول	29
آباؤ اجداد	30
ولادتِ باسعادت	32
تحصیلِ علم	33
بیعت	33
لقب خواجہ	38
محفلِ ذکر کی اجازت	39
بے نمازی کا داخلہ ممنوع	40
عالمِ دوجہاں	42
اپنے بستر پر سلانا	43
روحانی علاج	46
پیشہ	50
وصال مبارک	54
حصہ دوئم	57
حلیہ مبارک	58
شفقت ومہمان نوازی	60
جود وسخا	61
توکل	62
تقویٰ	68
جانوروں پر شفقت	78
شریعت کی پابندی	80
عشق وادب	84

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
نرمی و درگزر	94	محبوبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	132
سادگی	96	شریعت، طریقت، حقیقت کی ولایت	134
خدمت	97	فنا و بقا	136
تبلیغ دین	101	غوثِ زماں	137
حصہ سوئم	107	امام الاولیاء	138
سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ	108	حصہ پنجم	141
سلسلہ عالیہ خواجگیہ	118	فرموداتِ عالیہ	142
حصہ چہارم	131	کرامات	206

www.HaqWaliSarkar.com

مرشدِ اکمل

خواجہ جی حق ولی سرکار نے مندرجہ ذیل

دعا

اپنے آستانہ عالیہ میں لکھ کر آویزاں فرما رکھی تھی

اے اللہ سبحانہ تقدس!
صرف تو اور تیری رضا ہی میرا مقصود ہے، میں نے دنیا اور آخرت کو تیرے لیے ترک کیا، تو اپنی محبت مجھ پر تمام فرما۔
آمین! ثم آمین!

یہ منقبت شریف مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تحریر فرمائی۔

نذرانہ عقیدت

کیسا اونچا ہے تیرے قدموں کا مقام
اللہ اللہ تیری شان عجب دیکھی

ہونا ہی پڑا عظمتِ محبوب کا قائل
ڈوبتی کشتی کنارے پہ لگی جب دیکھی

یوں تو چادر میں ہیں لپٹے ہوئے سادہ سے
ہم نے تو چادر میں ہی شاہی سب دیکھی

اللہ اللہ وسعتِ چادر سمجھ میں آئی
اُمتِ محبوبِ خدا اس میں چھپی جب دیکھی

آپ ذرّے کو بنا ڈالیں پلک میں سورج
اتنی جود و سخا کسی نے کب دیکھی

ظاہری پردہ مگر یہ بھی اُٹھا
نور ہی نور کی صورت اب دیکھی

جام سے جام ملا کر پی لی خواجہؔ
رونقِ مہ خانہِ ولی تب دیکھی

اور کیا کیا نہیں دیکھا اس میں

فیض مرشد کا بڑی شان سے اُٹھتا دیکھا
نور احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بڑی آن سے پھیلا دیکھا
اور اللہ کا کرم بٹتا دیکھا
ہر اک بلندی کو یہاں جھکتا دیکھا
اور پستوں کو بلندی پہ دیکھا
ظلم کی قوت کو بکھرتا دیکھا
اور شاہوں کو بھی جھکتا دیکھا
غوثیت دیکھی یہاں امامت دیکھی
جنات کو دیکھا یہاں اور فرشتے دیکھے
ساری مخلوق پہ سکہ دیکھا
اور جب ذِکر تیرا کوئی کرے میرے آگے
جسم میں نور بکھرتا دیکھا
خواجہؒ تیری چادر سے کیونکر نکلے
اس نے ہر وار سے بچتا دیکھا
جو بھی نکلا تیری چادر سے مرشد
وہ نہ کبھی آپ نے ہنستا دیکھا

اِک نگاہ تیری کرم وہ کر دے
سینکڑوں برسوں کی محنت کو بھی ہلکا دیکھا

جو نہ سمجھا تیری عظمت کو مرشد
اس کو گلیوں میں ہی رُلتا دیکھا

جب سے میں آیا تیرے قدموں میں
اِک خدائی کو بھی جھکتا دیکھا

اور کیا نہیں دیکھا تیری چادر میں مرشد
اپنی بگڑی کو سنورتا دیکھا

(از قلم)

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

www.HaqWaliSarkar.com

حروفِ آغاز

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراہیم۔آیت 7)۔

اللہ سبحانہ تقدس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا فرمایا اور پیدائشی طور پر اسلام کی دولت سے نوازا اور الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔ اگر ہم کسی یہودی، عیسائی یا ہندو کے گھر پیدا ہوتے تو شاید ہم ایمان کی دولت سے محروم رہتے اور پھر آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہمارا ٹھکانہ ہوتا۔ پھر لاکھ ہا شکر کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب، خاتم الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا، لہٰذا کائنات کی اور دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی دولت اور نعمت اسلام کی دولت و نعمت ہے اور اس کے بعد دوسری سب سے بڑی نعمت اور دولت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہونا ہے اور جس نے ان دونوں نعمتوں کی قدر و اہمیت جان لی اور اس کی حفاظت کی اور اس کا مکمل کیفیت کے ساتھ شکر ادا کرتا رہا تو اس نے دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور کامیابیاں حاصل کر لیں۔

پھر لاکھ ہا شکر کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ گناہ گار کو ولیِ کامل، مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار سے نسبت اور تعلق عطا فرمایا کہ جن کی محبت و صحبت اور توجہ و فیض اور تبلیغ و ارشاد سے دینِ اسلام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر و منزلت ہزاروں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔

ان انعام واکرام کے علاوہ ایک اور احسان اور کرم اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر یہ بھی ہے کہ ہمیں ایک آزاد اسلامی ملک ''پاکستان'' میں پیدا فرمایا اور ہمیں آزادی کی عظیم ترین دولت عطا فرمائی۔ ممکن ہے اکثر لوگ آزادی کی اس نعمت کی قدر کو محسوس نہ کر پائیں کیونکہ وہ آزاد ملک میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی غلامی یا جنگ والی زندگی کی مصیبتوں کے متعلق سوچا بھی نہیں ہوگا۔ حق تو یہ ہے کہ ہر پاکستانی کو دل سے اس نعمت کا احساس ہونا چاہیے اور اس پر شکر کرنا چاہیے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا نہیں کرتا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو پسند نہیں فرماتا۔

اس کتاب میں میں نے اپنے مرشدِ اکمل غوثِ زماں، سخی لجپال حضرت غوث خواجہ جی حق ولی سرکار کے چند حالاتِ زندگی تحریر کیے ہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر آپ سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

یہی حضرات اولیاء کرام وہ ہستیاں ہیں کہ جن کا مقصدِ حیات صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا و قربت و معرفت حاصل کرنا ہوتا ہے اور ان کی زندگی کا سرمایہ صرف اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور مُرشد کا عشق و ادب ہوتا ہے۔ وہ ساری زندگی اپنی بجائے مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں مصروفِ عمل رہتے ہیں اور مسلمانوں بلکہ انسانیت کیلئے فکرمند رہتے ہیں اور لوگوں کی بھلائی اور آخرت میں بخشش کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں رو رو کے دُعائیں کرتے ہیں۔ انہی کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔ آیت 62)۔

یہ ہستیاں اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور رضا میں اس قدر فنا ہوتی ہیں کہ اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس بھی ان سے محبت فرماتا ہے اور ان کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ ان سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت فرماتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس کسی

بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مومن اللہ سبحانہ تقدس

کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔

اللہ سبحانہ تقدس اپنے انہی محبوب بندوں کے متعلق قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ ان کی سنگت اختیار کرلو، ان کی صحبت میں بیٹھو اور ان سے اپنا منہ نہ موڑنا ورنہ اللہ سبحانہ تقدس تمہیں پسند نہ فرمائے گا اور قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اور اپنے آپ کو

روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو اس سے مت پھیریے (سورۃ کہف۔ آیت 28)۔

ایک اور جگہ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اے ایمان والو!

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ۔ آیت 119)۔

اور جب کوئی ان ہستیوں کے پاس بیٹھتا ہے تو ان کے نفوس کی برکت اور حرارت سے اللہ سبحانہ تقدس کے عشق کی چنگاری اس کے دل میں بھی جل اُٹھتی ہے اور پھر وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ان سے محبت اور ان سے دوستی کرنے والا اللہ سبحانہ تقدس کی قربت کی دولت سے مالا مال ہوتا جاتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اُٹھانے والا یا تمہیں دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیہ)۔

یعنی جب ان ہستیوں کے پاس جا کر بیٹھنا بھی فائدہ مند ہے تو ان سے دوستی اور نسبت تو بے انتہا فیوض و برکات اور انعام و اکرام کی حامل ہے۔ انہی کے متعلق تو حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جن کے چہرے کی زیارت سے اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔

ایک اور جگہ حدیثِ قدسی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ وہ ذاکرین ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت و محروم نہیں ہوتا (بخاری)۔

کہ ان کی زیارت کر لینا اور ان لوگوں کے پاس محبت سے بیٹھنا بھی دنیا اور

www.HaqWaliSarkar.com

آخرت کے لحاظ سے فائدہ مند ہے اور ان کی نسبت کے فائدے تو بے انتہا ہیں۔ یہ اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس ان سے محبت فرماتا ہے اور پھر جو شخص ان ہستیوں سے محبت کرے اللہ سبحانہ تقدس ان سے بھی محبت فرماتا ہے اور جو شخص ان ہستیوں سے بغض و عداوت رکھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اپنا دشمن رکھتا ہے کہ حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ

جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا تو اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔

اللہ سبحانہ تقدس اپنے ولیوں کے خلاف صرف عداوت یا بغض رکھنے والے سے اعلانِ جنگ فرما دیتا ہے اور اسی طرح ان سے محبت رکھنے سے اللہ سبحانہ تقدس کی بے انتہا خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس ان سے اپنی محبت کا اعلان فرماتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجالس قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی (مالک)۔

ایک اور جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا

کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء و شہداء ان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔

کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی نسبت اور محبت

کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں سے محبت کرتا ہے اوران کاادب واحترام اور تعظیم کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ سبحانہ تقدس کی تعظیم کرتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

جو بندہ محض اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی بندے سے محبت رکھے تو اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی تعظیم کی (احمد)۔

اور ایمان کی لذت بھی انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں سے محبت رکھتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ (پہلی یہ کہ) اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (دوسری یہ کہ) صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ (تیسری یہ کہ) اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہے (بخاری)۔

اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو ان مقرب و محبوب ہستیوں، حضرات اولیاء کرام سے محبت اور احترام عطا فرمائے اور ہمیں حضرات اولیاء کرام اور بالخصوص میرے مُرشدِاکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

سگِ غوثِ زماں

صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

1 اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحۃ - آیت 5)۔ 2 اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النسآء - آیت 69، 70)۔ 3 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبۃ - آیت 119)۔ 4 اور اپنے آپ کو روکے رکھو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف - آیت 28)۔ 5 سارے دوست احباب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے، ان سے فرمایا جائے گا کہ اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم کو غم ہو (سورۃ الزخرف - آیت 67، 68)۔ 6 خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس - آیت 62)۔ 7 اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال - آیت 34)۔ 8 جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی ولی (حمایتی) مُرشِد (راہ دکھانے والا) نہ پاؤ گے (سورۃ الکھف - آیت 17)۔ 9 اور اس کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع لایا (سورۃ لقمٰن - آیت 15)۔ 10 جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ

www.HaqWaliSarkar.com

بلائیں گے تو جسے اس کا نامہ دائیں اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور ذرہ بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا (سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت 71)۔ 11 سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس (ملکہ بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ ایک بڑا خبیث جن (ذکوان) بولا کہ وہ تخت (آپ کے) حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بے شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ پھر اس (اللہ کے ولی آصف بن برخیا) نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے، پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے (سورۃ النمل۔ آیت 38 تا 40)۔ 12 اور تم انہیں (اولیاء اللہ اصحابِ کہف کو) جاگتا سمجھو گے اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی دائیں بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کی چوکھٹ پر۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے اور یونہی ہم نے انہیں جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والا بولا کہ تم یہاں کتنی دیر رہے ہے؟ کچھ بولے ایک دن رہے یا ایک دن سے کم، دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے۔ (اور وہ لوگ اصحابِ کہف تین سو سال سوئے رہنے کے بعد اُٹھے تھے) (سورۃ الکھف۔ آیت 18، 19)۔ 13 جب زکریا (علیہ السلام) اس (حضرت مریم رضی اللہ عنہا) کے پاس عبادت گاہ میں جاتے تو اس کے پاس (نئی سے نئی) کھانے کی چیزیں موجود پاتے۔ انہوں نے پوچھا اے مریم (رضی اللہ عنہا)! یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے

www.HaqWaliSarkar.com

کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے آتی ہیں۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 37،38)۔ 14 تو اسے (حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو) اس کے نیچے کی جانب سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہا دی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا کہ تجھ پر تازی پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (سورۃ مریم۔ آیت 24 تا 26)۔ 15 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (سورۃ المائدۃ۔آیت 35)۔ 16 وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (سورۃ الفتح۔آیت 10)۔ 17 بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لیے (وعدہ) جنت کے عوض خرید لیے ہیں (سورۃ التوبۃ۔آیت 111)۔ 18 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! جب تمہارے حضور مومن عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان کوئی بہتان اٹھائیں گی اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الممتحنۃ۔آیت 12)۔ 19 اور کوئی آدمی اپنی جان کو فروخت کرتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت 207)۔

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

(1) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا تو اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے اور میرے کسی بندہ کا بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں بھی کبھی تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا اور ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے (بخاری)۔ (2) بے شک جو اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس (اس کے خلاف) جنگ کا اعلان کر دیتا ہے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ (3) تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔ (4) بعض بکھرے بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بھروسے پر قسم کھالیں تو وہ انہیں سچا کر دکھاتا ہے (مسلم)۔ (5) اچھے اور بُرے لوگوں کی مثال مُشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا

تمہیں دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیہ)۔

6 مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ 7 جب اللہ سبحانہ تقدس اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔ 8 قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہدا (ابن ماجہ)۔ 9 میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے (ترمذی)۔

10 جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ 11 اس دن (روزِ قیامت) کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کتنی درازی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا جسے

وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔ 12 میری امت میں مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ اپنے گھر بار اور مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا (مسلم)۔ 13 تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لیے واضح ہو گیا ہو آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز (حشر کے دن) اللہ سبحانہ تقدس سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں اور پھر وہ اپنے بھائیوں کے حق میں اللہ سبحانہ تقدس سے مطالبہ کرتے ہوئے عرض کریں گے کہ اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا ہے کہ یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کرتے تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ سبحانہ تقدس ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ وہ جن کو پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے اسے نکال لیں گے (بخاری)۔ 14 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس کی محبت بھی نصیب فرما جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔ 15 ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔ 16 مجھ سے

www.HaqWaliSarkar.com

میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستّر ہزار افراد کو جنت میں اس طرح داخل فرمائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار مزید داخل فرمائے گا اور مزید میرے اللہ سبحانہ تقدس کے لپوں میں سے تین لپ (احمد، ترمذی)۔ 17 ابدال شام میں ہوں گے کہ وہ چالیس مرد ہیں اور جب ان میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے کہ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعے سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے شام والوں سے عذاب دور کیا جاتا ہے (احمد)۔ 18 (اے صحابہ) تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس بن عامر ہوگا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ قرن میں ان کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کھالے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو ضرور پورا کرے گا اور اگر تم سے ہوسکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کروانا (مسلم، حاکم)۔ 19 تابعین میں بہتر وہ صاحب ہیں جنہیں اویس کہا جاتا ہے اور ان کی ایک ماں ہے، ان (اویس قرنی) کو برص کی سفیدی تھی اور ان سے عرض کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں (مسلم)۔ 20 (حضرت امام) مہدی میری اولاد سے، اولادِ فاطمہ سے ہے (ابوداؤد)۔ 21 (حضرت امام) مہدی مجھ سے ہیں، چوڑی پیشانی والے، اونچی ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے (ابوداؤد)۔ 22 جو بندہ محض اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی بندے سے محبت رکھے تو اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی (احمد)۔ 23 میری خاطر محبت کرنے

www.HaqWaliSarkar.com

والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کیلئے میری محبت واجب ہوگئی (مالك)۔ 24 ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ اس بات پر ہوئے (متفق علیہ)۔ 25 اگر دو بندے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں تو ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا کہ یہ وہ (شخص) ہے کہ جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا (بیہقی)۔ 26 بہترین عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی ہے (ابوداؤد)۔ 27 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا (متفق علیہ)۔ 28 جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہے (بخاری)۔ 29 اللہ سبحانہ تقدس نے

www.HaqWaliSarkar.com

فرمایا کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء و شہداان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔ 30 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کون سا عمل ہے؟ تو صحابہ میں سے کسی نے نماز، کسی نے زکوٰۃ اور کسی نے جہاد کہا۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنا اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی رکھنا ہے (احمد)۔ 31 جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبر جد کے بالا خانے ہیں اور وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان میں کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ سبحانہ تقدس کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے ہیں (بیہقی)۔ 32 اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے (بہارِ شریعت)۔ 33 جو کسی سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے منع کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا (ابوداؤد)۔

34 دو شخص جب اللہ سبحانہ تقدس کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں تو ان کے درمیان جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ جب ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا (متفق علیہ)۔ 35 اللہ سبحانہ تقدس نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے لیکن جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابل کیا عمل کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

اے رب! وہ کون سا عمل ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میری وجہ سے کسی ولی سے دوستی کی؟ (بہارِ شریعت)۔ 36 اللہ سبحانہ تقدس کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء اور شہدا تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی میں ان کے مقام کو دیکھ کر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہمیں بتایئے کہ وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رحم کے رشتوں (رشتہ داری) اور مالی لین دین کے علاوہ محض رضائے الٰہی کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان پر نور ہوگا، وہ نہیں ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا، وہ غم نہیں کھائیں گے جب کہ لوگ غمگین ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ترجمہ:۔ خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔ آیت 62) (ابوداؤد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شجرہ عالیہ

1. محبوبِ ربّ العالمین، رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء، قاسمِ فیض و رحمت سیّدِ کونین، امامُ الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
2. شہنشاہِ صداقت یارِ غار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
3. حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4. حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
5. حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
6. سلطان العارفین، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
7. حضرت خواجہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
8. حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
9. حضرت خواجہ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
10. حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
11. حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
12. حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
13. حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
14. حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ
15. حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
16. خواجۂ خواجگان، حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
17. حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

18 حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

19 حضرت مولانا ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

20 حضرت مولانا زاہد محمد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

21 حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22 حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23 حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24 حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

25 حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

26 حضرت خواجہ شیخ حجۃ اللہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

27 حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

28 حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

29 حضرت خواجہ شاہ جمال اللہ ولی طالب رحمۃ اللہ علیہ

30 حضرت خواجہ سیّد محمد عیسیٰ گنڈاپوری رحمۃ اللہ علیہ

31 حضرت خواجہ شیخ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

32 حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

33 حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

34 امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

35 غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

36 غوثِ زماں، خواجۂ خواجگان، پیرِ جن و بشر، محبوبِ مصطفےٰ
حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

حصہ اوّل

مختصر تعارف

www.HaqWaliSarkar.com

آباؤ اجداد

مُرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے آباؤ اجداد ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے گاؤں دوسین شریف کے رہنے والے تھے۔ قیامِ پاکستان کے وقت آپ کا خاندانِ عالیہ ہجرت فرما کر پاکستان کے شہر خانیوال میں آباد ہو گیا اور یہیں کاروبار فرمایا۔

آپ کے دادا محترم کا اسم مبارک ''حضرت فضل دین رحمۃ اللہ علیہ'' تھا جو کہ زرگری کا پیشہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت فضل دین رحمۃ اللہ علیہ اپنی دین داری اور حضرات اولیاء کرام سے والہانہ محبت اور لگاؤ رکھنے کی وجہ سے اپنے علاقے میں مشہور تھے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے اور اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو مقامِ ولایت عطا فرمایا تھا۔ آپ چونکہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے اس لئے حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (غوث پاک) سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ آپ کی قبر مبارک خانیوال میں ریلوے لائن کے ساتھ قبرستان میں ہے اور اس قبرستان کے گورکن کو ایک دفعہ خواب میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ عالیہ نصیب ہوئی۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اُس گورکن کو حضرت فضل دین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ

ہمارا ایک خاص
تعلق والا شخص فضل دین اس قبرستان میں دفن ہے اور تجھے خبر نہیں کہ اس کی قبر کا ایک حصہ گر چکا ہے۔

صبح جب گورکن بیدار ہوا تو اس نے دیکھا تو واقعی آپ کی قبر شریف کا ایک حصہ

بارشوں کی کثرت کی وجہ سے گر چکا تھا چنانچہ اس نے آپ کی قبر شریف کو درست کیا۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا سردار محمد رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف فیصل آباد) حضرت فضل دین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کے پاس سے گزرے تو ٹھہر گئے اور اپنے ساتھیوں کو فرمانے لگے کہ اس قبر شریف پر اللہ سبحانہ تقدس کے خصوصی انعام و اکرام ہیں۔

حضرت فضل دین رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ بھی بہت نیک سیرت، سادہ اور رزقِ حلال کی خواہاں تھیں اور یادِ الٰہی میں اکثر مصروف رہتی تھیں اور نماز و روزے کی سخت پابند تھیں۔

مُرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے والد محترم کا اسم مبارک ''مختار احمد'' تھا۔ آپ کے والد محترم بھی دین کی طرف بہت گہرا رجحان رکھتے تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔ آپ اپنی شیریں گفتگو، اعلیٰ اخلاق، دیانتداری اور نرم طبیعت کی وجہ سے پورے شہر میں بہت مشہور تھے۔ آپ کی قبر شریف بھی قبرستان ریلوے لائن خانیوال میں ہے۔

مُرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی والدہ محترمہ بھی بہت نیک اور پردہ دار خاتون تھیں اور آپ اپنے اردگرد رہنے والوں، ملنے جلنے والوں اور رشتہ داروں کی ہر وقت مالی اور دینی لحاظ سے خبر رکھتی تھیں۔ آپ اپنی استطاعت سے بڑھ کر غریبوں، ضرورت مندوں پر خرچ کرتیں اور ہر وقت لوگوں کی دینی اصلاح میں مصروف رہتیں۔ آپ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت تھیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو مقامِ ولائت عطا فرمایا تھا جس کی بشارت کئی لوگوں کو ہو چکی ہے۔ آپ کی قبر شریف فیصل آباد میں ہے۔

ولادتِ باسعادت

مرشدِ اکمل، امام الاولیاء، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں، خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار کی ولادتِ باسعادت ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے گاؤں دوسین شریف میں ہوئی۔ یہ ولایت کا آفتاب ایک مذہبی بلکہ حضرات اولیاء کرام کے گھرانے میں طلوع ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روشنی عالمِ اسلام میں پھیلنے لگی جس کی روشنی میں ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ نظر آیا اور انہوں نے گناہوں کی زندگی سے توبہ کی۔ ایسی ہستیوں کا وجود دنیا میں لوگوں کیلئے اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے انعام و اکرام اور خاص فضل ہوتا ہے۔

مُرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار پیدائشی ولی تھے اور آپ کا بچپن ہر طرح کے گناہوں، عیبوں حتیٰ کہ ہر طرح کے کھیل کود سے بھی پاک تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ خواجہ جی سرکار کے متعلق فرماتی تھیں کہ ان کی طبیعت بچپن ہی سے بالکل مختلف تھی کہ کبھی بھی بچوں کی طرح نہ کھیلتے، نہ لڑتے جھگڑتے اور نہ ہی کبھی فضول کاموں اور باتوں میں حصہ لیتے بلکہ چھوٹی عمر ہی سے بہت اچھی عادات کے مالک تھے اور اس کے علاوہ گناہوں سے سخت نفرت تھی اور دین کی طرف گہرا رجحان تھا۔ آپ اپنے ساتھ سکول اور کالج میں پڑھنے والوں کو بھی ہر وقت گناہوں سے بچنے کی اور دین پر چلنے کی ترغیب فرماتے رہتے تھے۔ آپ نے ساری زندگی بلکہ بچپن میں بھی کبھی کسی کو بُرا کلمہ نہ کہا، نہ کسی کا دل دکھایا اور نہ ہی کبھی غصہ کیا بلکہ ہر ایک سے مسکرا کر ملتے تھے۔

تحصیلِ علم

مُرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے پرائمری تک تعلیم میونسپل کمیٹی سکول نمبر 1 خانیوال سے حاصل فرمائی، اس کے بعد میٹرک تک کی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول خانیوال سے حاصل فرمائی اور میٹرک میں سکول بلکہ پورے شہر میں اول آئے۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ لاہور تشریف لائے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم۔اے۔ معاشیات تک تعلیم حاصل کی اور یہاں پر بھی دوسری، تیسری پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ آپ نے پرائمری سے لے کر بی۔اے۔ تک سرکاری وظیفہ حاصل فرمایا۔ گورنمنٹ کالج سے ایم۔اے۔ کرنے کے بعد آپ کراچی تشریف لے گئے اور وہاں سے قانون کی ڈگری حاصل فرمائی۔

اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو بے حد ذہانت عطا فرمائی تھی کہ آپ کالج میں حصولِ تعلیم کے دوران نہ کوئی کتاب پڑھتے اور نہ خریدتے بلکہ صرف کلاس میں پروفیسر کا لیکچر سن لیتے اور اس کو لکھتے بھی نہ تھے کیونکہ آپ کو صرف ایک دفعہ سننے سے یاد ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات تو یوں ہوتا تھا کہ پروفیسر سے دورانِ لیکچر کوئی غلطی ہوتی تو آپ ان کو بتلاتے حتیٰ کہ پروفیسر آپ کو بعض اوقات لیکچر دینے کے لئے کہتے اور آپ اپنی جماعت کو لیکچر دیتے۔

بیعت

مُرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے خاندان کے کافی افراد آپ سے قبل ہی

www.HaqWaliSarkar.com

غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت تھے اور اس لیے آپ کو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا غائبانہ تعارف تھا۔ ابھی تک آپ نے ان کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل نہ کیا تھا کہ آپ کو خواب میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ عالیہ ہوئی۔ اس واقعہ کو خود مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے تھے کہ

ابھی میں نے ظاہری طور پر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ عالیہ نہ کی تھی اور لاہور میں وکالت کر رہا تھا کہ خواب میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ عالیہ نصیب ہوئی۔ اس کے بعد میری زندگی کا رخ ہی بدل گیا، گو اگرچہ بچپن ہی سے غلط اور گناہ کے کاموں سے بے انتہا نفرت اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور مذہب کی طرف کافی گہرا رجحان تھا مگر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت عالیہ ہونے کے بعد اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا رنگ چڑھنا شروع ہو گیا اور میری کیفیات بدلنے لگیں حالانکہ ابھی تک میں نے آپ سرکار کی ظاہری زیارتِ عالیہ کا شرف حاصل نہ کیا تھا۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت کے چند ہفتوں بعد آپ کو ملتان شریف جانے کا اتفاق ہوا اور اس وقت جب آپ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوئے تو معلوم ہوا کہ آپ سرکار کی طبیعت مبارکہ ناساز ہے اس لئے ملاقات بند ہے چنانچہ ملاقات نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ ابھی کسی خادم نے حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے آنے کے متعلق بتایا نہ تھا کہ آپ سرکار نے خود اندر سے پیغام بھجوایا کہ بابو جی! جو باہر کھڑے ہیں ان کو اندر آنے دو، لہٰذا

آپ سرکار کے خصوصی حکم پر ملاقات کی اجازت ہوگئی۔ سبحان اللہ! اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم سے وہ اپنی باطنی نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ آپ ملاقات کے لئے آئے ہیں اور باہر کھڑے ہیں اوراس کیفیت کو حدیثِ مبارکہ میں حضورِ اقدس نے ارشاد فرمایا کہ

ڈرو مومن

کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔

جب خواجہ جی حق ولی سرکار اندر کمرے میں حاضرِ خدمت ہوئے تو دیکھا کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور اردگرد نیچے زمین پر چند خاص قریبی مریدین بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب خواجہ جی حق ولی سرکار اندر کمرے میں داخل ہوئے تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود طبیعت سخت ناساز ہونے کے تمام مریدین کو حکم فرمایا کہ مجھے اُٹھاؤ، چنانچہ آپ سرکار کے حکم پر مریدین نے آپ کو اُٹھا کر بٹھا دیا۔ پھر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مریدین کو حکم فرمایا کہ سب اُٹھ کر ان (خواجہ سرکار) سے مصافحہ کرو چنانچہ سب نے سرکار کے حکم پر مصافحہ کیا اور پھر خود غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اُٹھ کر خواجہ جی حق ولی سرکار سے مصافحہ کیا۔

مریدین کے لئے یہ بات بہت ہی عجیب تھی کہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ پہلی دفعہ ملاقات کے لیے آنے والے اس شخص کی اتنی عزت واکرام کیوں فرما رہے ہیں۔ پھر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ جی سرکار سے دریافت فرمایا کہ آپ کیسے آئے ہیں؟ خواجہ جی حق ولی سرکار نے عرض کی کہ "حضور! زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں" پھر آپ سرکار نے دریافت فرمایا کہ اور کوئی کام؟ تو خواجہ جی

سرکار نے عرض کیا کہ ''حضور! بس میرے لئے دُعا فرما دیں'' تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے دعا فرمائی اور پھر کچھ دیر آپ نے زیارت وصحبت کا شرف حاصل کیا اور پھر اجازت لے کر واپس تشریف لے آئے۔

اس ملاقات کے چند ہفتوں بعد 1984ء میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چچا بشیر احمد مرحوم ساکن سمندری روڈ فیصل آباد کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور وہاں آپ سرکار کی ملاقات حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور اسی ملاقات میں مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، مجددیہ میں غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار اس بیعت ہونے کے واقعہ اور اس کی کیفیت کو یوں بیان فرماتے تھے کہ

میں اپنے چچا میاں بشیر احمد (مرحوم)
کے مکان واقع سمندری روڈ فیصل آباد میں چند دیگر حضرات کے ہمراہ غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت کی نعمت سے سرفراز کیا گیا اور سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، مجددیہ میں باقاعدہ داخل کر لیا گیا۔ بیعت کے فوراً بعد اسم ''اللہ'' کا ذکر ہوا تو عجیب رقت طاری ہوگئی اور ضبط کرنے کی پوری کوشش کے باوجود آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، جسم ہلکا ہو گیا اور عجیب قسم کا لطف اور وجدان حاصل ہوا اور جسم وروح پر اللہ سبحانہ تقدس کی جلالت وہیبت محسوس ہوئی کہ اس سے قبل کبھی ایسی کیفیت کا تصور تک نہ آیا تھا۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں

صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ''مراد'' ہیں۔ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جلد بیعت نہ فرماتے تھے مگر خواجہ جی حق ولی سرکار نے جب ابھی حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی نہ کی تھی کہ کسی نے خواجہ جی سرکار کا غائبانہ تعارف حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے کروایا تو آپ کا نام سن کر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت مبارکہ تبدیل فرما کر خود ارشاد فرمایا کہ ''دیکھو جی! یہ شخص (خواجہ جی سرکار) ہمارے سلسلہ سے باہر نہیں جانا چاہیے۔''

سبحان اللہ! غوث الاغیاث، امام الاولیاء حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنی روحانی نگاہِ بصیرت سے خواجہ جی حق ولی سرکار کے مراتب کو دیکھ رہے تھے کہ یہ وہ مردِ کامل، درویشِ کامل ہیں کہ جس کے فیض کی برکت اور عشق و ایمان کے نور سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوں گے اور اسی لئے خود ہی ارشاد فرمایا کہ انہیں لازمی ہمارے سلسلہ عالیہ میں بیعت کروانا۔ پس خواجہ جی حق ولی سرکار اپنے مُرشد کی مُراد اور محبوب ہیں اور آپ سرکار کے فیض کی برکت سے ہزاروں گمراہ لوگ نیک بن گئے اور فیضِ صدیقیہ سے مستفیض ہوئے اور آج بھی آپ کے دربار عالیہ سے اور سلسلہ عالیہ سے لوگوں کو عشق و ادب اور ہدایت کا فیض و نور مل رہا ہے۔

مُراد اس مرید کو کہتے ہیں کہ جس کے متعلق کوئی درویش کامل اس کی بلند استعداد اور قابلیت اور کاملیت دیکھ کر خود خواہش ظاہر کرے کہ یہ میرا بیعت ہو اور اس کو اس درویش کی مراد کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ مرید پہلے ہی سے کامل و مکمل ہوتا ہے اور اس میں وہ تمام صفات و کمالات پہلے ہی سے موجود ہوتے ہیں جن کی راہِ طریقت میں ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے مُرشد کو اس کی تربیت میں مشکل پیش نہیں آتی۔ اس

www.HaqWaliSarkar.com

کے برعکس مرید اس کو کہتے ہیں جس کی تربیت میں مُرشد کو توجہ کرنی پڑتی ہے اور اپنی توجہ اور تربیت و تبلیغ سے اس میں آہستہ آہستہ وہ تمام صفات اور کمالات پیدا کرتا ہے اور ایسے مرید بھی ہزاروں میں بہت کم ہوتے ہیں اور مراد تو شاید ہی ایک دو ہوتے ہیں لہٰذا مُراد اپنے مُرشِد کا محبوب ہوتا ہے۔

لقب ’’خواجہ‘‘

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار اپنے مُرشد کی مُراد اور محبوب ہیں لہٰذا آپ کے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سرکار کو فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فنا فی اللہ کی منازل چند ہفتوں مہینوں مسیں طے کروادیں حالانکہ بہت کم حضرات اولیاء کرام ان تمام منازل کو طے کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں ان کو سالہا سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے مگر خواجہ جی حق ولی سرکار نے وہ تمام منازل صرف چند ماہ میں طے فرمالیں۔ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپ سرکار سے بے حد محبت فرماتے تھے اور عزت و اکرام فرمایا کرتے تھے۔ خواجہ جی حق ولی سرکار 1984ء میں اپنے مُرشِدِ اکمل کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور صرف دو سال کے بعد 1986ء میں آپ کے مُرشِدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔

بیعت کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ سرکار کو خواب میں مُرشِدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے حکم ملا کہ آپ اپنے نام کے ساتھ ’’خواجہ‘‘ لکھو۔ آپ سرکار کے ایک رشتہ دار پیر بھائی نے اس خواب کا تذکرہ حضور میاں صاحب چادر والی

سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کیا تو آپ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ''ہاں جی! ٹھیک ہے اور یہ بہت عزت کا لفظ ہے۔'' اور پھر خواجہ جی حق ولی سرکار نے اپنے مُرشدِ اکمل کے حکم سے اپنے نام کے ساتھ لفظ ''خواجہ'' کا اضافہ فرمایا اور یہ طریقت و تصوف میں ایک روحانی مقام ہے۔

محفلِ ذکر کی اجازت

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ لاہور تشریف لائے تو اپنے ایک عقیدت مند ملک محمد احسن ایڈووکیٹ ساکن پرانی انارکلی بالمقابل جین مندر کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ خواجہ جی حق ولی سرکار کا گھر بھی جو کہ کرایہ پر تھا قریب ہی 1۔ مزنگ روڈ پر واقع تھا لہٰذا آپ سرکار بھی زیارت کے لیے حاضر خدمت ہو گئے اور پھر آپ سرکار کے عرض کرنے پر دو دفعہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپ سرکار کے گھر تشریف لائے اور ذکرِ الٰہی سے گھر کو مشرف فرمایا اور فیوض و برکات عطا فرمائے۔

لاہور شہر میں اس سے قبل کسی بھی مرید کو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ کی محفلِ ذکر و ختمِ خواجگان کروانے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی تھی اور جب آپ سرکار لاہور تشریف لائے تو مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کو باقاعدہ طور پر محفلِ ذکر و ختمِ خواجگان لاہور میں کروانے کی اجازت عطا فرمائی جو کہ خواجہ جی حق ولی سرکار کی حیات مبارکہ میں ساری عمر جاری رہی۔

حالانکہ لاہور میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے کئی مریدین بہت پرانے باشرع اور خدمت و محبت کرنے والے تھے مگر ان پرانے مریدین کو چھوڑ کر آپ

نے بالکل ہی تھوڑا عرصہ قبل بیعت ہونے والے اپنے ایک مرید خواجہ جی حق ولی سرکار کو محفلِ ذکر کروانے کی اجازت عطا فرمائی اور جب آپ سرکار کے آستانہ عالیہ سے اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کی صدائیں بلند ہوئیں تو اس کی برکت اور فیض سے سینکڑوں گھروں میں اور ہزاروں لوگوں کی زبان پر اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کا فیض و نور جاری ہوا اور آج تک دن بدن یہ فیض بڑھ رہا ہے۔

بے نمازی کا داخلہ ممنوع

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جب خواجہ جی حق ولی سرکار کے گھر پہلی بار تشریف فرما ہوئے تو بہت ہی خوش ہوئے اور آپ سرکار سے ارشاد فرمایا کہ "بابو جی! جو بات (روحانی معاملات کی) ہمارے ہاں (ملتان شریف آستانہ عالیہ پر) ہے اس کی تصدیق (یعنی اسی طرح کے روحانی معاملات کی) یہاں بھی ہوئی ہے لہٰذا اس وجہ سے اپنے گھر کے باہر بھی لکھ کر لگا دو کہ رہائش گاہ میں بے نمازی شخص کا داخلہ قطعاً ممنوع ہے۔"

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر بھی بے نمازی کا داخلہ قطعاً ممنوع تھا لہٰذا بے نمازی حضرات باہر برآمدے میں ہی بیٹھتے تھے اور وہیں پر آپ سرکار سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے تھے اور حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے وہی بات خواجہ جی حق ولی سرکار کے گھر (آستانہ عالیہ) کے لئے ارشاد فرمائی۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار خود اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا کرتے تھے کہ

جب میرے مرشدِ اکمل

www.HaqWaliSarkar.com

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں بے نمازی کے داخلے کی ممانعت کا حکم مبارک ارشاد فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہاں گھر کے باہر دروازے پر لکھ کر لگا دو کہ بے نمازی شخص کا داخلہ ممنوع ہے تو میں نے عرض کیا کہ حضور! میرے ہاں تو وکیل ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے دنیادار لوگ بھی آتے ہیں تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو نیچے اپنے دفتر میں بٹھاؤ اور اوپر گھر کے دروازے پر لکھ کر لگا دو کیونکہ گھر اوپر کی منزل پر تھا اور لوگوں سے ملاقات کا کمرہ نیچے تھا اور جب بعد میں شام نگر میں کرایہ پر گھر لیا تو وہاں پر بھی لوگوں سے ملاقات کا ایک الگ کمرہ تھا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ پھر بھی اگر بے نمازی رشتہ دار گھر میں آجائیں تو پھر کیا حکم ہے؟ کیونکہ اکثر رشتے دار بے نمازی ہیں تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حکم مبارک فرمایا کہ آپ ہمارے نام اور حکم سے لکھ کر لگا دو اور پھر بھی جو بے نمازی شخص گھر میں داخل ہوگا وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ چنانچہ میں نے آپ سرکار کے حکم شریف کے مطابق تحریر لکھ کر لگا دی۔ (وہ تحریر پھر ساری زندگی مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ (گھر) کے دروازے پر آویزاں رہی) اور ایسی تحریر دیکھ کر بعض لوگوں نے بہت عجیب محسوس کیا اور دبے دبے لفظوں میں اسکی شرعی حیثیت کو بھی اپنے ذہنوں کے مطابق پرکھا۔ لیکن میرے دل میں مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی اس بے انتہا کرم نوازی پر بہت زیادہ اظہار تشکر تھا کہ اس قدر وسیع سلسلہ عالیہ میں صرف اور صرف میرے لئے ہی خاص طور پر یہ حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی یقین کامل تھا کہ مرشدِ اکمل کی زندگی مبارکہ تو سراسر طریقت اور شریعت ہے لہٰذا اس بات کا بھی کوئی نہ کوئی شرعی جواز بھی ہوگا، پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک کتاب کے مطالعہ کے دوران ایک حدیثِ پاک کا ترجمہ کچھ یوں میری

www.HaqWaliSarkar.com

نظر سے گزرا کہ تیرے گھر میں داخل نہ ہوں مگر متقی لوگ (ترمذی)۔ جب یہ حدیثِ مبارکہ پڑھی تو مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کی اور اپنے دل کے یقین کی ظاہری تصدیق بھی ہوگئی۔

عالمِ دو جہاں

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے سے چند ہفتے قبل مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار ملتان شریف آستانہ عالیہ پر حاضری دینے کیلئے تشریف لے گئے۔ آستانہ عالیہ (ملتان شریف) کے انتظامات وغیرہ کیلئے حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ خاص مریدوں پر مشتمل ایک پنچایت قائم فرمائی ہوئی تھی۔ پنچایت کے ایک رکن نے آستانہ عالیہ کے کچھ معاملات پر خواجہ جی حق ولی سرکار کے وکیل ہونے کی بناء پر آپ سے مشورہ حاصل کرنے کیلئے حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت چاہی تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ "ہاں جی! وہ دنیا کا عالم بھی ہے اور آخرت کا عالم بھی ہے۔"

سبحان اللہ! حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ آپ دنیا کے اور آخرت کے عالم ہیں، آپ سرکار کی نہایت ہی بلند شان وعظمت کا اظہار فرمانا تھا۔ علماء حق کی شان اور فضیلت میں بے شمار احادیثِ مبارکہ موجود ہیں کہ علماء حق حضرات انبیاء کرام کے جانشین اور امت کے وارث ہیں۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرما کر خواجہ جی حق ولی سرکار کی

www.HaqWaliSarkar.com

بلند شان وعظمت اور اعلیٰ مقام کا اظہار بھی فرمایا اور کرم نوازی بھی فرمائی۔ گو ظاہری طور پر لوگوں سے آپ کا فیض و مقام پوشیدہ تھا مگر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہِ باطن سے دیکھتے ہوئے آپ کی شان خود اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائی۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار خود فرماتے تھے کہ

جب مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جملہ میرے متعلق پیر بھائی سے ارشاد فرمایا تو اسے سن کر مجھے خوش کن حیرت بھی ہوئی کہ آخرت تو نہ جانے کب آنی ہے اور نہ جانے کیا معاملہ پیش ہونا ہو اور میرے مرشدِ اکمل کا یہ تصرف کہ اُس آخرت کا عالم کسی کو بھی بنا دیں اور فرما دیں اور اس کی پیشن گوئی بھی فرما دیں۔ سبحان اللہ! پہلے تو میرے ذہن میں آیا کہ میں کس قابل ہوں لیکن پھر خود کو تسلی دی کہ درویشِ کامل کی زبان سے نکلا ہوا لفظ پتھر پر لکیر ہوتا ہے اور اسے فوراً ذہنی طور پر قبول کر لینا ہی فائدہ مند ہوتا ہے چنانچہ سراپا شکر بن گیا اور اس عطا اور کرم نوازی پر اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد شکر کرتا ہوں۔

اپنے بستر پر سلانا

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ (ملتان شریف) میں برآمدہ کے قریب چھوٹا سا کمرہ مبارک تھا اور یہ آپ سرکار کا کمرہ خاص اور بستر خاص تھا جہاں کسی اور کو بغیر اجازت آنے جانے کی اجازت بھی نہ تھی جہاں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمایا کرتے تھے۔ جب خواجہ جی حق ولی سرکار اپنے مرشدِ اکمل حضور

www.HaqWaliSarkar.com

میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کے کچھ ہفتے قبل آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضری کے لیے حاضر خدمت ہوئے اور آپ سرکار سے آخری ظاہری ملاقات کی تو اس آخری ظاہری ملاقات کے دوران رات کو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ جی حق ولی سرکار پر نہایت کرم نوازی فرماتے ہوئے حکم ارشاد فرمایا کہ ''آج آپ نے ہمارے (خاص) بستر پر سونا ہے۔'' خواجہ جی حق ولی سرکار نے بطورِ ادب انکار کیا کہ مرید کو کب جرأت کہ وہ اپنے مرشدِ اکمل کے بستر خاص پر بیٹھے یا لیٹے مگر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پُرزور حکماً اصرار فرمایا تو آپ میں مرشدِ اکمل سے بار بار انکار کرنے کی جرأت نہ رہی اور آپ سرکار کے حکم مبارک کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ کیونکہ حکم ادب سے افضل ہوتا ہے کہ اگر راہِ طریقت میں کوئی ایسا حکم ہو کہ جس سے کوئی ادب ترک ہوتا ہو تو اس ادب کو چھوڑ کر حکم پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپ سرکار کو اپنے بستر مبارک پر لٹا کر اور اچھی طرح تسلی فرما کر خود اندر گھر میں تشریف لے گئے۔ ظاہری طور پر تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بستر مبارک پر سلایا مگر حقیقت میں کیا کچھ عطا کیا وہ تو اللہ سبحانہ تقدس ہی بہتر جانتا ہے۔ کئی سالوں کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی کو خواب میں حضور میاں چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ عالیہ ہوئی اور آپ سرکار نے اُسے فرمایا کہ ''ہم نے تو اُسی رات اپنا سب کچھ (یعنی اپنا تمام باطنی فیض) خواجہ صاحب کو دے دیا تھا جب انہیں اپنے بستر پر سلایا تھا۔'' وہ پیر بھائی میرے پاس آیا اور اپنی خواب کا تذکرہ کیا اور بستر پر لٹانے والے معاملے کے متعلق پوچھا کیونکہ اس کو اس واقعہ کے متعلق بالکل علم نہ تھا، پھر میں نے اس کو تمام واقعہ بتایا۔

پس حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سرکار کو اپنے بستر پر سلایا اور اپنا تمام فیض آپ کو عطا فرما دیا۔ اُسی رات جب خواجہ جی حق ولی سرکار اپنے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار کے بستر مبارک پر سوئے تو آپ سرکار کو خواب میں اس بات کی اطلاع دی گئی کہ ''مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کچھ ہی عرصہ کے بعد پردہ فرما جائیں گے اور اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد آپ سرکار کے پیر بھائی پیر طریقت حضرت محمد یونس خان آفریدی ایڈووکیٹ (حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ) بھی پردہ فرما جائیں گے۔''

آپ سرکار جب صبح بیدار ہوئے تو نہایت ہی پریشان اور غمگین تھے اور آنکھوں سے بے اختیار ایک سیلاب جاری تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد میرے مرشدِ اکمل اس دنیا سے پردہ فرما جائیں گے اور ابھی تو صرف دو سال کا ہی عرصہ گزرا ہے کہ بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو آپ سرکار کو ادب اور کیفیت میں اپنی خواب سنانے کی ہمت و جرأت تو نہ ہو سکی لیکن ڈھکے چھپے لفظوں میں اتنا عرض کیا کہ اگر کوئی مرشدِ کامل پردہ فرما جائے تو کیا اس کا فیض جاری رہتا ہے اور اس کی دستگیری اور رہنمائی جاری رہتی ہے؟ تو حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''بابو جی! جب کوئی مرشدِ کامل اس دنیا سے پردہ فرما جاتا ہے تو اس کی دستگیری اور فیض ختم نہیں ہوتا بلکہ ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔''

آپ سرکار کی خواب بھی سچی ہوئی اور چند ہفتوں کے بعد ہی حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم المرتبت شخصیت اس دنیا سے تشریف لے گئی اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ہی آپ سرکار کے پیر بھائی حضرت آفریدی

www.HaqWaliSarkar.com

صاحب بھی اس دنیا سے پردہ فرما گئے جن کی قبر شریف میانی صاحب قبرستان لاہور میں ہے۔

روحانی علاج

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار پر اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم اور مرشدِ اکمل کی محبت اور توجہ ودعاؤں کے صدقے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے انتہا کرم نوازیاں اور عنائتیں ہیں اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے آپ سرکار کو روحانی علاج کی خاص طور پر اجازت عطا ہوئی اور آپ کا طریقہ روحانی علاج ایک مثال ہے۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرماتے تھے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

جانب سے خواب میں کھانے کی پابندی (آگے ذکر آئے گا) کے بعد خواب میں وقتاً فوقتاً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے اشارے ہوتے رہتے کہ تمہارے جسم کے فلاں حصے میں یا فلاں چیز میں اثر پیدا ہو چکا ہے اور جب اس کو آزمایا جاتا تو زبردست حیرت انگیز اثر ہوتا اور فیض موجود ہوتا تھا۔

سب سے پہلے آپ سرکار کو داڑھی مبارک کے بالوں مبارک کے متعلق حکم اور اشارہ فرمایا گیا اور پھر آہستہ آہستہ جسم مبارک کے مختلف حصوں اور پھر سارے جسم کے متعلق حکم اور اشارہ فرمایا گیا۔ اس کے بعد جسم مبارک سے ملحقہ اور جسم مبارک سے مس ہونے والی اشیاء کے متعلق حکم اور اشارہ فرمایا گیا۔

پھر کیا تھا! اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم اور حکم الٰہی سے ہزاروں لوگوں کا رخ آپ سرکار کے آستانہ عالیہ کی طرف ہو گیا اور بلا مبالغہ سینکڑوں لوگ ہر روز آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے لگے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عطا کردہ اس فیض سے فیض یاب ہونے لگے اور اپنے امراض ومسائل سے خواجہ جی حق ولی سرکار کی دعاؤں اور توجہ سے شفا اور آرام وسکون پانے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ روحانی وباطنی فیض بھی حاصل کرنے لگے۔

آپ دم یا تعویز، دھاگہ وغیرہ نہ فرماتے تھے بلکہ صرف اپنی زبان سے ارشاد فرما دیتے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اپنے فضل وکرم سے پورا فرما دیتا تھا اور علاج وتوجہ کے لیے لکڑی کی چھڑی مبارک کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور اس کے علاوہ دوسرے مندرجہ ذیل طریقوں سے بھی لوگوں کو فیض جاری رہتا تھا۔

1. اکثر زیادہ تر آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہونے والوں کو صرف زبان مبارک سے ارشاد فرما دیتے۔ مثلاً کسی کو کوئی تکلیف یا مسئلہ ہوتا تو صرف توجہ فرماتے اور زبان سے یہ فرماتے کہ تکلیف یا مسئلہ ختم ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس کرم فرما دیتا اور اس کی تکلیف یا مسئلہ ختم ہو جاتا اور توجہ کے لیے اکثر ہاتھ مبارک سے یا اپنی چھڑی مبارک سے اشارہ فرما دیا کرتے تھے۔

2. آپ کی داڑھی کے بال مبارک اپنے پاس رکھنے سے بے شمار لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ جو شخص بیماری یا مسئلے کے لئے آپ کی داڑھی کے بال مبارک اپنے پاس رکھتے تو ان کی پریشانی اور تکلیف دور ہو جاتی بلکہ ابتدا میں تو آپ سرکار صرف اپنی داڑھی مبارک کے بال مبارک سے ہی علاج فرمایا کرتے تھے۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ مریض ان بالوں کو اپنے پاس اپنی بیماری یا مسئلہ کی نیت سے چالیس دن رکھتا تھا اور اس دوران اس کو

مکمل طور پر نماز کی اور ہر وقت باوضو رہنے کی پابندی ضروری ہوتی تھی اور چالیس روز سے پہلے پہلے اس کی تکلیف اور مسئلہ ختم ہو جاتا تھا۔

3 آپ کے تھوک مبارک اور آپ کے پسینے مبارک میں بھی اللہ سبحانہ تقدس نے شفا رکھی تھی کہ بعض اوقات آپ مریضوں کی تکلیف والی جگہ پر اپنا لعاب دہن لگا دیتے جس کی برکت سے اسے فوراً شفا ہو جاتی اور بعض اوقات کسی کو آپ کا پسینہ مبارک حاصل ہو جاتا تو وہ اسے تکلیف والی جگہ پر لگاتا تو اس کی برکت سے اسے شفا ہو جاتی۔

4 آپ کے کپڑے مبارک یا کچھ دیر آپ کے جسم مبارک سے مس رہنے والی چیز کو جسم پر ملنے یا پاس رکھنے سے بھی لوگ شفایاب ہو جاتے اور پریشانیاں ختم ہو جاتیں۔ ایک شخص کسی بیماری کی وجہ سے نابینا ہو گیا تو آپ سرکار کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے اس کو اپنی دستار مبارک عطا فرمائی کہ اس کو اپنی آنکھوں پر لگائے رکھے اور پھیرے تو جب اس نے دستار مبارک اپنی آنکھوں پر پھیری تو اس کی بینائی واپس لوٹ آئی۔ سبحان اللہ! اور اس طرح کے بیسوں واقعات ہیں۔

5 جس قدر تعداد میں لوگ آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا کرتے تھے اس سے بھی زیادہ لوگوں کو خواب کے ذریعے بھی فیض جاری رہتا تھا۔ ہر روز بے شمار لوگوں کو خواب میں مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی زیارت پاک ہوتی اور آپ ان کا خواب میں علاج فرما دیتے یا پریشانی کیلئے دعا فرما دیتے تو صبح جب وہ اُٹھتے تو بالکل شفایاب ہوتے اور ان کی پریشانی ختم ہو جاتی۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے تھے کہ جو آپ کو جانتے تک نہ تھے اور ان کو بھی آپ کی خواب میں زیارت ہوتی اور آپ ان کا علاج و دعا فرماتے اور وہ شفایاب ہو جاتے۔ پھر کافی عرصہ بعد اتفاقاً جب آپ سے ملاقات ہوتی اور وہ آپ کی

www.HaqWaliSarkar.com

زیارت کرتے تو وہ لوگ ہمیں بتاتے کہ خواجہ جی حق ولی سرکار کی کافی عرصہ پہلے ہمیں خواب میں زیارت ہوئی تھی اور آپ نے خواب میں ہمارا علاج و دعا فرمائی تھی اور ہمارا مسئلہ یا بیماری ٹھیک ہوگئی تھی۔

6 آپ سرکار نے یہ فیض اور اجازت عطا فرما رکھی تھی کہ کوئی شخص دنیا میں جہاں مرضی ہو وہ اپنے دل میں یاد کرلے اور وہیں بیٹھے محبت اور صدقِ دل سے اپنی پریشانی بیان کردے تو فیض ہوجائے گا۔ ہزاروں لوگ دور بیٹھے اپنے دل میں ہی خواجہ جی حق ولی سرکار کو یاد کر لیتے تو اُن کی تکلیف یا مسئلہ ختم ہوجاتا تھا چاہے کوئی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں ہی کیوں نہ ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کوئی شخص اپنے گھر بیٹھا آپ سرکار کو یاد کرتا اور دل میں اپنا مسئلہ بیان کرتا تو اس کو آپ سرکار کی زیارتِ عالیہ بھی عطا ہوجاتی یعنی حالتِ مشاہدہ میں وہ آپ سرکار کی زیارت کرتا اور آپ سرکار اس کا علاج و دعا فرما دیتے اور اسی وقت وہ فیض یاب ہوجاتا۔

7 ٹیلی فون پر بھی علاج و فیض کا سلسلہ جاری رہتا تھا لہٰذا صبح و شام بے شمار لوگوں کے اندرون و بیرون ملک سے ٹیلیفون آتے رہتے اور آپ ٹیلیفون پر ہی علاج و دعا فرما دیتے تو اللہ سبحانہ تقدس کے کرم سے اسی وقت لوگ فیض یاب ہوجاتے۔

8 اگر کوئی آپ کے آستانہ عالیہ میں یا آپ کے قریب ہی اس نیت سے بیٹھ جاتا کہ میں شفایاب ہوجاؤں یا میری پریشانی دور ہوجائے تو صرف پاس بیٹھ جانے سے یا آستانہ عالیہ میں اس نیت سے بیٹھ جانے سے بھی لوگوں کو فیض ہوجاتا تھا اور اکثر لوگ جو زیادہ رش کی وجہ سے ملاقات نہ کرسکتے تھے تو جب ان کو سمجھانے پر وہ اس نیت سے آستانہ عالیہ بیٹھتے یا آپ کی دور سے زیارت کر لیتے تو اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے انہیں شفا ہوجاتی اور

www.HaqWaliSarkar.com

ان کا مسئلہ حل ہو جاتا بلکہ ایک دور ایسا بھی رہا کہ جب آپ سرکار صرف تشریف فرما ہو جاتے اور لوگ لائنوں میں لگ کر اپنی بیماریاں یا مسائل دل میں رکھ کر اس کے علاج و دعا کی نیت سے صرف آپ سرکار کی زیارتِ عالیہ کرتے تو وہ شفایاب ہو جاتے اور ان کا مسئلہ حل ہو جاتا۔ اس دوران آپ کسی سے بھی کوئی گفتگو نہ فرماتے بلکہ خاموشی سے توجہ میں تشریف فرما رہتے تھے۔

9 آپ کے آستانہ عالیہ پر جو لنگر شریف جاری رہتا تھا اس میں بھی اللہ سبحانہ تقدس نے بہت شفا رکھی ہوئی تھی کہ کئی لوگ جو آستانہ عالیہ حاضرِ خدمت ہوتے تو لنگر شریف کھانے سے ہی شفایاب ہو جاتے اور بعض لا علاج مریضوں کو بھی صرف لنگر شریف کھانے سے شفا ہو جاتی۔ اکثر جب ہم لوگوں کو لنگر شریف کھلا رہے ہوتے تو لنگر شریف کھاتے کھاتے کئی لوگ بڑے حیران ہو کر بتاتے کہ ہمیں بڑی تکلیف تھی اور جیسے ہی ہم نے لنگر شریف کھایا ہے ہماری تکلیف بالکل ختم ہو گئی ہے۔ بعض لوگ لنگر شریف کی روٹی اپنے ساتھ لے جاتے اور اپنے علاقے میں کسی مریض کو دے دیتے تو وہ بھی شفایاب ہو جایا کرتا تھا۔

ان تمام طریقوں سے دن رات لوگوں کو روحانی و جسمانی فیض جاری رہتا تھا اور آپ سرکار کے اس طریقہ علاج و دعا سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ فیض یاب ہوئے اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔

پیشہ

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے کراچی سے قانون کی ڈگری حاصل فرمانے

کے بعد چند ماہ ملازمت و کاروبار بھی فرمایا لیکن پھر 1972ء سے وکالت کا پیشہ اپنایا۔ پہلے 1 سال خانیوال، 6 ماہ فیصل آباد، 6 ماہ مری اور پھر 1974ء سے لاہور ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں وکالت فرمائی اور ساری زندگی وکالت فرماتے رہے۔

آپ سرکار وکلا کی سب سے بڑی پرائیویٹ تنظیم ''جیورسٹ ایسوسی ایٹس'' کے بانی تھے اور اکثر چیئرمین منتخب ہوتے تھے۔ آپ سرکار انگریزی زبان پر کمال عبور کے باوجود انگریزی کو ترک کر کے اردو کو اختیار فرمانے والے پہلے وکیل تھے اور آپ ہائی کورٹ میں پگڑی شریف باندھ کر تشریف لے جاتے تھے تو اس لحاظ سے بھی آپ پگڑی شریف کو بوجہ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنانے والے پہلے وکیل تھے۔ گویہ بات مشہور ہے کہ عدالتوں، محکمہ پولیس اور دیگر دفتروں میں رشوت، سفارش اور بدعنوانی کی شکایت بہت عام ہے اور شاید ہی کوئی اس سے محفوظ ہے مگر مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے اس ماحول میں رہ کر نہ صرف خود مکمل طور پر اس سے پرہیز کر کے دکھایا بلکہ ان محکموں میں بہت کثیر بلکہ ہر ملنے والے کو ان برائیوں سے بچنے اور اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کے مطابق روزی کمانے کی بے حد تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ سرکار کی تبلیغ سے کئی لوگوں نے توبہ کر کے ان برائیوں سے نجات حاصل کر لی اور یوں آپ نے ان محکموں میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کا پیغام پہنچایا۔

وکالت کے لحاظ سے خود آپ سرکار کے ذہن میں بھی بیعت کے بعد یہ سوال ابھرا تھا کہ کہیں اس ماحول میں رہنا باطنی فیض کے حصول اور روحانی معاملات میں رکاوٹ نہ ہو حالانکہ آپ سرکار نے ساری زندگی حرام اور جھوٹ سے مکمل طور پر پرہیز رکھا تھا۔ جب ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر وکالت باطنی فیض میں رکاوٹ ہے تو اس کو چھوڑ دوں

www.HaqWaliSarkar.com

گا اور ابھی اس معاملہ کو ظاہری طور پر اپنے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہتے تھے کہ آپ کے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے دل کی بات جان کر خود ہی آپ کو یہ ارشاد فرمایا کہ ''بابو جی! گھبرانے کی بات نہیں ہے کیونکہ وکیلوں، ججوں میں بھی ولی اللہ موجود ہیں۔'' چنانچہ پھر آپ سرکار نے اپنے مرشدِ اکمل کے حکم مبارک کے تحت ساری زندگی وکالت فرمائی۔ آپ سرکار فرماتے تھے کہ ''بیعت کے بعد میں نے اپنے مرشدِ اکمل کے حکم مبارک کے تحت وکالت جاری رکھی اور نیت کی کہ صرف مظلوم اور حلال روزی کمانے والے شخص کا ہی مقدمہ آئے اور مقدمہ بھی سچا ہو اور الحمد للہ ساری زندگی صرف اسی قسم کے لوگ اور مقدمے ہی آتے رہے۔''

جب آپ کے پاس کوئی شخص اپنا مقدمہ لے کر آتا تو آپ پہلے اچھی طرح تصدیق کرتے کہ کیا مقدمہ سچا ہے اور مقدمہ لانے والا حق پر ہے؟ اور اگر مقدمہ سچا ہوتا تو پھر مقدمے کی پیروی فرماتے اور سب سے پہلے اس شخص کو تلقین فرماتے تھے کہ اگر دورانِ مقدمہ آپ نے کسی قسم کی سفارش یا رشوت یا جھوٹ بولنے والا معاملہ کیا تو آپ کے مقدمے کی پیروی ختم کر دی جائے گی اور اگر پھر بھی کوئی شخص خلاف ورزی کرتا تو آپ سرکار اس شخص کا مقدمہ واپس فرما دیتے۔

ایک مرتبہ یوں ہوا کہ ایک غریب عورت نے اپنے بیٹے کا مقدمہ مفت لڑنے کی درخواست کی جو کہ ہیروئن کے نشہ کے مقدمہ میں گرفتار تھا اور اس عورت نے اللہ سبحانہ تقدس اور قرآنِ مجید کی قسمیں کھائیں کہ میرا بیٹا بے گناہ ہے۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے اس کی قسموں اور رونے دھونے پر یقین کرتے ہوئے ضمانت کی درخواست دائر فرما دی۔ جس روز اس شخص نے عدالت میں پیش ہونا تھا تو آپ سرکار کو سخت بخار کی تکلیف ہو

www.HaqWaliSarkar.com

گئی جو کہ آپ کے توجہ فرمانے کے باوجود نہ اترا اور آپ سرکار عدالت نہ جا سکے اور سو گئے۔ آپ کو خواب میں اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے بشارت ہوئی کہ آپ کو بخار کی صورت میں بہت تھوڑی تکلیف دے کر بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا گیا ہے کیونکہ اس عورت کا بیٹا حقیقت میں مجرم تھا اور آپ نے اس عورت کی جھوٹی قسمیں کھانے پر عدالت میں یہ کہہ دینا تھا کہ اس کا بیٹا بے گناہ ہے جو کہ جھوٹ ہے۔ جب آپ سرکار کی آنکھ کھلی تو بخار بالکل اتر چکا تھا اور عدالت کا وقت بھی ختم ہو چکا تھا۔ بعد ازاں آپ سرکار نے اس عورت کو بلا کر بہت سختی سے پوچھا اور ڈانٹا تو اس نے جواب دیا کہ اگر میں یہ کہتی کہ میرا بچہ بے گناہ نہیں ہے تو آپ ترس کھا کر میرا مقدمہ نہ لڑتے لہٰذا اس لئے میں نے جھوٹی قسمیں کھائیں تھی کہ میرا بیٹا بے گناہ ہے۔

اسی طرح اگر مقدمے میں کہیں اپنے مؤکل کی غلطی بھی ہوتی تو آپ سرکار اس کو بھی عدالت کے سامنے بیان کر دیتے اور معاملہ عدالت پر چھوڑ دیتے۔ حتیٰ کہ آپ کے اس فعل پر اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان نے بھی آپ پر اعتراض کیا بلکہ بعض نے تو آپ کو سمجھایا بھی کہ خطرناک حد تک سچ بولنا درست نہیں ہے اور اپنے مؤکل کے خلاف جو بات ہو وہ عدالت میں نہیں کرنی چاہیے تو آپ سرکار ہمیشہ ان جج صاحبان کو یہ بات فرمایا کرتے تھے کہ

''اصل جواب دہی تو اللہ سبحانہ تقدس کے حضور میں ہے جس سے کبھی بھی کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور عدالتی ضابطے اور اپنے مؤکل کا مفاد تو بہت بعد میں آتے ہیں''۔

لہٰذا آپ سرکار صرف سچے مقدمے ہی لیتے اور ہمیشہ آپ ہر مقدمہ جیتتے یعنی آپ زندگی میں کبھی بھی کوئی مقدمہ نہ ہارے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی خاص مدد آپ کے شامل

www.HaqWaliSarkar.com

حال تھی۔ بہت سے لوگ آپ سرکار کی قابلیت کی وجہ سے یعنی ہر مقدمہ جیتنے کی وجہ سے آپ کے پاس ناجائز مقدمے بھی لے کر آتے اور بے پناہ روپے دینے کی پیشکش کرتے مگر آپ ان کو فوراً انکار فرما دیتے اور کبھی بھی ایسے مقدمات کی پیروی نہ کرتے مگر اس کے برعکس مظلوم اور غریب لوگوں کے مقدمات بغیر فیس کے فرما دیا کرتے تھے اور آپ کے پاس زیادہ تر مقدمات ایسے ہی غریب اور مظلوم لوگوں کے تھے جن کے مقدمات کا خرچہ بھی آپ خود فرما دیتے تھے۔ اس کے علاوہ بے شمار لوگ جو سود ادا کرنے کی لعنت میں پھنسے ہوئے تھے آپ سرکار نے بذریعہ عدالت ان کے سود معاف کروائے اور اس لعنت سے چھٹکارا دلوایا۔ بس آپ نے اس ماحول میں رہ کر مظلوم اور غریب لوگوں کی مدد بھی کی، ان کے حقوق دلوائے اور اس کے علاوہ اس ماحول میں رہنے والے بے شمار لوگوں کو گناہوں سے توبہ کروا کے نیکی کی زندگی گزارنے والا بنایا۔

وصال مبارک

مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار لوگوں کو ایمان و عشق و ادب اور فیض صدیقیہ کی دولت سے مستفیض فرماتے ہوئے 26 شوال المعظم بمطابق 24 فروری 1998ء بروز منگل صبح نماز تہجد ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب آپ سرکار نے پردہ فرمایا تو آپ بالکل صحت مند اور تندرست و توانا تھے اور رات دیر تک لوگوں سے ملاقات و علاج فرماتے رہے اور پھر لوگوں سے فارغ ہو کر رات کی سیر فرمائی کہ آپ سرکار رات کھانے کے بعد (اتباعِ سنتِ مطہرہ میں)

www.HaqWaliSarkar.com

ہر حال میں رات کچھ دیر یا کافی دیر چہل قدمی فرما کر سویا کرتے تھے اور پھر اس کے بعد آپ رات کے وظائف فرما کر بستر پر آرام فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی زوجہ محترمہ بیان فرماتی ہیں کہ

جس صبح آپ سرکار نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو آپ سرکار تہجد کے لیے اٹھے اور نماز تہجد ادا فرمائی اور پھر اپنے وظائف مکمل فرمائے۔ اس کے بعد آپ اپنے بستر پر لیٹ گئے اور ذکرِ اللہ میں مشغول رہے تو کچھ دیر کے بعد ذکر کی کیفیت ختم ہوگئی تو میں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس کے بعد جب فجر کا وقت ہوا تو آپ سرکار بیدار نہ ہوئے اور پھر جب فجر کا وقت کم رہ گیا تو میں نے آپ کو اٹھایا کہ نماز کا وقت کم رہ گیا ہے کیا نماز ادا نہیں فرمائیں گے تو آپ سرکار نہ اٹھے اور پھر جب آپ نہ اٹھے تو میں نے آپ کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا تو آپ سرکار کا جسم مبارک بالکل ٹھنڈا تھا تو میں اچانک گھبرا گئی اور جب شور مچایا تو سارے گھر والے اکٹھے ہوگئے اور آپ سرکار اس دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کو آپ کے مرید و خلیفہ فیاض یار حیدر صاحب اور دیگر مریدین نے غسل مبارک دیا اور مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔

جب آپ کا جسم مبارک زیارت شریف کیلئے رکھا گیا تو آپ کے ماتھے مبارک پر واضح طور پر روشنی کی طرح چمکدار سفید رنگ سے پہلے لفظ ''اللہ'' لکھا گیا اس کے بعد لفظ ''محمد'' لکھا ہوا دکھائی دیا گیا اور پھر کچھ دیر کے بعد وہ غائب ہو گیا اور یہ ایمان افروز منظر بہت سے لوگوں نے دیکھا اور مجھے بھی یہ نورانی زیارت دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کی نمازِ جنازہ آپ سرکار کے بڑے

صاحبزادے سجادہ نشین پیرِ طریقت صاحبزادہ رب نواز چادری سرکار صاحب نے آستانہ عالیہ شریف پر پڑھائی۔ صاحبزادہ رب نواز چادری سرکار صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے پردہ فرمانے سے کچھ دن پہلے مجھے ارشاد فرمایا کہ نمازِ جنازہ پڑھانے کی تیاری رکھنا ہوسکتا ہے کہ تمہیں کسی کا نمازِ جنازہ پڑھانا پڑے۔اس کے علاوہ جب شبِ برأت کی محفلِ پاک گزری تو اس کے بعد آپ نے چند خاص پیر بھائیوں کو علیحدگی میں الگ الگ مختلف الفاظوں کے ساتھ یہ بات ارشاد فرمائی کہ ہوسکتا ہے کہ میں اگلے سال تک اس دنیا میں نہ ہوں یعنی آپ سرکار کو اپنے پردہ فرمانے کا پہلے ہی سے علم ہو چکا تھا۔

آپ سرکار کا مزارِ پُرانوار موہلنوال شریف، مین ملتان روڈ لاہور (23 کلومیٹر) پر واقع ہے اور لوگوں کے لیے آج بھی فیوض و برکات کا مرکز ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک لوگوں کے لیے ہدایت و نور کا چشمہ رہے گا۔

آپ سرکار کا سالانہ عرس مبارک 25،26 شوال المعظم کو آپ کے مزارِ پُرانوار پر بڑے عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جس میں ذکر و بیان اور تلاوت و نعت خوانی اور مناقب پڑھنے کا اہتمام ہوتا ہے۔عورتوں کا مردوں سے بالکل الگ سختی سے باپردہ انتظام ہوتا ہے اور عرس مبارک کے تمام اوقات میں لنگر شریف سنت طریقے کے مطابق کھانے کا انتظام جاری رہتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

حصہ دوئم

سیرتِ طیّبہ

www.HaqWaliSarkar.com

حلیہ مبارک

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا قد مبارک تقریباً درمیانہ تھا، سینہ مبارک کشادہ تھا، آنکھیں مبارک درمیانی تھیں، ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک نہایت ہی نرم، خوبصورت اور چمکدار تھے۔ آپ سے ہاتھ ملانے کا موقع ملتا تو یوں لگتا کہ جیسے ریشم میں ہاتھ رکھا ہو اور بہت دیر تک اپنے ہاتھوں میں نرمی اور فرحت محسوس ہوتی۔ آپ کے پاؤں مبارک اور جسم مبارک کی بھی یہی کیفیت تھی، جسم مبارک تندرست اور سخت تھا اور آپ کئی گھنٹے بھی پیدل سفر فرما لیا کرتے تھے۔

داڑھی مبارک سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق تھی، سر مبارک کے بال مبارک کبھی چھوٹے اور اکثر ذرا لمبے رکھتے تھے اور قربانی کرنے کے بعد بعض اوقات سر کے بال منڈوا لیا کرتے تھے۔ آپ مونچھیں بالکل پست رکھتے تھے اور قینچی سے کاٹتے تھے اور ناخن تراش کر رکھا کرتے تھے، آپ وضو کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے اور ہر وقت باوضو رہتے تھے۔

آپ چلتے تو پروقار اور درمیانی چال سے مگر نوجوان بھی آپ کے ساتھ نہ چل سکتے اور دوڑ کر آپ کے ساتھ ملتے تھے۔ آپ کی آواز مبارک نہایت ہی سریلی اور خوبصورت تھی اور جب آپ گفتگو فرماتے تو باوجود آپ کے لہجے اور گفتگو میں بے حد نرمی اور شفقت ہوتی لیکن ایک ہیبت سی محسوس ہوتی اور آپ کی گفتگو سننے والا آپ کی گفتگو کی مٹھاس میں کھو جاتا۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ کے دانت مبارک بالکل سفید تھے اور بہت کم ہی موقع ایسا ہوتا کہ آپ زور سے ہنسے ہوں کہ زیادہ تر آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ آپ کی شخصیت ایسی تھی کہ جو دیکھتا وہ دیکھتا ہی رہ جاتا حالانکہ آپ کا حلیہ مبارک نہایت ہی سادہ سا ہوتا مگر آپ کا چہرہ مبارک اور شخصیت ایسی پر تاثیر تھی کہ جو دیکھتا وہ آپ کی شخصیت میں کھو جاتا تھا۔ آپ ہر روز رات کو غسل فرما کر، سرمہ، خوشبو لگا کر اور کنگھی فرما کے آرام فرماتے تھے۔

آپ سفید لباس مبارک پسند فرماتے تھے اور آپ ہمیشہ سفید رنگ کا لباس ہی زیب تن فرمایا کرتے تھے اور کبھی کبھی واسکٹ بھی پہن لیتے تھے۔ آپ پاؤں میں بالکل سادہ سی چپل مبارک پہنا کرتے تھے اور اگر ٹوٹ جاتی تو نئی لینے کی بجائے اُسی کو مرمت کر کے خوشی سے پہنتے۔ آپ کو کھانے میں جو بھی ملتا اسے خوشی سے تناول فرما لیتے تھے اور کبھی کسی کھانے میں نقص ہونے کے باوجود بھی کوئی نقص نہ نکالتے تھے۔ اگر صبح کو شام کی روٹی اور شام کو صبح کی پکی ہوئی روٹی ملتی تو اسے تازہ روٹی کی نسبت زیادہ خوش ہو کر تناول فرماتے تھے اور گرمیوں میں نمکین کچی لسی اور لیموں کی سکنجبین شوق سے پیتے تھے۔ آپ مزیدار کھانوں کی طرف رغبت یا شوق نہ رکھتے تھے بلکہ اگر کبھی آپ کی زوجہ محترمہ آپ سے دریافت فرماتیں کہ کیا پکایا جائے تو آپ اکثر جواب میں یہی فرماتے کہ آٹے میں نمک ڈال لو کہ نمکین روٹی بغیر سالن کے کھا لیں گے۔ اسی طرح جب کوئی اپنے گھر آپ سرکار کی محفلِ ذکر کا اہتمام کرتا تو آپ سرکار اسے سختی سے تاکید فرماتے کہ میرے لیے علیحدہ کھانا بنوانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو کھانا سب لوگوں کے لیے تیار ہو گا میں وہی کھانا کھاؤں گا۔

شفقت ومہمان نوازی

آپ سرکار اپنا ہو یا غیر، غریب ہو یا امیر ہر ایک کے ساتھ نہایت ہی شفقت و محبت سے پیش آتے حتیٰ کہ ہر شخص یہ گمان کرتا کہ آپ سب سے زیادہ محبت وشفقت مجھ ہی پر فرماتے ہیں۔ آپ ہر آنے والے کا خیال رکھتے اور کھانے کا نہایت خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر ہر وقت لنگر شریف جاری رہتا اور کبھی کوئی کچھ کھائے، پیئے بغیر نہ جاتا اور آپ ہر ایک کی بے انتہا مہمان نوازی فرماتے تھے بلکہ آپ سرکار کا یہ معمول مبارک سلسلہ عالیہ کے شروع ہونے سے پہلے ابتدا ہی سے تھا اور روزانہ آپ سے ملنے جلنے والے جو افراد آتے آپ انہیں کھانا ضرور کھلاتے لہٰذا آپ کے گھر ہمیشہ ہر روز 30، 40 افراد کا کھانا تیار ہوا کرتا تھا۔ جو لوگ رات کو آپ کے آستانہ عالیہ ٹھہرتے تو آپ رات کو اُٹھ کر آتے اور تمام لوگوں کے بستر ے خود ٹٹول کر دیکھتے کہ اگر کسی کے پاس کسی چیز کی کمی رہ جاتی تو خود اندر سے لا کر دیتے۔ بعض اوقات گھر میں سے لنگر شریف پکوا کر خود ہی اُٹھا کر باہر لاتے اور ہمارے عرض کرنے پر کہ ہمیں دے دیں تاکہ ہم لے جائیں تو آپ سرکار ارشاد فرماتے کہ مجھے کیا ہے میں خود لے جاؤں گا اور پھر خود لے جا کر لوگوں کو لنگر شریف دیتے۔

آپ بچوں سے بے حد پیار فرمایا کرتے تھے اور اگر کوئی بچہ غلط حرکت کرتا تو بہت ہی محبت اور پیار سے منع فرماتے تھے اور نہ کبھی ان کو خود مارتے تھے بلکہ اپنے آستانہ عالیہ پر آنے والوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ بچوں کو مت مارا کریں بلکہ نہایت پیار سے احسن

طریقے سے سمجھایا کریں۔

اگر کبھی مریدین کے ساتھ پیدل چلنے کا اتفاق ہوتا اور اگر ان میں بوڑھے لوگ بھی ہوتے تو آپ بوڑھے لوگوں کے ساتھ آہستہ چلتے اور فرماتے کہ بوڑھے لوگوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

جود و سخا

سخاوت کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی کروڑوں روپے میں سے ایک یا دو لاکھ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے دے بلکہ کامل سخی تو وہ ہے جو سب کا سب اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے دے۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے ساری زندگی کبھی دولت اکٹھی نہ فرمائی بلکہ لوگوں میں بانٹ دیا کرتے تھے یعنی لوگوں کی مہمان نوازی میں صرف کر دیتے یا غریب اور مستحق لوگوں کو دے دیا کرتے تھے۔ سخاوت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ اگر آپ گھر سے باہر کہیں جانے کیلئے اکیلے تشریف لے جاتے اور اگر باہر کوئی ضرورت مند مل جاتا اور آپ اس جگہ پیدل تشریف لے کر جا سکتے تو وہ رکشے کے کرایہ کی رقم اس کو چھپ کر عطا فرما دیتے اور خود سخت گرمی میں پیدل ہی تشریف لے جاتے اور یہ بات تو گوارہ فرما لیتے کہ گرمی میں پیدل تشریف لے جائیں مگر یہ بات گوارہ نہ ہوتی کہ کوئی ضرورت مند خالی چلا جائے۔

آپ کے پاس جتنا بھی مال آتا اس کو لوگوں پر خرچ فرما دیتے یا آنے والے ضرورت مندوں کو عطا فرما دیتے بلکہ بعض اوقات قرض لے کر بھی لوگوں پر خرچ فرماتے۔ اگر کوئی ضرورت مند آپ کے پاس حاضر ہوتا اور آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تو نہایت رنجیدہ ہو

www.HaqWaliSarkar.com

جاتے کہ دینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔

آپ اپنے ملنے جلنے والوں کو اور خاص طور پر قریبی مریدین کو خاص طور پر نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی ترغیب دیتے اور فرماتے کہ اپنے رب پر توکل رکھو کہ جس نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتا ہے۔

توکل

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار توکل کے بلند مدارج پر فائز تھے اور آپ نے توکل کی ایک مثال لوگوں کیلئے بلکہ سالکین اور پیر صاحبان کے لیے قائم فرمادی۔ آپ نے کبھی بھی زندگی بھر دولت اکٹھی نہیں فرمائی اور اپنے خاص مریدین کو بھی یہی تلقین اور درس فرماتے تھے کہ جو کچھ بھی ہو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کردو اور دولت کو اکٹھا کر کے مت رکھو ہاں صرف دین کے اور نیکی کے بڑے بڑے کاموں کیلئے دولت کو اکٹھا اور جمع کر کے رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ مال اپنے لیے خرچ کرنے کے لیے نہیں ہوتا۔

آپ سرکار نے جب وکالت کا پیشہ شروع فرمایا اور ذاتی کمائی شروع ہوئی تو کبھی بھی ایک سو روپے سے زیادہ رقم رات کو اپنے پاس نہ رکھی اور جتنی بھی رقم جس روز بھی آتی جو کہ ہزاروں میں ہوتی وہ رات سونے سے قبل ہی ضرورت کے مطابق اپنے اہل خانہ پر اور باقی رقم ضرورت مندوں پر خرچ فرمادیتے اور یہ معمول آپ کی زندگی میں بیس سال تک رہا اور پھر سلسلہ عالیہ کی وسعت کے بعد بھی یہ معمول جاری رہا لیکن چونکہ لنگر شریف کے اخراجات بہت زیادہ ہونے لگے اس لیے آہستہ آہستہ قرض بہت بڑھتا گیا تو پھر آپ

سرکار کو خواب میں اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس بات کا حکم و اجازت ہوئی کہ کوئی بات نہیں لنگر شریف اور دینی کاموں کیلئے رقم جمع کر سکتے ہیں اور اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں کے لیے رقم اپنے پاس اکٹھی کر کے رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ لنگر شریف یا دینی کاموں میں خرچ کرنے کیلئے رقم اپنے پاس رکھ لیتے تھے جو کہ ذاتی استعمال میں نہیں آتی تھی بلکہ صرف دینی کاموں میں خرچ ہوتی تھی۔

آپ سرکار کے توکل کی کیفیت کچھ ایسی تھی کہ جب کبھی دوسرے شہر بھی تشریف لے جاتے تو واپسی کا کرایہ تک بھی کبھی ساتھ نہ لے کر جاتے تھے اور اللہ سبحانہ تقدس خود ہی واپسی پر رقم کا ذریعہ پیدا فرما دیتا اور توکل کا یہ مطلب نہیں کہ جب رقم نہ ہو تو پھر لوگوں سے امید ہو اور دل مطمئن نہ ہو بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ ضرورت بھی ہو اور کسی سے امید بھی نہ ہو اور نہ ہی دل پریشان ہو کیونکہ اگر دل پریشان ہو گیا تو توکل نہ ہوا لہٰذا دل مطمئن اور پر سکون ہو کہ بے شک مجھے ضرورت بھی ہے اور میرا پروردگار میری ضرورت کو جانتا ہے اور وہ خود ہی اسباب اور انتظام فرما دے گا مگر اس کیفیت کا پیدا ہونا بہت ہی مشکل بات ہے مگر یہ حضرات اولیاء اکرام کی شان ہے کہ وہ توکل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرماتے تھے کہ ”مجھے یقین ہے کہ میرے رب کو شروع سے آخر تک میری ہر کیفیت کا علم ہے اور اس نے ہمیشہ آخری وقت میں میری مالی ضرورت کا انتظام فرما کر مجھے ماقبل دنیاوی دولت سنبھالنے کی کوفت سے بچا کے رکھا ہوا ہے۔“

اب ذیل میں چند واقعات اس حوالے سے بیان کرتا ہوں۔

1 ایک دفعہ آپ سرکار کے چچا اور دیگر رشتہ دار آپ کے پاس آئے۔ انہوں نے کوئی فیکٹری وغیرہ لگانی تھی اور اس کیلئے چند لاکھ روپے کی رقم درکار تھی لہٰذا وہ آپ سرکار کے پاس اس غرض سے آئے کہ چند لاکھ روپے قرض لے لیں گے۔ انہوں نے آپ سرکار سے قرضہ لینے کی بات کی اور کہا کہ آپ کی وکالت (پیشہ) بھی کافی زیادہ ہے، زندگی بھی سادہ ہے اور کسی جگہ آج تک خرچ بھی نہیں کیا ہے یعنی کوئی جائیداد یا گاڑی وغیرہ نہ خریدی ہے اس لیے کافی سرمایا اکٹھا ہو چکا ہوگا مگر وہ لوگ آپ سرکار کی مالی کیفیت اور تمام معاملات کو نہ جانتے تھے۔ آپ اپنی مالی حالت کسی پر ظاہر نہ کرنا چاہتے تھے مگر ان سب کے اور خاص طور پر اپنی والدہ محترمہ کے بے حد اصرار پر جو کہ ان دنوں آپ سرکار کے پاس تشریف لائی ہوئی تھیں آپ نے والدہ محترمہ کو مجبوراً بتایا کہ نہ ہی میرے گھر میں اور نہ ہی بینک میں میری کوئی رقم موجود ہے اور اس وقت میرے پاس صرف ایک روپیہ ہے۔ جب ان لوگوں کو آپ کی اس مالی کیفیت کی حالت کا علم ہوا تو تمام رشتے دار بہت حیران ہوئے کیونکہ سب جانتے تھے کہ آپ کبھی بھی کسی بھی حال میں جھوٹ نہیں بولتے۔

اس وقت آپ سرکار کی والدہ محترمہ بھی آپ کے گھر تشریف لائی ہوئیں تھیں اور ان کو بھی آپ سرکار کی اس مالی حالت کا علم نہ تھا اور وہ بھی یہ سمجھتی تھیں کہ آپ کے پاس بہت زیادہ رقم اکھٹی ہوئی ہوگی اور جب ان کو علم ہوا تو ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ کی والدہ محترمہ کو پریشانی بھی لاحق ہوئی کہ یہ جو آٹھ دس مہمان آئے ہوئے ہیں ان کو صبح ناشتہ کہاں سے کروائیں گے کیونکہ صبح کے ناشتے کے لیے گھر میں کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ آپ سرکار نے نہایت اطمینان سے والدہ سے کہا کہ صبح کو تو ابھی خاصا وقت ہے اور جب صبح آئے گی تو میرے رب اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے خود ہی کوئی

نہ کوئی انتظام ہو جائے گا کیونکہ مہمان بھی آتے رہتے ہیں اور میرا رب انتظام بھی بروقت فرما دیتا ہے اور اس لیے مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا آپ بھی فکر مند نہ ہوں کہ صبح اللہ سبحانہ تقدس خود کوئی نہ کوئی انتظام فرما دے گا۔

مگر آپ کی والدہ محترمہ چونکہ آپ کی اس کیفیت اور روحانی معاملات سے واقف نہ تھیں اس لیے اصرار کیا کہ نہیں کہیں سے بھی رقم کا انتظام کر وورنہ مجھے پریشانی رہے گی۔ اس کے بعد جب تھوڑی دیر گزری تو تقریباً رات 12 بجے ایک شخص نے گھر کی گھنٹی دی۔ آپ سرکار باہر تشریف لے گئے اور اس سے ملاقات کی تو اس انجانے شخص نے اٹھارہ سو روپے کی رقم آپ کے دستِ اقدس میں تھمائی اور عرض کرنے لگا کہ صبح آ کر بات کروں گا کیونکہ ابھی مجھے جلدی ہے۔ آپ سرکار نے اس انجانے شخص کو فرمایا کہ میں تم سے ایسے ہی کیوں رقم لے لوں کہ میں تو تم کو جانتا بھی نہیں ہوں اور یہ رقم کس لیے ہے؟ اس شخص نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ ہے جس میں میں نے صبح آپ کو وکیل کرنا ہے اور میں کسی دوسرے شہر سے آیا ہوں جس کی وجہ سے میں ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل میں سونے کیلئے لیٹا ہوا تھا۔ چند منٹ پہلے دل میں اچانک خیال آیا کہ پردیس یعنی لاہور میں آیا ہوں، رقم جیب میں ہے اور پھر یہ اندیشہ بے حد اضطراب اور خوف میں بدل گیا لہٰذا پھر رقم چوری ہونے کا اندیشہ پیدا ہوا تو اس لیے سوچا کہ رقم ابھی جا کر دے آؤں اور صبح جا کر مقدمہ کی بات کرلوں گا۔ اس لیے یہ رقم اب میں اپنے پاس نہیں رکھ سکتا لہٰذا آپ قبول فرما لیں۔ آپ نے انکار کیا مگر وہ شخص اصرار کر کے وہ رقم آپ کو دے کر چلا گیا۔

آپ سرکار نے وہ رقم لا کر اپنی والدہ محترمہ کو پیش کر دی اور کہا کہ ''میں رات کو اس رقم کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا کیونکہ میرا تو سالہا سال سے یہ معمول ہے کہ میں رات کو رقم

www.HaqWaliSarkar.com

جیب میں رکھ کر نہیں سوتا لہٰذا آپ ہی اسے اپنے پاس رکھیں۔ یہ رقم میرے رب نے مجھے صبح ضرورت کے وقت بھیجنی تھی مگر آپ کی پریشانی اور جلد بازی کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس نے اس شخص کے دل میں رقم چوری ہو جانے کا خوف پیدا کر کے یہ رقم ابھی بھیج دی۔'' یہ واقعہ دیکھ کر آپ کی والدہ محترمہ اور دیگر رشتے دار بہت حیران ہوئے۔

2 ایک روز آپ ہائیکورٹ سے جلدی فارغ ہو کر سیشن کورٹ جانے کیلئے باہر تشریف لائے تو جیب میں دیکھا تو صرف ایک روپیہ تھا اور رکشے میں جانے کے لیے پانچ روپے کرایہ کی ضرورت تھی اور پھر وہاں سے گھر آنے کے لیے بھی کرایہ کی ضرورت تھی اور اس وقت آپ کے پاؤں مبارک میں شدید تکلیف و درد بھی تھا جس کی وجہ سے آپ پیدل تشریف نہ لے جا سکتے تھے ورنہ اکثر جب کرایہ نہ ہوتا تو آپ پیدل ہی میلوں سفر فرما لیا کرتے تھے۔ پھر آپ قریب کھڑے وکلا کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور آپ اپنے دل میں یہ سوچ رہے تھے کہ ''میرے رب کو تو پتا ہی ہے کہ میرے پاؤں میں تکلیف اور درد ہے، سیشن کورٹ بھی جانا ہے اور رکشے کا کرایہ پانچ روپے بھی میرے پاس نہیں ہے اور پھر وہاں سے گھر بھی واپس جانا ہے۔'' اسی اثنا میں ایک معذور شخص بڑی جلدی سے آپ کے پاس آیا اور آپ کو اشارہ کر کے ایک طرف لے گیا اور عرض کرنے لگا کہ میں بہت مظلوم اور معذور ہوں اور میرا ایک مقدمہ سامنے عدالت میں ہے مگر میرا وکیل وعدہ کے باوجود ابھی تک نہیں آیا اور جج صاحب وکیل کو جلد پیش کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں لہٰذا آپ مجھے نیک اور بھلے شخص لگ رہے ہیں تو آپ میری مشکل حل کرا دیں اور جج صاحب سے مزید وقت لے دیں۔

آپ سرکار نے اس معذور پر ترس کھا کر اس کے مقدمے کے کاغذات دیکھے اور

www.HaqWaliSarkar.com

مقدمے کی معلومات حاصل کیں اور اس کی جانب سے عدالت میں پیش ہوئے اور عدالت کو کہا کہ یہ رٹ مقدمہ تو جو کہ اس معذور کے خلاف کسی نے ناجائز کیا تھا قانونی لحاظ سے قابل اخراج ہے اور چل ہی نہیں سکتا۔ اس بات سے فوری اتفاق کرتے ہوئے جج صاحب نے رٹ خارج کر دی اور فیصلہ معذور شخص کے حق میں ہو گیا۔ وہ معذور شخص بے حد حیران اور خوش ہو گیا کہ میں نے تو صرف عدالت سے وقت لینے کا کہا تھا اور یہ تو مقدمہ ہی میرے حق میں ہو گیا اور خوشی میں اپنی جیب سے چند روپے نکال کر آپ کی جیب میں زبردستی ڈال دیئے اور عرض کرنے لگا کہ مہربانی یہ چند روپے ہیں لہٰذا غریب کا دل نہ توڑیے گا اور انہیں فیس کے طور پر قبول کر لیں کہ آپ تو میرے لیے رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہیں اور ان روپوں کو میرے سامنے نہ گنیے گا کیونکہ یہ نہایت ہی کم رقم ہے۔ لہٰذا آپ فارغ ہو کر باہر تشریف لائے اور پھر سیشن کورٹ تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے گھر تشریف لے آئے۔

3 ایک دفعہ آپ اپنے تمام اہل خانہ کے ساتھ فیصل آباد تشریف لے گئے اور حسبِ معمول واپسی کا کرایہ ساتھ نہ تھا بس صرف جانے کا کرایہ تھا جو فیصل آباد پہنچنے پر ختم ہو گیا۔ جب فیصل آباد سے واپسی ہونے لگی تو اسٹیشن تک آنے کیلئے ٹانگہ کا کرایہ بھی نہ تھا مگر آپ کے توکل کی کیفیت ایسی تھی کہ باوجود سخت ترین ضرورت کے کبھی بھی کسی سے رقم نہیں مانگی کہ آپ کو یقین کامل ہوتا تھا کہ رب عین موقع پر خود ہی کوئی نہ کوئی انتظام فرما دے گا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ بہر حال آپ جیب میں کرایہ نہ ہونے کے باوجود اپنے اہل خانہ کے ساتھ ٹانگہ پر سوار ہو کر اسٹیشن تشریف لا رہے تھے کہ میرے رب کو تو علم ہے کہ روپوں کی ضرورت ہے اور آپ کا دل بالکل مطمئن تھا اور یہی توکل کی کیفیت ہے۔ جب اسٹیشن پہنچنے

www.HaqWaliSarkar.com

پر ٹانگے سے نیچے اترے اور سامان نیچے اتار رہے تھے تو ایک شخص دوڑا ہوا آیا اور آپ سرکار سے عرض کرنے لگا کہ کافی عرصہ قبل میں نے آپ کی کچھ رقم یعنی کسی مقدمے کی فیس دینی تھی مگر جان بوجھ کر یہ رقم نہ دی تھی لیکن اب کچھ عرصے سے شرمندہ ہوں اور اب آپ کے فیصل آباد آنے کا علم ہوا تو رقم لے کر حاضر ہوا تھا لیکن جب وہاں پہنچا جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے تو علم ہوا کہ آپ اسٹیشن روانہ ہو چکے ہیں تو میں فوراً آپ کے پیچھے پیچھے یہاں آ گیا لہٰذا یہ رقم قبول کر لیں اور مجھے معاف بھی کر دیں۔ آپ نے وہ رقم لی اور ٹانگے کا کرایہ دیا اور ٹکٹیں لے کر لاہور تشریف لائے۔

آپ سرکار فرمایا کرتے تھے کہ ”میرے رب نے ہمیشہ ہر موقع پر آخری وقت میں رقم کا انتظام فرما کر ہمیشہ مجھے ماقبل دنیاوی دولت سنبھالنے کی کوفت سے بچائے رکھا“۔

اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو بھی توکل کی دولت کا ایک ذرہ ہی عطا فرما دے اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تقویٰ

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور آپ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز میں اور چھوٹی سے چھوٹی بات میں نہایت احتیاط فرمایا کرتے تھے اور آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے اور قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ اولیاء تو متقین ہی ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ سرکار رزقِ حلال کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے بلکہ اگر کسی کے گھر کھانا کھانا ہوتا یا کوئی آپ کی بارگاہ میں کوئی کھانے کی چیز یا پھر دیگر چیز ہدیہ کرتا تو اس کی کمائی کے متعلق خاص طور پر اس سے پوچھا کرتے تھے اور اچھی طرح تصدیق کرتے کہ کہیں وہ شخص رزق حرام تو نہیں کماتا اور اگر علم ہوتا کہ اس شخص کی کمائی حرام کی ہے تو آپ ہرگز اس شخص کے گھر سے یا اس شخص کی رقم سے کھانا تناول نہ فرماتے اور ایسے رشتے داروں کے گھروں سے بھی کھانا تناول نہ فرماتے جس کے متعلق علم ہوتا کہ یہ ناجائز یا دھوکہ دہی سے رزق کماتے ہیں۔ اسی طرح ایسے لوگوں کا دیا ہوا کوئی بھی ہدیہ یا تحفہ بھی قبول نہ فرماتے اور واپس کر دیتے۔ اس کے علاوہ آپ ابتدائی جوانی سے ہی یہ کوشش فرمایا کرتے تھے کہ جو کھانا وغیرہ کھایا جائے وہ نمازی شخص وضو اور ذکر سے تیار کرے مگر مکمل پابندی نہیں ہوتی تھی کیونکہ جب کسی کے گھر یا دعوت پر جاتے تو ایسا پابندی والا کھانا میسر نہ آتا تھا یا سفر میں یا حالات کے پیشِ نظر بازار سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ لیکن جب آپ سرکار بیعت ہوئے تو کچھ ماہ کے بعد آپ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے سختی سے اس پابندی کا حکم مبارک ہوا کہ آج کے بعد صرف وہی کھانا کھانا ہے جو نمازی شخص وضو کی حالت میں ذکر کرتا ہوا کھانا پکائے گا۔

لہٰذا بیعت ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی آپ کے تمام اہل خانہ کسی مجبوری کی وجہ سے فیصل آباد گئے جس کی وجہ سے آپ ایک رشتے دار کے گھر قیام پذیر تھے۔ وہاں پر آپ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ پر آئندہ کھانے کی پابندی عائد فرما دی اور حکم مبارک ارشاد فرمایا کہ ”آج کے بعد آپ نے صرف وہی کھانا کھانا ہے جو مکمل پانچ وقت کے نمازی شخص نے باوضو ہو کر ذکرِ الٰہی

www.HaqWaliSarkar.com

کرتے ہوئے پکایا ہو۔'' آپ سرکار جب صبح بیدار ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل میں تین دن تک کچھ بھی نہ کھایا کیونکہ آپ جن کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے وہ لوگ نمازی نہ تھے۔ پھر جب آپ کے اہل خانہ واپس تشریف لائے تو اس پابندی کے مطابق کھانے کا اہتمام کیا گیا اور کھانا کھایا۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کو دوبارہ خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اس حکم کا اطلاق پھلوں اور قدرتی اشیاء پر نہیں ہوتا یعنی پھل اور قدرتی طور پر پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً ڈرائی فروٹ وغیرہ کھا سکتے ہیں۔''

اس کے بعد بھی کئی مرتبہ خواب میں آپ کو اس بات اور حکم کی تصدیق کرائی گئی۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرماتے تھے کہ ''اس حکمِ عالی کے بعد کئی مرتبہ خواب میں اس کی یاددہانی بھی کروائی گئی اور خواب کے ذریعے امتحان بھی ہوتا رہا اور خواب میں خوبصورت انداز سے بہت لذیز کھانے پیش کیے جاتے مگر الحمدللہ خواب میں بھی کبھی ان کھانوں کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اس پابندی کی وجہ سے اکثر اوقات تو دوسرے شہر کے سفر پر جانے کی وجہ سے کئی کئی روز بھوکا بھی رہنا پڑتا مگر اس بھوک میں بھی عجب لطف اور کیف و سرور آتا تھا کیونکہ وہ بھوک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت اور حکم کی وجہ سے تھی۔''

دو تین مرتبہ یوں بھی ہوا کہ آپ کسی کے گھر مہمان ٹھہرے اور آپ نے ان کو کھانے میں پابندی کے متعلق اچھی طرح آگاہ بھی کیا مگر انہوں نے اس کو معمولی بات سمجھ کر جھوٹ بول کر کہ نمازی شخص نے وضو کی حالت میں ذکر کرتے ہوئے کھانا بنایا ہے اس پابندی کے خلاف تیار کیا گیا کھانا کھلا دیا۔ مگر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اُن کے کھانا کھلانے کے بعد فوراً ہی آپ کو ہلکی سی پیٹ میں درد ہونے کے بعد قے آ گئی اور وہ کھانا ذرا

www.HaqWaliSarkar.com

بھی جزوِ بدن نہ بن پایا اور تمام کھانا مکمل طور پر پیٹ سے باہر آ گیا۔

ایک دفعہ آپ ہائیکورٹ میں کچھ افراد کے ہمراہ وہاں کی کینٹین میں تشریف فرما تھے اور باقی افراد چائے پی رہے تھے کہ اسی دوران گفتگو فرماتے ہوئے آپ نے چینی دان میں سے چند دانے چینی کھالیے تو فوراً یاد آنے پر کینٹین میں چینی کی قیمت ایک روپیہ ادا فرمادی کیونکہ چینی ذاتی ملکیت نہ تھی اور چینی کھانے کے لیے کینٹین میں پیسے بھی نہیں دیے تھے۔ اس لیے یہ بات گوارہ نہ کی دو تین دانے چینی کے بھی بغیر قیمت ادا کیے کھا لیے جائیں کیونکہ یہ بات تقویٰ کے خلاف ہے۔

آپ سرکار جس جگہ تشریف لے جاتے تو اس جگہ کا بھی خاص خیال رکھتے کہ کہیں جگہ پر ناجائز قبضہ تو نہیں ہے۔ اگر کسی کے گھر میں تشریف لے جاتے اور اس بات کا علم ہو جاتا کہ مکان کا کچھ حصہ ناجائز یعنی سڑک کی جگہ پر تعمیر ہے تو کبھی بھی گھر کے اس حصے میں تشریف فرما نہ ہوتے اور ان کو اس بات سے آگاہ کرتے اور تبلیغ فرماتے کہ کسی کی جگہ پر قبضہ کر کے مکان تعمیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور پھر حکومت کی جگہ جو کہ تمام لوگوں کے استعمال کے لیے ہوتی ہے اس پر تعمیر کرنا اس سے بھی بہت بڑا گناہ ہے لہٰذا اس کی تلافی کی جائے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار ایک مرتبہ کراچی تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے اور اس حقیر گناہ گار (مؤلف) کو بھی ساتھ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں پیر بھائی کرامت علی صاحب (مرحوم) کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور مریدین، عقیدت مندوں اور زائرین کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ اتوار کے روز صبح محفلِ ذکر کا اہتمام تھا اور کرامت علی صاحب نے گھر کے اگلے حصے میں بنے ہوئے باغ میں محفل کا انتظام کیا اور وہاں پر سایہ کا بھی اہتمام کیا۔ مگر جب مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار باہر تشریف لائے تو اس باغ کی

طرف نہ گئے اور مجھے اور ایک پیر بھائی کو بلا کر فرمایا کہ وہاں کی بجائے یہاں صحن میں محفل کا اہتمام کرو۔ میں نے عرض کی کہ حضور یہاں پر سایہ نہیں ہے جس کی وجہ سے گرمی بہت لگے گی مگر آپ نے حکم فرمایا کہ نہیں گرمی کی کوئی بات نہیں محفل کا انتظام اسی جگہ کرو۔ بہر حال حکم تھا تو فوراً وہاں صحن میں محفل کا اہتمام کیا اور گرمی میں ہی بیٹھ کر محفل ہوئی۔

جب رات کو لوگوں سے فارغ ہوئے تو آپ سرکار نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ باغ والا حصہ دراصل سڑک کی جگہ ہے اور اِنہوں نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے بلکہ اس سڑک پر بنے ہوئے تمام گھر والوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اس لئے اس جگہ کا استعمال جائز نہیں ہے اور محفل اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کی ہے تو ذکر کیلئے تو بہت ہی نامناسب ہے لہٰذا اس لئے صحن میں انتظام کیا تھا کیونکہ صحن والی جگہ اِن کی ذاتی ملکیت ہے۔ بعد ازاں ہم نے پیر بھائی کرامت علی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی بتایا مگر اس کے بعد انہوں نے جائز طریقے سے حکومت کو رقم دے کر جگہ خرید لی۔

اس کے علاوہ آپ اس بات کا بھی خاص خیال رکھتے کہ جس مسجد میں تشریف لے کر جاتے کہیں وہ ناجائز جگہ پر تو تعمیر نہیں جیسا کہ بعض مساجد والے سڑک کا کچھ حصہ بھی مسجد میں شامل کر لیتے ہیں۔ کبھی مجبوراً ایسی مسجد میں نماز پڑھنی پڑتی تو مسجد کے اُس حصے میں ہرگز نماز نہ پڑھتے جو کہ ناجائز ہوتا اور کوشش یہی فرماتے کہ ایسی مساجد میں نماز ادا نہ کی جائے۔ آپ کے محلے میں ایک مسجد اِسی طرح کی تھی لہٰذا سوائے مجبوری کے کبھی اس مسجد میں تشریف نہ لے جاتے بلکہ دوسری مساجد میں تشریف لے جاتے حالانکہ وہ دور تھیں۔

اگر کوئی شخص کوئی چیز آپ کے لیے ہدیہ لے کر آپ سرکار کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوتا تو اس میں بھی بہت زیادہ احتیاط فرماتے اور لوگوں کو بھی تلقین فرمایا کرتے تھے

کہ ہر ایک کا ہدیہ بلا سوچے سمجھے قبول نہیں کرنا چاہیے کہ پہلے دیکھ لینا چاہیے اور مکمل تسلی کر لینی چاہیے کہ ہدیہ دینے والے کی کمائی حرام کی ہے یا حلال کی ہے۔ ایک دفعہ قریب ہی محلے میں رہنے والے ایک دین دار مبلغ نے آپ کو ہدیہ میں گھر کے لیموں پیش کیئے تو آپ نے اس کو قبول نہ کیا اور واپس لوٹا دیئے اور ان سے ارشاد فرمایا کہ ”آپ کے گھر کے جس حصہ پر لیموں کا پودا ہے وہ جگہ (زمین) سڑک کی ہے جس پر آپ نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اس لئے یہ پودا اور اس پر لگنے والے لیموں بھی ناجائز ہیں۔“ اسی طرح کوئی سود، رشوت یا ظلم کی رقم سے آپ کو ہدیہ دینے کی کوشش کرتا تو آپ انکار فرما دیتے اور ہدیہ ہرگز قبول نہ فرماتے۔

اگر کوئی ایسی چیز جو کہ سرکاری ملکیت ہوتی اور آپ کے استعمال میں لانے کیلئے لائی جاتی تو آپ سرکار اس کو بہت ناپسند فرماتے اور اس کو ہرگز استعمال نہ فرماتے بلکہ ان کو اس کی سختی سے ہدایت فرماتے کہ حکومت کی ملکیت والی چیزوں کو جو کہ تمام ملک والوں کا حق ہے اسے کسی اور شخص کے لیے یا اپنے ذاتی استعمال میں نہیں لانی چاہیے اور اگر کبھی انجانے میں ایسا ہوتا کہ سرکاری یا کسی فرد کی شے استعمال ہو گئی تو اس شخص کے ذریعے اس چیز کا معاوضہ یعنی کرایہ حکومت کے مالی فنڈ میں جمع کروا دیتے۔ آپ فرماتے تھے کہ ”وہ چیز جو کہ کسی ایک شخص کی ملکیت ہے تو آپ نے اس کو غلط یا بغیر پوچھے استعمال کیا تو اس کی معافی کے لیے اس ایک شخص سے معافی مانگ لیں گے اور اس کا معاوضہ یا کرایہ بھی ادا کر دیں گے مگر جو سرکاری شے ہے وہ تمام ملک والوں کا حق یعنی ملکیت ہے اگر اس میں حق تلفی کریں گے تو اس کی معافی ملک کے تمام لوگوں سے جا کر کیسے طلب کریں گے۔“

اس ضمن میں چند واقعات عرض کرتا ہوں۔

1 ایک دفعہ آپ کسی جگہ محفلِ ذکر پر تشریف لے گئے تو واپسی پر ایک سرکاری آفیسر پیر بھائی بھی تھا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ کرایہ کی سواری کی بجائے میری گاڑی پر تشریف لے جائیں۔ آپ اس میں بیٹھ گئے کیونکہ آپ کو یہی گمان تھا کہ شاید یہ گاڑی اس کی اپنی ذاتی ہے لیکن راستے میں گفتگو کے دوران جب گاڑی کے متعلق بات ہوئی تو آپ اس پیر بھائی پر بہت ناراض ہوئے کہ پہلے کیوں نہ بتایا کہ یہ سرکاری گاڑی ہے۔ پھر واپس آستانہ عالیہ پہنچنے پر آپ نے پیٹرول کی رقم جتنی بنتی تھی ادا فرمادی اور سفر کے حساب سے جتنا کرایہ بنتا تھا وہ بھی ادا فرمادیا اور حکم دیا کہ اس رقم کا پیٹرول اس گاڑی میں ڈلوا دینا تاکہ رقم سرکاری استعمال میں آجائے گی اور اس کا کرایہ حکومت کے مالی فنڈ میں جمع کروا دینا۔

2 ایک دفعہ کسی جگہ محفلِ ذکر پر آپ تشریف لے جانے کی تیاری فرمارہے تھے کہ ایک سرکاری آفیسر پیر بھائی گاڑی لے کر حاضر خدمت ہو گیا۔ جب آپ تشریف لے جانے کیلئے باہر تشریف لائے تو یکدم جب گاڑی پر دھیان پڑا تو پوچھا کہ کیا یہ آپ کی ذاتی گاڑی ہے یا یہ سرکاری گاڑی ہے تو اس نے عرض کیا کہ یہ سرکاری گاڑی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم سرکاری گاڑی استعمال نہیں کرتے۔ پیر بھائیوں نے عرض کی کہ حضور ہم نے انہیں بتایا ہے مگر وہ اصرار کر رہے تھے کہ آپ کو میں اپنی گاڑی پے لے جاؤں گا۔ پھر آپ نے اس پیر بھائی (سرکاری آفیسر) کو بلایا اور سمجھایا کہ یہ آپ کی ذاتی گاڑی نہیں بلکہ سرکاری ہے اور سرکاری کاموں کیلئے مہیا کی جاتی ہے لہٰذا ہمارے لیے بلکہ آپ کے لیے بھی اس کا ذاتی استعمال نامناسب ہے۔ پھر آپ نے کرایہ کی سواری

www.HaqWaliSarkar.com

منگوائی اور اُس پر بیٹھ کر محفلِ ذکر میں تشریف لے گئے۔

3 آپ سرکار جب کسی جگہ محفلِ ذکر پر تشریف لے جاتے اور اگر دیکھتے کہ روشنی کا انتظام زیادہ ہے تو سب سے پہلے اہلِ خانہ کو بلا کر اچھی طرح تسلی فرماتے کہ لائٹ کا کنکشن کہاں سے لیا ہے اور اگر لائٹ چوری ہو رہی ہوتی (جیسے کہ براہِ راست تاروں سے لائٹ بعض لوگ لے لیتے ہیں اور اس کی قیمت ادا نہیں کرنی پڑتی) تو سب سے پہلے اس لائٹ کو بند کرنے کا حکم فرماتے اور پھر تشریف فرما ہو کر محفلِ ذکر کرواتے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں اور پیر بھائیوں کو سختی سے ناجائز لائٹ کے استعمال سے منع فرماتے۔

4 میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار ہر سال 15 ذیقعد کو اپنے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک منایا کرتے تھے اور باہر پارک میں بڑی محفلِ ذکر کا اہتمام ہوتا تھا جس میں سینکڑوں لوگ شرکت کرتے تھے۔ یہ 1995ء کا واقعہ ہے کہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا اور عرس مبارک کے انتظامات ہو رہے تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور خصوصی طور پر فرمایا کہ لائٹ کا دھیان رکھنا کہ الیکٹریشن تاروں سے براہِ راست کنکشن نہ کر دے۔ میں نے عرض کی کہ حضور! ٹھیک ہے۔ جب الیکٹریشن آیا تو میں نے اس کو سختی سے سمجھایا کہ لائٹ چوری کی استعمال نہیں کرنی بلکہ تمام کنکشن آستانہ عالیہ کے میٹر سے لینے ہیں، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے مگر شاید اُس نے اس بات کو اہم نہ سمجھا۔ میں محفل کے باقی انتظامات میں مصروف ہو گیا اور پھر محفلِ ذکر شروع ہو گئی اور میں بھی شامل ہو گیا۔

جب مغرب کا وقت قریب آیا تو وہ الیکٹریشن آیا اور تمام لائٹیں جلا کر چلا گیا اور جب رات کو آپ سرکار نے ذکرِ الٰہی کروایا تو آپ نے زائد لائٹیں بند کرنے کا حکم فرمایا۔

میں نے تمام لائٹیں بند کیں مگر اس کے باوجود چند لائٹیں بند نہ ہوئیں۔ جب رات محفل ذکر ولنگر شریف سے فارغ ہوئے تو آپ سرکار باہر سیر فرمانے کیلئے تشریف لائے اور پوچھا کہ وہ چند لائٹیں بند کیوں نہ ہوئیں تھیں اور وہ ابھی تک چل رہی تھیں تو پھر آپ نے بغور دیکھا تو اُن لائیٹوں کا براہِ راست تاروں سے کنکشن لیا گیا تھا۔ ہم لوگ نہایت پریشان ہو گئے کہ اب کیا ہو گا کیونکہ آپ یہ منظر دیکھ کر قدرے جلال میں اندر آستانہ عالیہ تشریف لے گئے۔

اگلے دن صبح آپ نے محفل کی تمام انتظامیہ کو اندر بلوایا اور جب ہم لوگ اندر گئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ اور طبیعت میں جلال واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے ہم سب لوگ نہایت ہی پریشان تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا آپ لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بات ناجائز ہے اور باوجود بتانے کے بھی یہ غلطی کیوں ہوئی۔ میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ حضور! میں نے نہایت سختی سے اُس الیکٹریشن کو سمجھایا بھی تھا مگر وہ باوجود بتانے کے غلط کنکشن لگا گیا۔ آپ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ”عرس مبارک کی اتنی محفلِ ذکر کا اہتمام کرنے کا کیا فائدہ ہوا کہ جب لائٹ ہی چوری کی تھی اور ہمیں علم ہوتا تو ہم محفلِ ذکر کا اہتمام ہی نہ کرتے۔“

ہم سب لوگ پریشان تھے کہ اب کیا ہو گا لیکن پھر سرکار نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ جب وہ الیکٹریشن اپنی اجرت لینے دوبارہ آئے گا تو اس کی مجھ سے ملاقات کروانا اور پھر ہمیں اجازت ملی تو ہم سب باہر آئے۔ جب دوپہر کے وقت وہ الیکٹریشن آیا تو ہم نے اسے خوب جھڑکا کہ باوجود کہنے کہ اِس نے ناجائز طریقہ سے لائٹ کیوں لگائی اور پھر ہم نے اسے آپ سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ اسے نہایت غصے ہوئے کہ ناجائز کام کیوں

www.HaqWaliSarkar.com

کرتے ہو۔ پھر آپ نے اسے تبلیغ فرمائی اور توبہ کروا کر آئندہ اس کام سے باز رہنے کا وعدہ بھی لیا۔

اُس کے بعد آپ سرکار نے ہم سب کو حکم فرمایا کہ اس کی تلافی کی جائے کہ جتنی لائٹ استعمال ہوئی ہے اس کے خرچہ کا حساب لگا کر جتنی رقم بنتی ہے احتیاطاً اُس سے کچھ زائد رقم محکمہ واپڈا میں درخواست دے کر جمع کروادی جائے۔ پھر یہ ڈیوٹی ہمارے پیر بھائی سہیل سعید خواجگی ساکن سمن آباد لاہور کی لگی اور انہوں نے محکمہ واپڈا میں درخواست دی اور واپڈا میں رقم جمع کروائی اور پھر آکر آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ کی طبیعت مبارکہ کو اطمینان ہوا اور ہم نے بھی شکرادا کیا۔

5 ایک دفعہ آپ سرکار ہائیکورٹ کی کینٹین میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے گفتگو فرمارہے تھے اور باقی افراد چائے پی رہے تھے کہ آپ نے گفتگو کے دوران میز پر پڑی چینی دان میں سے چند دانے اُٹھا کر منہ میں ڈال لیے لیکن اس کے فوراً ہی بعد کینٹین میں ایک روپیہ چینی کی قیمت جمع کروادی کیونکہ چینی اپنی ملکیت نہ تھی اور اس چینی کو چائے پینے والوں کے استعمال کے لیے میز پر رکھا جاتا ہے اور آپ چائے نہیں پی رہے تھے۔

6 اگر آپ کا کوئی مرید سرکاری ملازم اپنے دفتر سے فون کرتا تو آپ اس کو منع فرماتے کہ اپنے دفتر سے فون نہ کیا کریں کیونکہ آپ کے پاس جو فون ہے وہ سرکاری ہے اور سرکاری کاموں کیلئے دیا جاتا ہے اس لئے اس کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا مناسب نہیں ہے لہٰذا گھر جا کر اپنے گھر والے فون سے بات کیا کریں۔

7 ایک دفعہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار تبلیغی سلسلہ میں وزیر آباد تشریف لے گئے اور وزیر آباد جس پیر بھائی کے گھر جانا تھا وہ آپ کو لے جانے کے لیے گاڑی لے کر حاضر

www.HaqWaliSarkar.com

خدمت ہوا۔ چونکہ لوگ زیادہ تھے اس لیے پیر بھائی رشید احمد خواجگی (مرحوم، شام نگر، لاہور) بھی اپنی گاڑی لے آئے۔ آپ سرکار پیر بھائی رشید احمد خواجگی کی گاڑی میں تشریف رکھنے لگے تو انہوں نے بے حد اصرار کیا اور آپ باوجود طبیعت نہ چاہنے کے ان کی گاڑی میں تشریف فرما ہو گئے لیکن ناگواری کے آثار آپ کے چہرے پے عیاں تھے۔ راستے میں پہلے آپ ہائی کورٹ، لاہور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لے گئے اور جب وہاں سے فارغ ہوئے تو پیر بھائی منظور احمد خواجگی (بکر منڈی، لاہور) کو ارشاد فرمایا کہ ''اس گاڑی میں بیٹھ کر طبیعت میں عجیب سی بے چینی اور بوجھ محسوس ہو رہا ہے اور نہ جانے کیا معاملہ ہے کہ اس گاڑی میں بیٹھنے کو طبیعت بالکل نہیں مان رہی لہٰذا مجھے گمان ہو رہا ہے کہ یہ گاڑی ناجائز اور حرام مال سے خریدی گئی ہے''۔

پھر آپ سرکار رشید احمد خواجگی (مرحوم) کی گاڑی میں بیٹھ کر وزیر آباد تشریف لے گئے اور جب وہاں پہنچ کر گاڑی کے متعلق دریافت کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ گاڑی کسی ایم۔این۔اے کی تھی اور رشوت کی کمائی سے تھی تو چونکہ گاڑی حرام کمائی کی تھی اس لیے آپ کو اس میں بیٹھنے سے طبیعت پر بوجھ اور بیزاری محسوس ہو رہی تھی۔ پھر آپ سرکار نے اس پیر بھائی کو بلا کر تبلیغ فرمائی اور توبہ کروائی اور ارشاد فرمایا کہ وہ خود بھی آئندہ کبھی ایسی گاڑی استعمال نہیں کرے گا۔

جانوروں پر شفقت

آپ نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں پر بھی بے حد شفقت فرماتے تھے۔ آپ

www.HaqWaliSarkar.com

اپنے مریدین کو اس بات کی خاص تلقین فرماتے کہ صرف انسانوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھنا بلکہ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ ان کو بلاوجہ مارنا پیٹنا اور ڈرانا نہیں چاہیے اور ان کے کھانے پینے اور آرام کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ روز محشر جواب طلبی ہو گی۔ اگر کوئی آپ کے سامنے کبھی چھوٹے جانوروں وغیرہ کو یا چیونٹی کو جان بوجھ کر مار دیتا یا تکلیف دیتا تو آپ اسے سختی سے منع فرماتے اور تبلیغ فرماتے کہ جان بوجھ کر کسی چیونٹی کو بھی تکلیف نہیں دینی چاہیے بلکہ جن جانوروں کو مار دینے کا بھی حکم ہے ان کا بھی حق ہے کہ ان کو تکلیف دے کر، کاٹ کر یا جلا کر نہیں مارنا چاہیے بلکہ یکدم مارنا چاہیے کہ جس سے تکلیف کم سے کم ہو۔ اس حوالے سے چند واقعات تحریر کرتا ہوں۔

1 مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار پہلے مزنگ روڈ بالمقابل ہائی کورٹ لاہور کرائے پر رہائش پذیر تھے پھر وہاں سے چھوڑ کر شام نگر کرائے کا مکان لیا۔ جب یہاں پر آئے تو مہمان خانہ میں ایک روشندان میں بِھڑوں کا چھتا تھا۔ خواجہ جی حق ولی سرکار جب اس مکان میں تشریف لائے تو بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ اس چھتے کو ختم کر دیں ورنہ یہ نقصان دیں گی۔ مگر آپ سرکار نے ان بِھڑوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”تم بھی یہاں رہو ہم بھی یہاں رہتے ہیں اور نہ تم ہمیں نقصان پہنچانا اور نہ ہی ہم تمہیں نقصان پہنچائیں گے“۔ بس اس کے بعد کئی سال تک وہ وہاں رہیں مگر انہوں نے کبھی بھی کسی کو نہیں کاٹا کہ وہ کمرے میں پھرتیں رہتیں بلکہ لوگوں پر بیٹھ بھی جاتیں مگر کسی کو نقصان نہ پہنچاتیں۔

ایک دن ایک مہمان حاضر خدمت تھا کہ آپ سرکار اس کے کھانے کا اہتمام کرنے کی غرض سے اندر گھر میں تشریف لے گئے تو اتنے میں ایک بِھڑ اس آدمی کے سامنے آ کر میز پر بیٹھ گئی تو اس شخص نے شاید نقصان کے ڈر کی وجہ سے اس کو مار دیا۔ جب

www.HaqWaliSarkar.com

سرکار اندر سے تشریف لائے تو اس واقعہ کا علم ہونے پر اس شخص سے بے حد ناراض ہوئے اور ساری بات بھی بتلائی۔ اس واقعہ کے بعد وہ تمام بھِڑیں اسی روز خود بخود چلی گئیں۔ آپ سرکار جب یہ واقعہ بیان فرمایا کرتے تو بے حد افسوس فرماتے اور فرمایا کرتے کہ "دیکھو انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ کسی کو نقصان نہیں پہنچایا مگر ہم انسان اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے اور وہ بھی کیا کہتی ہوں گی کہ انسان بھی کتنا بے وفا ہے"۔

2 ایک دفعہ آپ سرکار کو خواب میں ایک سانپ ملا اور بڑے درد بھرے لہجے میں آپ سے عرض کرنے لگا کہ میں آپ کے گھر کے گٹر میں رہتا ہوں اور کئی روز سے آپ کے گھر کے اندر کے گٹر بھرے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے مجھے بے حد تکلیف ہے اس لئے براہ مہربانی گٹر صاف کروا دیں۔ آپ سرکار جب صبح بیدار ہوئے تو جمعدار کو بلوا کر گھر کے گٹر چیک کروائے تو واقعی وہ بھرے ہوئے تھے اور پھر آپ نے اسے صاف کروایا۔

3 ایک دفعہ آپ سرکار باہر برآمدے میں تشریف فرما تھے اور چند روٹی کے باریک باریک چھوٹے ٹکڑے جو کہ دری پر گرے ہوئے تھے آپ نے اکٹھے فرمائے اور ایک جگہ رکھ کر چیونٹیوں کو اکٹھا فرما رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کافی چیونٹیاں اکٹھی ہو گئیں اور وہ روٹی کے ٹکڑے اُٹھانے لگیں اور پھر جب سارے ٹکڑے اُٹھا کر چلی گئیں تو آپ سرکار اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور آپ سرکار اکثر ایسا فرمایا کرتے تھے۔

شریعت کی پابندی

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے جہاں طریقت و حقیقت اور معرفت و

تصوف کے بلند مدارج طے فرمائے اور مخلوقِ الٰہی کو فیضِ صدیقیہ نقشبندیہ سے مستفیض فرمایا وہاں شریعت کی پابندی بھی بے انتہا فرمائی۔ آج کل بعض لوگوں نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ طریقت میں بلند مقام حاصل کرنے کے بعد شریعت کی پابندی کی زیادہ خاص ضرورت نہیں رہتی تو آپ سرکار اس بات کی سختی سے مخالفت فرمایا کرتے تھے اور آپ نے یہ بات لوگوں کو واضح فرمائی کہ طریقت شریعت کے مخالف نہیں ہے بلکہ شریعت ہی میں اخلاص کا نام طریقت ہے۔ اگر شریعت نہیں تو طریقت نہیں مگر شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت بھی انتہائی ضروری ہے بلکہ طریقت میں عروج اور بلندی حاصل کرنے کے بعد شریعت کی پابندی اور بھی زیادہ سختی سے ضروری ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

شریعت مقدم

ہے لیکن طریقت اس کی جان ہے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار اس روحانی فیض کو جو شریعت کے احکامات کو چھوڑ کر حاصل کیا جائے بہتر خیال نہ کرتے تھے بلکہ آپ یہاں تک ارشاد فرماتے تھے کہ

اگر کسی شخص

کے پاس ظاہری طور پر فیض اور کرامات کا ظہور ہوتا ہو اور وہ یہ بات کہے کہ مجھے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے یہ فیض ہے تو پہلے اس کی زندگی دیکھو کہ اگر تو وہ شریعت کی پابندی کی کوشش کرتا ہے تو اس کا قول درست ہے لیکن اگر اس کی زندگی شریعت کے خلاف ہے تو اس کا قول غلط بھی ہو سکتا ہے کہ شاید اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے فیض نہ ہو بلکہ شیطانی طاقت حاصل ہو۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

اگر کوئی شخص جو ولایت کے فیض کا دعویٰ کرتا ہو آپ کو کرامات دکھائے حتیٰ کہ ہوا میں اڑ کر بھی دکھادے لیکن اگر وہ شریعت کے احکامات کے خلاف چلتا ہے تو اس شخص سے بچو بلکہ اگر ممکن ہو تو اس شخص کے شہر سے بھی باہر نکل جاؤ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو دیکھ دیکھ کر تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور پھر اس کی پیروی میں تم بھی شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے عقائد بھی خراب کر لو اور اگر کسی بزرگ کی باتوں کی سمجھ نہ آئے تو پھر نہ اس کی پیروی کرو اور نہ اس سے بغض، اختلاف رکھو بلکہ اس کو چھوڑ کر کسی صاحبِ شریعت و طریقت بزرگ کی قربت اور صحبت میں چلے جاؤ۔

اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

لوگ طریقت کو سمجھتے نہیں ہیں اور اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ طریقت شریعت کے خلاف ہے لیکن طریقت شریعت میں ہی اخلاص کا نام ہے کہ جب بندہ شریعت کی پیروی میں ترقی کرتا ہے تو طریقت میں داخل ہو جاتا ہے لہٰذا طریقت تو شریعت کو اجاگر کرتی ہے اور شریعت کی ضد طریقت نہیں اور طریقت کی ضد شریعت نہیں بلکہ شیطان ہے۔

آپ سرکار نے صرف قولاً ہی نہیں بلکہ عملاً بھی اس بات کو کر کے دکھایا۔ آپ نے روحانی اور استغراق کی کیفیات میں رہتے ہوئے بھی زندگی کا ایک ایک عمل شریعت کے مطابق فرمایا اور کبھی بھی معمولی سے معمولی فعل بھی خلافِ شریعت نہ فرماتے تھے۔ آپ کی اتباعِ شریعت اس قدر تھی کہ لوگ اگر کسی بات کو معلوم کرنا چاہتے تو آپ کے عمل کو دیکھ کر جان جاتے کہ یہی سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے کیونکہ آپ کا ہر فعل سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے

www.HaqWaliSarkar.com

مطابق ہوتا تھا۔ آپ سرکار ایسی ایسی سنتوں کا اہتمام فرماتے کہ جن کا عام طور پر خیال بھی نہیں کیا جاتا اور لوگ حیران رہ جاتے اور کہتے کہ کمال ہے کہ خواجہ جی سرکار اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں یعنی سنتوں کا بھی بے حد پابندی اور سختی سے اہتمام فرماتے ہیں۔

اگر کبھی خلافِ شریعت فعل آپ کے سامنے ہوتا تو آپ کی طبیعت نہایت ہی بیزار اور ناگوار ہو جاتی اور اس وجہ سے آپ کبھی کسی کی بلکہ اپنے قریبی عزیز واقارب کی شادی میں بھی تشریف نہ لے جاتے کیونکہ وہاں پر غیر شرعی حرکات ہوا کرتی تھیں اور کئی معاملات شریعت کے خلاف ہوا کرتے تھے اور اس کے علاوہ آپ کبھی بھی کسی ایسی تقریب یا دعوت میں تشریف نہ لے جاتے جہاں خلافِ شریعت امور ہوتے تھے۔

ایک دفعہ مجھے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور خواجہ جی سرکار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے حاضر خدمت ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواجہ جی سرکار سے بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ کو مسکرا کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواجہ جی سرکار کو فرماتے ہیں کہ ”آپ ہمارے محبوب ہیں اور ہمیں آپ سے بہت محبت ہے اور ہم آپ سے بہت خوش ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ ہماری سنت پر بہت زیادہ عمل کرتے ہیں۔“

آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو صرف اور صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ مبارک ہی محبوب اور پسند ہے اور جو شخص اپنا ہر عمل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ادا کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کو بھی وہی بندہ محبوب اور پسند ہوتا ہے لہٰذا سنتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کشتی نوح ہے، خود بھی اس میں سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات پر عمل کرنا اور شریعت کی پابندی کرنا ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور سنتِ مطہرہ پر عمل صرف ثواب کی خاطر نہیں بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں کرنا چاہیے۔

سبحان اللہ! یہی وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنھوں نے دنیا میں اسلام کو پھیلایا اور اپنے علم اور خاص طور پر اپنے عمل اور فیض کے ذریعے لوگوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عاشق اور سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پابند بنایا۔ آپ نے لوگوں کو اور خاص طور پر اپنے حلقہ احباب اور مریدین کو شریعت کی پابندی کی طرف راغب کیا اور ان کے دلوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عظمت پیدا فرمائی۔ آپ کے فیض کی برکت اور آپ کی سیرتِ پاک کو دیکھ کر ہزاروں لوگ جو گمراہی اور گناہوں میں مبتلا تھے توبہ کر کے شریعت کے پابند بن گئے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عشق و ادب

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

www.HaqWaliSarkar.com

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرمایا کرتے تھے کہ

سب سے بہتر وظیفہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور اصل اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وقربت حاصل ہو جائے۔

اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

کامیاب ترین شخص بھی وہی ہے جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک سے رہنمائی حاصل کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں۔ بلاشک وشبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

اور آپ سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

طریقت اصل میں عشق وادب ہی ہے اور جس قدر کوئی اپنے مرشدِ پاک اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ادب کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سبحانہ تقدس کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔

اور مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار عشق وادب کا ایک بہترین نمونہ تھے اور آپ اپنے تمام حلقہ احباب اور مریدین میں اس بات کا بہت زیادہ خاص اہتمام کرتے تھے کہ اپنے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مرشدِ کامل کا نہایت ادب ملحوظ خاطر رکھا جائے اور

ان سے والہانہ عشق و محبت رکھا جائے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرمایا کرتے تھے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہ بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی وہ شخص بدقسمت ہے۔

اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم) ہے اور جو دنیا میں حضرات اولیاء کرام کے ساتھ رہا اور ان کی محبت و صحبت اختیار کی وہ آخرت میں کامیاب ہوگا کیونکہ کسی ولیِ کامل سے محبت رکھنے والا قیامت کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

آپ سرکار حضرات اولیاء کرام، حضرات صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار، حضرات انبیاء کرام اور بالخصوص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار سے بے پناہ عشق و محبت رکھتے تھے اور ان کا ادب و احترام نہایت ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ آپ بیعت ہونے کے بعد کبھی بھی بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ پاک کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے، نہ ہی کبھی اس جانب پاؤں کیے اور نہ ہی کبھی آپ سرکار نے ٹیک لگا کر یا لیٹ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک، ذکر

www.HaqWaliSarkar.com

مبارک کیا اور نہ ہی سنا۔ اگر کبھی آپ ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوتے اور کسی سے گفتگو کے دوران حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک یا ذکر مبارک آجاتا تو آپ فوراً با ادب طریقے سے بیٹھ جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ اور کیفیت بدل جاتی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک یا ذکر مبارک کبھی بھی بغیر وضو نہ کیا اور نہ ہی بغیر وضو سنا لہٰذا آپ اس لیے بھی ہر وقت باوضو رہتے تھے کہ کوئی بھی کسی بھی وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک آپ کے سامنے لے سکتا تھا۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار خود ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل کی کیفیت یوں تھی کہ کبھی بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور اپنے مرشدِ اکمل کا ذکر بغیر وضو نہ کرتا تھا لیکن اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک یا نام مبارک لیتا اور میرا وضو نہ ہوتا تو طبیعت نہایت ہی پریشان اور بیزار ہو جاتی کہ بغیر وضو کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک سنا گیا ہے لہٰذا ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش بھی کرتا مگر پھر بھی میں اتفاق سے کبھی بغیر وضو ہوتا اور کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک بے اختیاری طور پر کر دیتا۔ لہٰذا بیعت کے دو یا تین سال بعد اسی کیفیت کی بے چینی میں ایک رات خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار پاک عطا ہوا۔ میں نے خواب میں ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کوئی شخص کسی وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک میرے سامنے لے سکتا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک کر سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایسی صورت میں میں بے وضو ہوں چنانچہ مجھے یہ عنایت فرما دیجئے کہ میرا وضو ہمیشہ قائم رہا کرے۔ اس خواب کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا اور رحمت سے مجھے یہ عنایت حاصل ہوگئی کہ سارا دن خواہ جو کچھ بھی کھایا پیا ہوتا وضو قائم رہتا اور فجر کے وضو سے عشاء کی نماز بھی پڑھی جا سکتی اور جب میرے پاس وقت اور ماحول ہوتا میں تازہ وضو کر لیا

کرتا۔ چنانچہ میری یہ خواہش بھی پوری ہوگئی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک یا نام مبارک بے وضو نہ سنوں۔

سبحان اللہ! کیسی محبت اور ادب ہے کہ بغیر وضو اپنے نبی اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک سننا بھی گوارہ نہیں ہے اور جب آپ سرکار کبھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی بات سنتے یا پڑھتے تو آپ کی کیفیت مبارکہ وجدانی ہو جاتی اور طبیعت مبارکہ میں کیف و سرور کی کیفیت ہو جاتی اور پھر کئی کئی گھنٹے آپ کی طبیعت مبارکہ یوں ہی رہتی اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات تو کوئی آیتِ مبارکہ یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی حدیثِ مبارکہ پڑھتا تو اس کی وجدانی کیفیت کئی کئی دن تک قلب وروح پر طاری رہا کرتی تھی۔

آپ سادہ جائے نماز کو پسند کرتے اور ایسی جائے نماز کے استعمال سے مکمل گریز فرماتے جس پر خانہ کعبہ یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر مبارک بنی ہوتی اور فرماتے کہ ایسا جائے نماز استعمال کرنا بے ادبی ہے لیکن اکثر لوگ ایسے جائے نماز جس پر خانہ کعبہ یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر مبارک بنی ہوتی ہے استعمال کرتے ہیں اور اس پر پاؤں رکھتے ہیں اور اس پر بیٹھ جاتے ہیں جو کہ بے ادبی ہے۔

آپ سرکار بیعت کے بعد اذان، اقامت یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک کرنے والے شخص کی جانب کبھی بھی پاؤں یا پشت کرنے سے مکمل گریز فرماتے تھے اور اگر کوئی شخص جتنی دیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک کر رہا ہوتا تھا تو اس وقت کسی سے بھی دنیاوی بات چیت نہ فرمایا کرتے تھے اور آپ سرکار ارشاد فرماتے تھے کہ

جو شخص جتنی دیر حضورِ

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لے رہا ہو یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک کر رہا ہو تو اس

www.HaqWaliSarkar.com

وقت اس شخص کی جانب بھی پاؤں یا پشت نہیں کرنی چاہیے کہ یہ بھی بے ادبی ہے۔

لہٰذا اس وجہ سے آپ سرکار نماز میں اقامت کہنے والے کی جانب بھی پشت نہ فرماتے بلکہ اگر کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہوتا اور وہ امام اقامت کہنے والے کی جانب پشت کر کے رکھتا جب کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لیتا تو آپ اس کے پیچھے نماز ادا نہ فرماتے۔ ایک دفعہ آپ سرکار ایک مسجد میں تشریف لے کر گئے اور جب نماز شروع ہونے لگی اور اقامت کہی جارہی تھی تو اچانک یکدم آپ سرکار پہلی صف میں سے نکل کر مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور دوسری مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرمائی کہ وہاں اس مسجد میں کچھ تاخیر سے جماعت ہوتی تھی۔ میں بھی ساتھ تھا اور میں بہت حیران ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں تشریف لے کر گئے اور جب اقامت کہی گئی تو آپ مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا اور وجہ دریافت کی تو آپ سرکار نے اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی شان سنایا کہ

جو امام اقامت پڑھے جانے کے وقت اپنی پشت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لینے والے یعنی اقامت کہنے والے کی طرف رکھتا ہے اسے امام بننے کا حق نہیں ہے۔

پھر آپ سرکار نے فرمایا کہ جب اقامت کہی جارہی تھی تو امام صاحب نے اپنی پشت اقامت کہنے والے کی جانب کی ہوئی تھی اس لیے میں نے ان امام صاحب کے پیچھے نماز ادا نہ کی۔

اگر آپ سرکار لیٹے ہوتے اور کوئی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لیتا تو آپ

فوراً اُٹھ کر ادب سے بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ دیکھو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک اور ذکر مبارک نہ صرف باادب طریقے سے کرنا چاہیے بلکہ سننا بھی باادب طریقے سے چاہیے اور اپنے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ

ایک دفعہ میرے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر تشریف لائے اور میرے کمرے میں آرام فرما رہے تھے۔ میں کمرے میں حاضر ہوا تو سرکار نے میری طرف دیکھا تو فرمایا کہ کون ہے؟ حالانکہ آپ سرکار میرا نام جانتے تھے مگر پھر بھی آپ نے میرا نام دریافت فرمایا کیونکہ اس وقت آپ پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔ میں نے نہایت ادب سے اپنا نام ''محمد اقبال'' عرض کیا تو یک دم سرکار کی کیفیت مبارکہ بدل گئی اور اُٹھ کر ادب سے بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! لیٹے رہیں تو آپ سرکار فرمانے لگے کہ دیکھو بابو جی! آپ کے نام میں اسم ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)'' آتا ہے لہٰذا جب آپ نے اپنا نام بتایا تو میں اس لیے بطورِ ادب اُٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ اپنے مرشدِ اکمل کی عشق و ادب سے بھری ادا دیکھ کر میری آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

ایک دفعہ مجھے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے ساتھ فیصل آباد تبلیغی دورے پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جمعۃ المبارک کے روز مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس مسجد کے خطیب و امام آپ کے مرید ہی تھے اور نماز سے فارغ ہو کر وہ خطیب صاحب آپ کو اپنے کمرے میں لے گئے اور میں بھی ساتھ تھا۔ ملاقات کے بعد جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو میں نے ان خطیب صاحب سے بخاری شریف کی کتاب پڑھنے کیلئے مانگی کہ جب تک فیصل آباد رہوں گا فارغ اوقات میں کتاب شریف

کا مطالعہ کروں گا لہٰذا انہوں نے مجھے کتاب شریف پڑھنے کے لیے دے دی۔

جب مسجد سے واپس آ رہے تھے تو آپ سرکار آگے آگے تشریف لے جا رہے تھے اور ہم مریدین آپ کے پیچھے پیچھے تھے کہ اچانک چلتے چلتے آپ سرکار نے پیچھے مڑ کر میری طرف دیکھا اور میرے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور! بخاری شریف ہے۔ اچانک آپ سرکار کی طبیعت مبارکہ تبدیل ہو گئی اور مجھے قدرے جلال میں ارشاد فرمانے لگے کہ

تو پھر آپ میرے پیچھے کیوں چل رہے ہیں، مجھ سے آگے چلیں کیونکہ آپ کے ہاتھ میں بخاری شریف ہے اور اس میں احادیثِ مبارکہ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا ہے اور آپ کے پیچھے چلنے کی وجہ سے میری کمر اس کتاب کی طرف ہوتی ہے جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔

چنانچہ آپ سرکار کا حکم تھا مگر یہ بھی جسارت کہاں کہ میں آپ سرکار سے آگے چلوں کہ یہ بات کیسے ممکن ہے کہ مرید آگے چلے اور مرشد پیچھے چل رہا ہے مگر حکم تھا لہٰذا میں نے وہ کتاب اپنے ایک پیر بھائی کو دی اور اسے سڑک کی دوسری جانب کر دیا جو کہ ہمارے بالکل برابر میں چلتا رہا جس کی وجہ سے ہم سب کی کمر اس کتاب شریف کی طرف نہ ہو رہی تھی اور پھر ہم اس طرح واپس آئے۔

سبحان اللہ! کیا ادب کے انداز ہیں کہ جس چیز یا کتاب پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا ہو اس کی طرف بھی کمر مبارک کرنا پسند نہ فرماتے تھے اور یہی حضرات اولیاء کرام کا طریقہ ہے اور جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جس قدر زیادہ ادب اور محبت رکھتا ہے وہ اتنا ہی اللہ سبحانہٗ تقدس کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کرتے تھے کہ

ہر مسلمان کا اس نسبت سے احترام کریں کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہے تو اس سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہوں گے کہ اس نے میری وجہ سے کسی کا احترام کیا ہے۔

اور آپ سرکار یہ بھی فرماتے تھے کہ

جو لوگ ظاہری طور پر بھی آپ سے زیادہ مدینہ پاک کے قریب علاقے میں رہتے ہیں ان کا بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کی وجہ سے عزت واحترام کیا کریں۔

اسی لیے آپ کراچی یا اس جانب کے علاقوں سے آنے والوں کا خاص اکرام فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کا شہر ظاہری طور پر ہمارے شہر لاہور سے مدینہ پاک کے زیادہ نزدیک ہے۔ آپ وہ روٹی جو پہلے پکی ہوتی زیادہ شوق سے تناول فرماتے مثلاً صبح کو رات کی اور رات کو صبح کی پکی ہوئی روٹی کھانے کو ملتی تو تازی روٹی کی نسبت نہایت زیادہ شوق سے تناول فرماتے اور اس کی وجہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ

یہ روٹی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارک سے تازی روٹی کی نسبت زیادہ قریب پکی ہے اس لیے اس نسبت کی وجہ سے اس میں زیادہ مزا ہے۔

آپ سرکار 1993ء میں حج کرنے گئے اور جب آپ سرکار واپس آئے تو آپ وہاں سے کچھ خریداری وغیرہ کر کے نہ لائے بلکہ آپ کے دستِ اقدس میں صرف ایک لفافہ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے پتھر مبارک تھے۔ پہلے تو ہم دیکھ کر حیران ہوئے تو ہمارے عرض کرنے پر آپ سرکار فرمانے لگے کہ یہ سعودی عرب کا تحفہ ہے اور یہ حضورِ اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکان شریف والی جگہ کے پتھر مبارک ہیں۔ سبحان اللہ! آپ نے وہ کنکریاں مبارک تمام مریدین کو تقسیم فرمائیں اور ہر سال محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قریبی اور محبت والے لوگوں کو بطور تحفہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح آپ اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا بھی بے حد ادب و احترام فرماتے اور ان سے عشق و محبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ اپنے مرشدِ اکمل کا ذکر مبارک بھی کبھی بغیر وضو نہ کرتے تھے اور نہ ہی سننا پسند فرماتے تھے اور اگر کوئی آپ کے سامنے آپ کے مرشدِ اکمل کا ذکر مبارک کرتا یا نام مبارک لیتا تو آپ نہایت ہی ادب سے بیٹھ جاتے اور ایک وجدانی سی کیفیت طاری ہو جاتی اور کبھی بھی لیٹ کر یا ٹیک لگا کر اپنے مرشدِ اکمل کا ذکر مبارک نہ فرماتے تھے اور نہ ہی سنتے تھے۔ اس کے علاوہ کبھی بھی اپنے مرشدِ اکمل کے شہر مبارک ملتان شریف کی جانب نہ پاؤں دراز فرماتے تھے اور نہ ہی اس طرف پشت کر کے بیٹھتے تھے اور اگر کوئی شخص ملتان شریف شہر سے بھی آتا تو اس کی خاص تکریم فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کا ایک پیر بھائی غصے میں آپ کے سامنے کہنے لگا کہ ملتان شریف کے لوگ بڑے ہی عجیب ہیں اور اس کے علاوہ بھی کچھ نازیبا باتیں کیں تو آپ نے قدرے جلال میں اس کو فرمایا کہ حیا کرو کہ اپنے مرشدِ اکمل کے شہر کے لوگوں کے متعلق ایسے گفتگو کر رہے ہو اور اگر اپنے مرشدِ اکمل کے شہر کے لوگوں کا احترام نہیں کر سکتے تو کم از کم ایسے نازیبا الفاظ کہہ کر بے ادبی نہ کرو۔

غرض کہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے ایک ایک عمل اور ایک ایک قول سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے مرشدِ اکمل کی بے پناہ محبت و ادب کا نمایاں اظہار ہوتا تھا اور آپ سرکار نے اس دورِ حاضر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے مرشدِ اکمل سے محبت اور

ادب کرنے کی ایک مثال نہ صرف مریدین کیلئے بلکہ پیر صاحبان کیلئے قائم فرما دی۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مرشدِ اکمل سے محبت اور ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نرمی و درگزر

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی طبیعت مبارکہ بے حد نرم تھی اور آپ کا اخلاق اور کردار نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ ہر ایک سے نہایت نرمی سے پیش آتے اور نہایت ہی نرم لہجے میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ

سالک کی طبیعت جس قدر زیادہ نرم ہوگی اور اخلاق اچھے ہوں گے تو اتنا ہی زیادہ اور بہت ہی جلدی اور نہایت ہی آسانی سے روحانی فیض حاصل ہوگا۔

اور آپ سرکار ارشاد فرماتے تھے کہ

اللہ سبحانہ تقدس کو نرمی بے حد پسند ہے اور جو شخص نرمی کی صفت سے محروم رہ گیا وہ ہر ایک بھلائی سے محروم رہ جائے گا اور جو شخص لوگوں کے ساتھ نرم رویہ رکھے گا روزِ محشر اللہ سبحانہ تقدس اس پر سختی نہیں فرمائے گا۔

آپ سرکار اپنی ذات کیلئے کبھی بھی غصہ نہ فرمایا کرتے تھے اور اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ کیسا ہی بُرا سلوک کرتا مگر آپ سرکار اُس کا جواب بھی نہایت نرمی سے دیتے اور اس کی ہدایت کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ آپ سرکار کے معمولات مبارک میں یہ بھی

www.HaqWaliSarkar.com

شامل تھا کہ آپ ہر روز رات سونے سے پہلے سب لوگوں کو معاف کر کے سوتے کہ جس نے بھی مجھے کسی بھی طرح سے کوئی بھی تکلیف دی میں نے اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے معاف کر دیا اور اس کے لیے دعا فرماتے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو بھی ان سب کو معاف فرما دے اور ان کو ہدایت عطا فرما دے اور آپ کا فرمان عالی شان ہے کہ

ہمیں جس

نے بھی جسمانی یا ذہنی تکلیف دی ہے یا آئندہ دے گا ہم نے اسے پہلے ہی معاف کر دیا ہے بلکہ ہر رات سونے سے پہلے بھی معاف کر دیتے ہیں لہٰذا ہمارا کوئی وارث ہمارے بعد بھی کسی سے کوئی مواخذہ نہ کرے اور اگر ایسا کرے گا تو وہ باطل ہوگا۔

آپ کی یہ طبیعت مبارک بچپن سے ہی تھی حتیٰ کہ آپ کی والدہ محترمہ فرمایا کرتی تھیں کہ جب خواجہ جی سرکار چھوٹے تھے تو کبھی کبھی آپ کے بھائی آپ سے لڑائی کرتے یا غصہ ہوتے تو آپ ان سے کبھی بھی لڑائی جھگڑا نہیں فرماتے تھے حالانکہ آپ تمام بہن بھائیوں میں بڑے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے بھائی مجھے ڈانٹ کر خوش ہوتے ہیں تو ان کو خوش ہونے دیں۔

وہ لوگ جو آپ کے مخالفین تھے اور آپ کو بُرا بھلا کہتے تھے لیکن جب آپ کے پاس آتے تو سب کچھ جاننے کے باوجود بھی آپ سرکار ان سے نہایت محبت بھرا اور اچھا سلوک فرماتے اور مہمان نوازی فرماتے اور آپ نے کبھی بھی اپنے مخالفین کے ساتھ بھی بُرا سلوک نہ کیا۔ اگر کوئی شخص غلط کام کرتا تو تنہائی میں نہایت محبت اور نرمی کے ساتھ اس کو سمجھاتے اور اس کو غلط کام سے روکتے، ہاں لیکن اگر کبھی دین کا کوئی معاملہ ہوتا تو اس پر آپ کو جلال مبارک آجاتا لیکن اپنی ذات کے لیے کبھی بھی غصہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ اپنے مریدین کو بھی اس بات کی بے حد تلقین فرماتے تھے کہ نرمی کی صفت کو اپنائیں کیونکہ جو دنیا میں لوگوں کے ساتھ نرم رویہ رکھتا ہے روز قیامت اللہ سبحانہ تقدس اس پر سختی نہیں فرمائیں گے۔

سادگی

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی طبیعت مبارکہ نہایت ہی سادہ تھی اور آپ سادگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔آپ کا کھانا، پینا،لباس، سفرحتیٰ کہ ہر کام سادہ ہوتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ

ہر کام میں سادگی اختیار کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کو سادگی پسند ہے لہٰذا جس چیز اور کام میں جس قدر زیادہ سادگی ہوگی وہ اللہ سبحانہ تقدس کو اتنا ہی زیادہ پسند ہوگا اور جس چیز اور کام میں بناوٹ اور نمود ونمائش ہوگی وہ اللہ سبحانہ تقدس کو بالکل پسند نہیں ہوگا۔

آپ جب ریل میں دوسرے شہر تشریف لے جاتے تو ہمیشہ اکانومی یعنی عام ڈبوں میں جگہ لینا پسند فرماتے۔بعض اوقات مریدین ہمراہ ہوتے اور اصرار کرتے مگر پھر بھی آپ عام لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھتے۔آپ جہاں محفل کا انعقاد کرتے وہاں لوگوں کو پہلے ہی اس بات کی خاص تلقین فرماتے کہ محفل کے انتظامات میں نمود ونمائش نہ ہو بلکہ ہر کام نہایت سادہ ہونا چاہیے۔آپ اپنے مریدین کو بھی بے حد تلقین فرماتے تھے کہ اپنے تمام معاملات میں نمود ونمائش اور بناوٹ کی بجائے سادگی کو اختیار کیا کریں۔

www.HaqWaliSarkar.com

جب آپ کسی جگہ محفل ذکر میں تشریف لے جاتے تو سختی سے تاکید فرماتے کہ میرے لیے خاص طور پر علیحدہ کھانے کا اہتمام نہ کیا جائے بلکہ جو سب لوگوں کے لیے لنگر شریف تیار کیا جاتا وہی کھانا تناول فرماتے۔

آپ کا لباس نہایت ہی سادہ ہوتا اور نہایت ہی کم لباس ہوتے تھے اور اگر لباس پھٹ جاتا تو پیوند لگا کر لباس پہننا پسند فرمایا کرتے تھے۔آپ کی صرف ایک ہی سادہ سی چپل ہوا کرتی تھی اور جب وہ ٹوٹ جاتی تو اس کو سلوا لیتے اور جب مکمل ٹوٹ کر استعمال کے قابل نہ رہتی تو پھر اس کی بجائے ایک نئی چپل خرید لیتے تھے۔سادگی کے ساتھ ساتھ آپ صفائی اور پاکیزگی کا بھی بہت ہی زیادہ اہتمام رکھا کرتے تھے۔آپ سرکار روزانہ صبح کو غسل فرماتے اور گرمیوں میں اکثر رات کو بھی غسل کر کے آرام فرماتے اور سرمہ اور تیل لگانے کا اہتمام رکھتے اور سر اور داڑھی شریف کے بالوں میں کنگھی فرما کر رکھتے تھے۔آپ کا لباس نہایت صاف ستھرا ہوتا اور خوشبو کا بھی خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ

خوشبو کا استعمال اور جسمانی صفائی اور پاکیزگی سنتِ مطہرہ ہے اور فرشتوں کا بھی اعزاز ہے اور روحانی خوشی اور ترقی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔

خدمت

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرماتے تھے کہ

عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت

سے اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و محبت ملتی ہے اور جس قدر زیادہ نیک اور مقرب بندے کی خدمت کرو گے اتنا ہی اللہ سبحانہ تقدس زیادہ خوش ہوں گے اور انعام و اکرام بھی زیادہ عطا فرمائیں گے۔

آپ سرکار نے ساری زندگی مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں گزار دی۔ آپ اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی طور پر بھی لوگوں کی بہت خدمت فرماتے اور لوگوں کی پریشانیوں کو دور فرماتے۔ سینکڑوں لوگ ہر روز آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوا کرتے تھے اور سارا دن آپ لوگوں کیلئے دعا اور ملاقات میں مصروف رہتے اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے بے شمار لوگوں کو بیماریوں سے شفایابی اور مسئلوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا تھا۔ ان مصروفیات میں اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آپ کو کئی دن سونے کیلئے بستر میسر نہ آتا بلکہ جہاں بیٹھ کر لوگوں سے ملاقات فرماتے وہیں پر کرسی پر یا نیچے بیٹھے بیٹھے ہی کچھ دیر سو جاتے اور پھر بیدار ہو جاتے مگر آپ اپنے آرام کو بھول کر لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے۔

آپ کے آستانہ عالیہ پر ہر وقت لنگر شریف جاری رہتا تھا اور سینکڑوں لوگ زائرین اور غریب لوگ اس سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ٹیلی فون پر بھی ہر وقت سلسلہ ملاقات جاری رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے کبھی بھی زندگی میں آپ کو سونا تو ایک طرف آرام سے کھانا کھاتے ہوئے بھی نہ دیکھا کہ بڑی مشکل سے جو وقت کھانے کیلئے ملتا تو ٹیلی فون آپ کے پاس ہوتا تھا اور کھانے کے دوران بھی ٹیلی فون سنتے رہتے اور رات کو بھی سوتے تو ٹیلی فون اپنے پاس رکھ کر سوتے کہ رات کو کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ سے ٹیلی فون پر دعا کروا لیتا۔

www.HaqWaliSarkar.com

حتیٰ کہ آپ کا کوئی لمحہ ایسا نہ تھا کہ جو خدمت سے خالی ہو لہٰذا کبھی دینی کاموں میں مشغول ہوتے، کبھی محفلوں کا انعقاد ہوتا، کبھی لوگوں سے ملاقات ہوتی، کبھی درس و تدریس جاری رہتا، کبھی غریب لوگوں کی امداد جاری ہوتی اور کبھی دکھی انسانیت کی خدمت ہو رہی ہوتی اور یوں آپ کا کوئی لمحہ خدمت سے خالی نہ ہوتا تھا بلکہ ہر وقت دین کی اور خلقِ الٰہی کی خدمت جاری رہتی تھی۔ آپ سرکار کی زبان مبارک پر اکثر اوقات ایک ہی جملہ جاری رہتا تھا کہ

زندگی کا وقت بہت کم ہے اور دین کا کام بہت زیادہ ہے۔

یعنی دین کے جو کام کرنے والے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں کہ ساری دنیا میں دین کے پیغام کو پھیلانا ہے اور زندگی کا وقت بہت ہی کم ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ

اپنا وقت ضائع مت کرو

بلکہ دینی کاموں میں صرف کرو کیونکہ وقت بھی ایک نعمت ہے اور وقت کو ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

آپ سرکار اپنے آستانہ عالیہ پر آنے والے تمام لوگوں کا خود بھی خیال رکھتے۔ آپ ہر ایک سے فرداً فرداً پوچھتے کہ کوئی کھانا کھانے والا تو نہیں رہ گیا اور اگر کوئی رہ جاتا خود اپنے دستِ مبارک سے گھر سے کھانا لا کر دیتے۔ اگر گھر میں کچھ موجود نہ ہوتا تو اپنے اہلِ خانہ سے کھانا تیار کروا کر لوگوں کو کھلاتے۔ بعض اوقات رات دیر ہو جاتی اور لنگر شریف جو پکا ہوتا ختم ہو جاتا تو اپنے اہلِ خانہ کو نیند سے بیدار کر کے کھانا پکواتے اور ان کو کھانا کھلاتے۔ اگر کوئی شخص آستانہ عالیہ پر آتا اور لنگر شریف کھائے بغیر چلا جاتا تو اپنے خادموں سے سخت ناراض ہوتے اور تنبیہ فرماتے لیکن اگر کوئی شخص خود کھانے سے انکار کر دیتا تو الگ

www.HaqWaliSarkar.com

بات تھی۔

جو لوگ آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر رات کو سوتے تو رات کو اکثر آپ خود تشریف لاتے اور فرداً فرداً سب کا بستر دیکھتے کہ کیا مکمل انتظام موجود ہے؟ گو آپ کے آستانہ عالیہ پر بستروں کا وافر انتظام ہوتا مگر بعض اوقات رات سونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی تھی اور جب لوگ لیٹ جاتے تو آپ تشریف لاکر دریافت فرماتے کہ سب کے پاس بستر اور تکیہ موجود ہے؟ بعض اوقات آپ کے مریدین نہ ہونے کے باوجود کہہ دیتے کہ موجود ہے تاکہ آپ کو تکلیف نہ کرنی پڑے مگر آپ سب کے پاس تشریف لاکر خود دیکھتے اور اگر کسی کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو گھر میں اگر انتظام ہوتا تو خود لاکر دیتے اور جب مکمل تسلی ہو جاتی تب جاکر آرام فرماتے۔

ایک دفعہ آپ کو کئی دن سونے کا وقت نہ مل سکا کہ سارا دن لوگوں کا ہجوم رہتا اور رات کو چند گھنٹے آرام کیلئے آپ اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو ٹیلی فون کی کثرت رہتی۔ آپ کے خاص مریدین نے محبت میں ٹیلی فون کی تار باہر سے اتار دی تاکہ رات کو جب مشکل سے جو دو تین گھنٹے سونے کو میسر آتے ہیں اس میں خلل نہ ہو۔ مگر جب آپ سرکار کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے ان تمام کو بلا کر خوب ڈانٹا اور فرمایا کہ

دیکھو جو بیچارہ فون کرتا ہے نہ جانے وہ کتنی تکلیف میں ہو۔ ہماری اور ہمارے آرام کی خیر ہے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔

اس کے بعد آپ سرکار کے مریدین نے کبھی ایسی حرکت نہ کی۔ گو آپ نے تمام عمر کوئی لمحہ بھی فارغ نہ گزارہ اور ہر وقت لوگوں کی اصلاح، خدمت اور دینی کاموں اور عبادت و ذکر میں گزار دی مگر آپ سرکار یہی جملہ فرماتے ہوئے اِس دنیا سے تشریف لے

www.HaqWaliSarkar.com

گئے کہ

زندگی کا وقت بہت کم ہے اور دین کا کام بہت زیادہ ہے۔

اور جب کبھی مریدین آپ کو آرام فرمانے کے لیے عرض کرتے کہ حضور! کچھ دیر آرام فرمالیں تو آپ سرکار ان سے یہ ارشاد فرماتے کہ

فقیر کی ''ر'' ریسٹ کی نہیں بلکہ ریاضت کی ہوتی ہے اور آرام تو قبر میں جا کر ہوگا۔

تبلیغِ دین

آپ سرکار نے سلسلہ بیعت تقریباً 1992ء میں شروع فرمایا اور 1998ء میں اس فانی دنیا سے پردہ فرمایا تو اس قلیل عرصہ میں آپ نے سارے پاکستان میں سلسلہ تبلیغ نہایت ہی تیزی سے جاری رکھا۔ آپ سرکار دین کی تبلیغ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے اور بچپن ہی سے آپ کی طبیعت ایسی تھی کہ جہاں پر بیٹھتے وہاں پر یا جب بھی کسی سے ملتے تو اس بات کی بھرپور کوشش فرماتے کہ دین کی تبلیغ کی جائے۔ اس قلیل عرصہ میں جس قدر زیادہ لوگوں کو اپنی تبلیغ وارشاد اور فیض کے ذریعے صراطِ مستقیم پر چلایا اس کی مثال دورِ حاضر میں نہیں ملتی۔ آپ نے لاہور شریف میں رہ کر پورے پاکستان بلکہ پاکستان سے باہر بھی دین اور سلسلہ عالیہ کو پھیلایا اور آپ نے پاکستان میں کئی شہروں کے تبلیغی دورے فرمائے۔ آپ کی تبلیغ سے ہزاروں نوجوان جو گناہوں کی زندگی میں مبتلا تھے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اور قربِ الٰہی، عشقِ مصطفیٰ اور فیضِ صدیقیہ کی

دولت سے مستفیض ہوئے۔

آپ سرکار جب امتِ مسلمہ کے حالات دیکھتے اور لوگوں کو گناہوں کی زندگی میں مبتلا دیکھتے تو بہت فکر مند ہوتے اور جب تنہائی میں ہوتے تو اکثر امت کے لیے رو رو کے دعائیں فرمایا کرتے تھے۔آپ سرکار فرمایا کرتے تھے کہ

ہمیں یہ نیت رکھنی چاہیے کہ ہم نے ساری دنیا میں تمام لوگوں کو دین کی تبلیغ کرنی ہے اور سب تک اللہ سبحانہ تقدس کا پیغام اور دعوت پہنچانی ہے۔

اور اس لیے اکثر آپ سرکار کی زبان مبارک پر یہ جملہ رہتا تھا کہ زندگی کا وقت بہت کم ہے اور دین کا کام بہت زیادہ ہے۔اس لیے آپ سرکار اپنے حلقہ احباب اور مریدین کو دین کی دعوت دینے کی خاص طور پر تاکید فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ

دنیا

تو انسان کو خود بخود مل جائے گی لہٰذا اپنی طاقت، وقت اور صلاحیت کو دین کی تبلیغ وخدمت کے کام میں استعمال کریں اور اپنے ہر کام سے افضل اور پہلا کام دین کی دعوت کو سمجھیں کیونکہ دین کی دعوت تمام اعمال کی ماں ہے اور تمام نیک کام دین کی دعوت ہی سے جنم لیتے ہیں اور جو شخص نیکی کی دعوت نہیں دے گا تو وہ بدی کی دعوت کے تحت آ جائے گا۔

بلکہ آپ اپنے مریدین کو یہاں تک ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

سلسلہ فیض میں بھی اُسی کو زیادہ روحانی فیض ہوگا جو دین کی اور سلسلہ عالیہ کے فیض کی تبلیغ کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرے گا۔

آپ سرکار جہاں تشریف لے جاتے،جس سے ملتے اس کو دین کی دعوت دیتے اور خواہ کسی بھی جگہ جانا پڑتا وہیں پر لوگوں کو دین کی دعوت کا خاص اہتمام کرتے اور

www.HaqWaliSarkar.com

آپ سرکار لوگوں کو فرماتے تھے کہ

اپنے ہر کام میں دین کی دعوت کی نیت رکھیں، خواہ آپ کو کسی پروگرام، کسی دعوت یا شادی وغیرہ میں بھی جانا پڑ جائے تو نیت یہ رکھیں کہ میں نے وہاں جا کر علمی طور پر یا عملی طور پر دین کی تبلیغ کرنی ہے۔

آپ سرکار کی اسی تربیت و تبلیغ سے ہزاروں لوگ جو پہلے فحش کلامی اور بے حیائی کی گفتگو میں مصروف رہتے تھے اب لوگوں کو برائیوں سے روکنے اور نیکی کی تبلیغ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر نہ صرف حضرات اولیاء کرام سے محبت و عقیدت رکھنے والے لوگ بلکہ غیر عقیدہ اور غیر مسلموں کی بھی اکثریت ہوا کرتی تھی۔ آپ اپنے مریدین اور حلقہ احباب کو خاص طور پر اس بات کی تلقین فرماتے تھے کہ ہر قسم کے تعصّبات اور فرقہ پرستی سے پرہیز کرنا چاہیے اور آپ سرکار ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

فرقہ پرستی سے امت تقسیم ہوتی ہے اس لیے فرقہ پرستی سے بچو اور فرقہ کی دعوت عام نہ دو اور اختلافات کو فرقہ پرستی تک نہ بڑھاؤ لہٰذا لوگوں کو فرقہ کی نہیں بلکہ دین کی دعوت دو اور فرقہ کی طرف بلانے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب بلاؤ اور جس طرح والدین کے بچے آپس میں لڑیں تو والدین کو دکھ ہوتا ہے، اسی طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت آپس میں لڑتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھ ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

اے نام نہاد علماء! تم فرقہ پرستی کی

www.HaqWaliSarkar.com

قرآن وحدیث سے سمجھ نہیں آتی تو سابقہ چند سو سال کے
تمہارے سامنے ہے کہ کس طرح محبت اور رواداری سے
ر آج تم نے مسلمان حکومت کے تحت مسلمانی اکثریت کے
یں دم کر رکھا ہے اور مسلمانوں کی رسوائی کا باعث بن کر دین
تو کیا تم اللہ سبحانہ تقدس کے حضور پیشی سے نہیں ڈرتے ؟ اور
ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل آزاری کرتا ہے البتہ نیک

یت محبت اور شفقت سے پیش آتے اور ان کو محبت اور حکمت
نے اور آپ کی اِس طرزِ تبلیغ سے بے شمار غیر مسلم اور غیر عقیدہ
اقدس پر بیعت ہوئے اور ہدایت کے نور سے اپنے دلوں کو
لی شان ہے کہ

دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے اور اس
سمجھنا چاہیے اور دین کی دعوت انتہائی پیار، محبت، اور دانائی و
اد اور تشدد کے ذریعہ دین کی تبلیغ کرنا دین کو مزید نقصان

آپ نے اپنی قبر شریف کے متعلق بھی ارشاد فرمائی کہ
پر بھی ہر عقیدہ، مذہب والے کو یہاں آنے کی اجازت ہے

خواجہ جی حق ولی سرکار کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

www.HaqWaliSarkar.com

جانب سے ملکی حالات کے متعلق اشارہ ہوا تو آپ نے دونوں بڑے سیاسی گروپوں کے لیڈروں، مسلم لیگ کے نواز شریف اور پیپلز پارٹی کی خاتونِ اول بے نظیر کو خط لکھا۔ دونوں کو ایک ہی مضمون لکھ کر اس کی نقلیں ارسال فرمائیں۔ اس خط کا مضمون یہ تھا۔

تاریخ:۔ 03-05-1990

السلام علیکم!

اللہ سبحانہ تقدس کے حبیب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے بعد، عید الفطر سے قبل مبارک رات میں، جس کی فضیلت رمضان المبارک کی تمام راتوں سے زیادہ ہے، میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک نصیب ہوئی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ

پاکستان میں جب سے حکومتوں نے آپس میں لڑائی جھگڑا شروع کیا ہے ہم نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے اور ان سے اپنی توجہ ہٹالی ہے۔

اس خواب کے بعد میں تذبذب میں رہا کہ اس خواب کو بیان کرنا مناسب ہو گا یا نہیں لیکن پھر خیال آیا کہ یہ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروقت مطلع فرما دیا ہے تاکہ اصلاح ہو سکے۔

میرا کسی سیاسی پارٹی سے یا گروہ سے تعلق نہیں ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربت نصیب ہو جائے اور حضرات اولیاء کرام کے خادمین کی فہرست میں نام آجائے تو زندگی کا مقصد مل جائے گا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے واقعی مجھے دیکھا لہٰذا شیطان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل مبارک میں نہیں آسکتا۔ مذکورہ

www.HaqWaliSarkar.com

بالا خواب کی روشنی میں اللہ سبحانہ تقدس نے جو محدود وقت آپ کو دیا ہے اس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے تعلق کو مدنظر رکھ کر اس کا بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اب عوام بھی پریشان ہو چکی ہے، حکومتوں اور جمہوریت پر ان کا اعتماد کمزور پڑ چکا ہے اور مظلوم دبتا جا رہا ہے۔ اپنے وسائل اور وقت آپس کی لڑائی میں ضائع کرنے کی بجائے عوام کی بہتری اور دینِ حق کیلئے استعمال کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک تنبیہ پر اب بھی توجہ نہ دی تو نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توجہ کا محتاج

محمد اقبال

آپ نے یہ خط دونوں حکمرانوں کو بھیجا مگر شاید انہوں نے پھر بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک تنبیہ پر غور نہ کیا اور خطرناک انجام کی طرف جا رہے ہیں۔

اب بھی کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کی پیروی چھوڑ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کو اختیار کر لیا جائے، ظالم کا ساتھ دینے کی بجائے مظلوم کا ساتھ دیا جائے اور لوگوں کو بے حیائی اور فحاشی کے مواقع دینے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد کرنے اور ان کی مدح کرنے اور سننے کے مواقع پیدا کیے جائیں اور سکولوں میں بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم بھی لازمی دلوائی جائے اور لوگوں کے دلوں میں اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

www.HaqWaliSarkar.com

حصہ سوئم

سِلسلہ عَالیہ

www.HaqWaliSarkar.com

سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ

بعض لوگ علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام سلاسلِ فیوض صرف اور صرف حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ہی شروع ہوتے ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی سلسلۂ فیض اور سلسلۂ ولایت شروع نہیں ہوا۔

روحانی فیض کا سلسلہ زیادہ تر دو صحابہ کرام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا، ابتدا میں اس کا نام کچھ اور تھا مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ قادریہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔ اسی طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا ابتدا میں اس کا نام کچھ اور تھا لیکن خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق ہر شخص یہ تو لازمی جانتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات انبیاء کرام کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس بالاتفاق تمام انسانوں اور تمام حضرات صحابہ کرام سے افضل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب، یارِ غار اور یارِ مزار ہیں اور دنیا میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ قریب تھے، قبر شریف میں بھی سب سے زیادہ قریب ہیں اور روزِ حشر اور جنت میں بھی سب سے زیادہ قریب آپ رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ''رفیقِ نبی'' کہا جاتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام قبول فرمایا اور سب سے پہلے خفیہ اور اعلانیہ تبلیغ بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی لہذا آپ رضی اللہ عنہ پہلے خطیبِ اسلام ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال اور گھر بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کافی ہیں۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا۔آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ہر ایک کے احسانات کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ روزِ حشر اللہ سبحانہ تقدس ہی دے گا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے مقام و عظمت کے متعلق واضح ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء و مرسلین کے بعد پوری کائنات میں اول سے آخر تک سب سے افضل و اعلیٰ اور کامل ترین شخصیت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حضرات صحابہ کرام کی امامت کا حکم فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین اور پہلے خلیفہ ہیں۔

پس جس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ عالیہ بھی سب سے افضل اور اعلیٰ ہے اور اس سلسلہ عالیہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرام، اصحابِ صفہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بہت مشہور صحابیِ رسول ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ ظاہراً اہلِ بیت میں نہ ہونے کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) اہلِ بیت میں سے ہیں یعنی ان کو اہلِ بیت میں سے ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا اور پھر ان سے حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا یعنی حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ فیض میں بیعت تھے اور اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل فرمایا۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صرف روحانی نسبت ہی نہ تھی بلکہ ان سے نسبی نسبت بھی تھی کہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں یعنی حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا جو کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ اسی لیے حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں۔

پھر اس کے بعد یہ سلسلۂ فیض حضرات خواجگانِ صدیقیہ، نقشبندیہ سے سینہ بہ سینہ ہوتا ہوا خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ ان سے یہ

www.HaqWaliSarkar.com

سلسلۂ فیض بہت زیادہ پھیلا جس کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہو گیا۔

اس کے علاوہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ہزار سالہ مجدد ہیں، انہوں نے بھی اسی سلسلہ عالیہ کی نسبت حاصل کی اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ کی بہت زیادہ تعریف و توصیف اور تبلیغ فرمائی اور آپ کا فرمان عالیشان ہے کہ

اس سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں ایک قدم طے کرنا دوسرے سلاسل میں دس قدم طے کرنے کے برابر ہے اور یہ سلسلہ عالیہ تمام سلاسل سے افضل و اعلیٰ ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جس کو "صلہ" (دو چیزوں کو ملانے والا) کہا جائے گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں لوگ دو گروہوں میں تقسیم تھے، ایک گروہ وہ تھا جو اس خیال پر قائم تھا کہ شریعت کی پابندی کافی ہے اور تزکیہ نفس اور طریقت کی راہ پر چلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دوسرا گروہ وہ تھا جو اس خیال پر قائم تھا کہ طریقت پر چلنا ہی کافی ہے شریعت کی پابندی کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے حالانکہ شریعت اور طریقت دونوں ہی دینِ اسلام کا حصہ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات واضح فرمائی کہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں اور طریقت کے خلاف ہیں وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں ہیں اور جو طریقت پر چلتے ہیں اور شریعت پر عمل نہیں کرتے وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں ہیں بلکہ شریعت اور طریقت دونوں پر چلنے والا راہِ ہدایت پر ہے اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں گروہوں کی غلط فہمی کو دور کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دینِ حق کے لیے بے انتہا کوششیں اور آپ

www.HaqWaliSarkar.com

رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کی برکتیں کچھ اس طرح رنگ لائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ معرفت کی بے انتہا بلندیوں پر فائز تھے جس روز مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے تو پہلے دن ہی پچاس ہزار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور پھر ہر روز بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہءِ ارادت میں داخل ہوتے تھے اور یہ سلسلہ پردہ فرمانے تک جاری رہا۔ حتیٰ کہ اس زمانے کے تمام سلاسل کے پیر صاحبان بھی اپنے سلاسل چھوڑ کر اپنے مریدین کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہو گئے۔ اس وقت کی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کے بادشاہ اور وزراء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گفتگو کی بھی ہمت نہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی اور صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد تقریباً سات ہزار کے قریب تھی۔ آج تک پوری تاریخ میں کسی بھی ولیِ کامل کا سلسلہ اس قدر زیادہ وسیع نہیں ہوا اور شان و شوکت سے نہیں پھیلا مگر بے حد تعجب ہے کہ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عوام الناس میں نہیں ہے۔

پھر یہ فیض سینہ بہ سینہ چلتا ہوا ایک اور تاریخ ساز شخصیت امیر ملت، ابوالعرب، قبلہ عالم حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیّداں تک پہنچا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن اور محدث بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں ہندوؤں اور سکھوں کو مسلمان کیا اور آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں تک پہنچی۔ اس کے علاوہ دو اہم تاریخ ساز واقعات بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہیں۔

پہلا واقعہ فتنہءِ قادیانیت سے متعلق ہے کہ ایک شخص مرزا قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے ماننے والے قادیانی، احمدی یا مرزائی کہلاتے ہیں۔ جب مرزا

www.HaqWaliSarkar.com

قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور مباہلہ کے ذریعے سے ہی اس بدبخت کا خاتمہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری طور پر بھی اس کے خلاف بہت کوششیں فرمائیں۔ جہاں تمام علماء کرام بھی اس مشن میں لگے ہوئے تھے وہاں حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گولڑہ شریف) بھی پیش پیش تھے اور مرزا کو چیلنج کرتے رہے۔ پھر ایک دن ایک جلسہ میں جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے حضرت قبلہ عالم سے عرض کی کہ میں تو گھر سے شکار کرنے آیا تھا مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ شکار میرے مقدر میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقدر میں لکھا ہوا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہی اس فتنے (مرزا قادیانی) کا خاتمہ ہوگا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹھہریں اور اپنا کام کریں اور میں واپس جاتا ہوں۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کے ذریعے کوششیں فرماتے رہے اور پھر بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلے کا فیصلہ فرمایا اور 25 اور 26 مئی کی درمیانی رات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑے جلسے میں اعلان فرمایا کہ میں مرزا کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں کہ وہ آکر مجھ سے مباہلہ کرے اور پھر ارشاد فرمایا کہ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل سے وہ کبھی بھی نہیں آئے گا کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور میں ان کا غلام ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس جھوٹے شخص سے ہمیں نجات دے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے کے کچھ ہی دیر بعد اسے گھر بیٹھے ہیضہ ہوا اور وہ بار بار حاجت کو جاتا تھا اور حالت بگڑتی گئی حتیٰ کہ قے بھی شروع ہوگئی اور قے سے بھی نجاست برآمد ہوتی تھی۔ بالآخر 26 مئی کی صبح وہ بدبخت مرزا قادیانی اپنی ہی نجاست کے اندر تڑپتا ہوا گرا اور مر گیا۔ یوں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور دعا سے اللہ سبحانہ تقدس نے اس

بدبخت کا خاتمہ فرمایا اور پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے متاثر ہو کر بے شمار قادیانی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر دوبارہ مسلمان ہوئے۔ اس واقعے کی شہرت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے والوں کی تعداد اور بھی زیادہ ہو گئی حتیٰ کہ ہر روز بیعت کرتے وقت اتنے کثیر لوگ ہوتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سٹیج پر کھڑے ہو کر سب کو بیعت فرماتے۔

مرزا قادیانی خود تو مر گیا مگر اپنے پیچھے ایک بدترین فتنہ چھوڑ گیا کہ اس کے چند پیروکار رہ گئے جو کہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے اور یہود و نصاریٰ نے ان قادیانیوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے لیے مالی اور سیاسی طور پر تعاون کیا اور آج بھی یہود و نصاریٰ بھرپور طریقے سے مسلمانوں اور پاکستان پر بھی زور لگا رہے ہیں کہ قادیانیوں کو مسلمان مانا جائے تاکہ مسلمان برباد ہو جائیں کیونکہ جو قادیانیوں کو مسلمان مانے گا تو وہ خود کافر ہو جائے گا کہ مسلمان ہونے کے لیے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)۔

دوسرا واقعہ پاکستان بنانے سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ امیر ملت ہیں یعنی پاکستان درحقیقت آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کوششوں اور دعاؤں اور توجہ سے بنا لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود علمی کتب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ تحریکِ پاکستان میں سب سے زیادہ ذاتی رقم

بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خرچ فرمائی اور آپ کے حکم سے ہی لوگوں نے بہت فنڈ دیا۔اس کے علاوہ زیادہ تر لوگ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر اس تحریک میں شامل ہوئے حتیٰ کہ آپ نے علماء کرام اور پیر صاحبان کو بھی اس میں شامل ہونے پر رضا مند کیا۔ بڑے بڑے جلسوں میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ خود بھی شامل ہوتے اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر عقیدت و محبت رکھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔1943ء میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چاقو سے حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط تحریر فرمایا کہ قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لیے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں وہ دراصل میرا کام ہے لیکن اب میں سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف اور ناتواں شخص ہوں اور میرا بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اس میں آپ کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ مطمئن رہیں اور میں آپ کو پہلے ہی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔آپ کو حصولِ مقصد میں کتنی بھی دشواریاں آئیں آپ پیچھے نہ ہٹیں اور آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے مقصد سے ذرہ بھر نہیں ہٹیں گے۔اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خط کے ساتھ قرآن شریف، تسبیح، جائے نماز اور دوسری دیگر قیمتی چیزیں تحفے میں بھیجیں۔

چند دنوں کے بعد قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خط کا جواب بھیجا اور لکھا کہ جب آپ کی دعا میرے شاملِ حال ہے تو میں اپنے مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی بھی تکلیفیں کیوں نہ آئیں میں اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔آپ نے مجھے قرآن شریف اس لیے عنایت فرمایا ہے کہ میں

مسلمانوں کا لیڈر رہوں اور جب تک قرآن شریف اور دین کا علم نہیں سیکھوں گا تو میں کیا لیڈری کر سکتا ہوں لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے قرآن شریف پڑھوں گا، آپ نے مجھے جائے نماز اس لیے عطا کیا ہے کہ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیوں مانے گی لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے نماز پڑھا کروں گا اور تسبیح آپ نے مجھے اس لیے عطا کی ہے کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کروں کیونکہ جو شخص اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک نہیں پڑھتا تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کس طرح ہو سکتی ہے لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے درود شریف پڑھا کروں گا۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار لوگوں کو مجمع میں یہ بات کہی کہ میرا یہ ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیرِ ملت حضرت قبلہ عالم مجھ سے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کی زبان کو ضرور سچا فرمائے گا۔ 1946ء میں انتخابات میں کامیابی پر حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مبارکباد کا خط بھیجا اور جواب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خط بھیجا اور لکھا کہ حضور یہ سب کا سب صرف آپ ہی کی ہمت اور دعا کا صلہ ہے اور اب یقیناً پاکستان بن جائے گا اور پھر 14 اگست 1947 کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا لہٰذا پاکستان درحقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرات اولیاء کرام اور حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیض اور نشانی ہے اور انہی حضرات کی دعاؤں اور توجہ سے پاکستان قائم ودائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم ودائم رہے گا۔

حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) نے فیض حاصل

فرمایا۔ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی تمام حضرات خواجگان صدیقیہ، نقشبندیہ کی طرح پیدائشی ولی اللہ تھے اور جب ابھی آپ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے تو آپ کی والدہ محترمہ اپنے مرشد کی بارگاہ میں سلام کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ کے مرشد آپ کو دیکھتے ہی ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے اور آپ کی والدہ محترمہ کی اس بات پر حیرانگی اور پریشانی دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تیرے ادب میں کھڑا نہیں ہوا بلکہ تیرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اس کے ادب میں کھڑا ہوا ہوں کہ یہ ایسا ولی کامل ہو گا کہ مقامِ غوثیت پر فائز ہو گا اور ساری دنیا میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہو گا۔ پھر جب آپ پیدا ہوئے تو اس وقت دروازے پر دستک ہوئی اور جب دروازہ کھولا گیا تو ایک بزرگ کھڑے تھے، انہوں نے فرمایا کہ میں قطب ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس کا حکم بتانے آیا ہوں کہ جو بچہ آپ کے گھر ابھی پیدا ہوا ہے اس کا نام ''ولی محمد شاہ'' رکھا جائے اور پھر وہ بزرگ چلے گئے۔ آپ بچپن ہی سے سیف زبان تھے کہ جو فرما دیتے اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل وکرم سے اس کو پورا فرما دیتا۔ آپ بچپن ہی سے سفید چادر مبارک اوڑھ کر رکھا کرتے تھے اور اکثر چہرہ مبارک بھی چھپا کر رکھتے تھے اس لیے آپ ''چادر والی سرکار'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے جو آپ پر بے پناہ عنایتیں اور انعام واکرام تھے اس میں سے ایک خاص عطا اور مرتبہ جو آپ کو عطا ہوا وہ یہ تھا کہ آپ کو غوث الاغیاث کا مقام عطا فرمایا گیا یعنی آپ نہ صرف اپنے دور میں مقام غوثیت پر فائز تھے بلکہ امام کامل حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے، ان کے تشریف لانے کے دور مبارک سے قبل تمام ادوار میں جو حضرات اولیاء کرام مقام غوثیت پر فائز ہوں گے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی منظوری اور حکم سے مقام غوثیت پر فائز ہوں گے۔

یوں آپ غوث ہی نہیں بلکہ غوث بنانے والے ہیں۔ آپ کے مرشد حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ آپ سے اس قدر محبت فرماتے تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر روزِ محشر اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ سے پوچھا کہ دنیا میں کیا کر کے آیا ہے تو میں اپنے مرید سیّد ولی محمد شاہ (چادروالی سرکار) کی بازو پکڑ کر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں پیش کر دوں گا کہ میری زندگی کی یہی کمائی ہے۔ پھر حضور میاں صاحب چادروالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے میرے مرشدِ اکمل، پیرجن و بشر، غوثِ زماں حضرت غوث خواجہ محمد اقبال المعروف غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فیض حاصل فرمایا۔

اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ ،نقشبندیہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ امام کامل حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوں گے اور امامِ کامل ہوں گے اور قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے ان کے متعلق حضرات خواجگانِ صدیقیہ ،نقشبندیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی سلسلہ عالیہ یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں نسبت و بیعت اختیار فرمائیں گے اور اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل فرمائیں گے چنانچہ یہ شرف بھی سلسلہ عالیہ صدیقیہ ،نقشبندیہ کو حاصل ہے کہ حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ونسبت فرمائیں گے۔

سلسلہ عالیہ خواجگیہ

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا باطنی سلسلۂ فیض ،سلسلہ صدیقیہ ،نقشبندیہ،

www.HaqWaliSarkar.com

مجددیہ، چادریہ ہے جو کہ شہنشاہِ صداقت، یارِ غار، امام صحابہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور آپ سرکار سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث، حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادروالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے سلسلہ عالیہ اور سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس کے خاص انعام واکرام، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص رحمتیں اور حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خاص توجہ پاک ہے جس کا مشاہدہ ہزاروں لوگ خود کر چکے ہیں۔ آپ سرکار کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والوں کو طریقت کا فیض بہت جلد حاصل ہوجاتا ہے اور وہ روحانی فیض جو دوسرے سلاسل میں لوگوں کو کئی سالوں کی جدوجہد اور کوشش کے بعد حاصل ہوتا ہے وہ آپ سرکار کے سلسلہ عالیہ میں داخل لوگوں کو کچھ ہی عرصہ کی جدوجہد اور کوشش سے حاصل ہوجاتا ہے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے مریدین اور عقیدت مندوں کو آپ کی توجہ پاک اور فیض کی بدولت بہت کثرت سے زیارتیں ہوتی تھیں۔ لاتعداد لوگ کئی مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک سے مستفیض ہوئے اور اس کے علاوہ حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کی زیارتیں بھی کثرت سے ہوا کرتی تھیں اور زیارتوں کا یہ نورانی سلسلہ کئی لوگوں کو حالت بیداری میں بھی ہوتا تھا کہ توجہ، ذکر و مراقبہ کے دوران زیارتیں نصیب ہوجایا کرتی تھیں۔ آپ سرکار کے سلسلہ عالیہ پر یہ اللہ سبحانہ تقدس کا خاص فضل وکرم ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک ہونا بہت ہی بڑا انعام واکرام ہے اور بہت کم لوگوں کو یہ نعمت میسر آتی ہے مگر آپ سرکار سے محبت رکھنے والوں کی

کثیر تعداد کو یہ نعمت خداوندی عطا ہوئی اور کئی لوگوں کو تو بے شمار مرتبہ یہ سعادتِ عظیم حاصل ہو چکی ہے۔ جس شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک ہو اور وہ اسی محبت کی کیفیت میں فوت ہو تو ایسا شخص قبر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہچان لے گا اور روزِ حشر شفاعت کی دولت پائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (مسلم)۔

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (متفق علیہ)۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا یہ فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ سلسلہ عالیہ میں جو لوگ داخل ہیں اور وہ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو بھی زیارتوں کا فیض ہو تو ان کو چاہیے کہ پوری کیفیت کے ساتھ محبت اور ادب کے ساتھ خواجہ جی حق ولی سرکار کے دربار عالیہ شریف پر کثرت سے حاضری دیں اور وہاں پورے شوق وذوق کے ساتھ ذکر ومراقبہ کریں اور دربار شریف پر ہونے والی محافل میں پوری توجہ سے شامل ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی یہ فیض حاصل ہوگا اور جو شخص واقعی کسی مجبوری کی وجہ سے حاضری کا اہتمام نہ رکھ سکے وہ گھر بیٹھے خواجہ جی حق ولی سرکار کے دربار شریف کا تصور کر کے ذکر ومراقبہ کرے اور اگر اپنے علاقے میں اپنے سلسلہ عالیہ کی محفل میں شامل ہونے کا موقع مل جائے تو اور بھی بہتر ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی یہ فیض حاصل ہوگا۔ آمین!

آپ سرکار اپنے آستانہ عالیہ پر ہفتہ وار محفلِ ذکر وختمِ خواجگان کا انعقاد فرمایا

کرتے تھے اور اس کے علاوہ تمام سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ کے بزرگان کے عرس مبارک کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپ سرکار جب ذکر کی محفل کرواتے تھے تو لوگوں کی یہ کیفیت ہوتی کہ وہ ذکرِ الٰہی کی ہیبت سے تڑپنے لگتے اور ماہی بے آب کی طرح حالت ہوتی۔ آپ سرکار کی توجہ مبارک کا یہ عالم تھا کہ آپ ایک ہی نگاہ اور توجہ سے سلطان الاذکار جاری فرما دیتے تھے کہ سارا جسم ذکرِ الٰہی میں مستغرق ہو جاتا۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ سرکار کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرا قلب جاری ہو جائے تو آپ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ بس، مزہ تو تب ہے کہ سارا جسم اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرے یعنی سلطان الاذکار جاری ہو جائے۔ آپ سرکار کے جو مریدین آپ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ذوق و شوق کے ساتھ اور پابندی کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرتے تو ان کا سلطان الاذکار جاری ہو جاتا اور سلطان الاذکار ذکر کا آخری درجہ ہے کہ تمام لطائف اور سارا جسم ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے۔ دوسرے سلاسل میں بہت کم لوگوں کو اس ذکر کی اجازت یا فیض ہوتا ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے بھی سالہا سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے لیکن آپ سرکار بیعت ہوتے ہی اس ذکر کی اجازت اور فیض عطا فرما دیتے اور کئی لوگوں کا تو بیعت ہوتے ہی سلطان الاذکار جاری ہو جاتا جو کہ پوری کیفیت و محبت اور اچھی نیت کے ساتھ بیعت ہوتے۔ جس شخص کا سلطان الاذکار جاری ہو جائے تو اس ذکر کے فیوض و برکات یہ ہیں کہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار فرمایا کرتے تھے کہ

جس سالک کا سلطان الاذکار جاری ہو جائے اور وہ شخص سلطان الاذکار والی کیفیت میں ایک گھنٹہ رہے تو عام شخص کے جو کہ صرف زبان کے ساتھ ذکر کرتا ہے سو سال کے ذکر کے برابر ہے۔

اس بات کی بشارت ہمارے بعض پیر بھائیوں کو خواب میں امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ جی سرکار نے جو طریقہ ذکر تلقین کیا ہے اور اس کی اجازت اور فیض دیا ہے اس سلطان الاذکار کی کیفیت میں ایک گھنٹہ رہنا عام شخص کے سو سال کے ذکر کے برابر ہے جو صرف زبان سے ذکر کرتا ہے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے فیض و توجہ سے بہت کثیر تعداد میں انسانوں نے بے پناہ فیوض و برکات حاصل کئے اور اس کے علاوہ جنات بھی بے شمار بلکہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے اور ان میں سے بے شمار جنات غیر مسلم تھے جو کہ آپ کے فیض اور تبلیغ کی برکت سے مسلمان ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور بے پناہ روحانی فیض حاصل کیا۔

کئی دفعہ یوں بھی معاملہ ہوتا کہ آپ سرکار آستانہ عالیہ پر محفلِ ذکر کرواتے اور جب ذکرِ الٰہی (ذکرِ جہر) ختم ہوتا اور سب خاموش ہو جاتے تو پھر بھی ذکرِ الٰہی کرنے کی آواز آتی رہتی جیسے چند لوگ بلند آواز سے ذکرِ الٰہی کر رہے ہوں۔ جب ہم آستانہ عالیہ تمام جگہوں پر دیکھتے تو ذکر کرنے والا کوئی بھی نظر نہ آتا تو آپ سرکار فرمایا کرتے کہ کوئی بات نہیں اطمینان سے بیٹھ جائیں کہ یہ ذکر کرنے والے جنات ہوں گے جو کہ محفل میں اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہتے ہوں گے، پھر کچھ دیر بعد آواز آنا بند ہو جاتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ جب سب گھر والوں کے سونے کا وقت ہوتا تو کبھی میری آنکھ کھلتی تو جب میں آپ سرکار کے ملاقات کے کمرہ کی طرف جاتا تو آپ سرکار کی تبلیغ کرنے کی یا کبھی بیعت کرنے کی آواز مبارک آرہی ہوتی تھی اور جب میں کمرے میں داخل ہوتا تو آپ جلد ہی خاموش ہو کر کسی کام میں مشغول ہو جاتے اور وہاں کمرہ میں کوئی بھی موجود نہ ہوتا تھا۔

www.HaqWaliSarkar.com

آج بھی آپ سرکار کے دربارِ عالیہ سے انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات کی ایک بڑی تعداد آپ سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو رہی ہے۔

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے سلسلہ عالیہ میں بے شمار لوگوں کی تعداد ایسی بھی ہے جن کو خواب میں کسی بزرگ ہستی کی جانب سے بیعت ہونے کا حکم یا اشارہ ہوا یا پھر بیعت ہونے کے بعد انہوں نے آپ سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی مبارک باد عطا کی۔ یہ آپ کے سلسلہ عالیہ کی شان اور فضیلت کا ثبوت ہے کہ حضرات اولیاء کرام بھی آپ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کی لوگوں کو تلقین فرما رہے ہیں۔

ذیل میں تبرکاً صرف چند واقعات تحریر کر رہا ہوں کہ ویسے تو سلسلہ عالیہ میں اس قسم کے واقعات بہت ہی ہیں۔

1. جب مجھ گناہ گار کو مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت نورانی جگہ ہے اور وہاں پر حضرات اولیاء کرام کی بہت کثیر تعداد موجود ہوتی ہے جن میں خاص اور مقرب حضرات اولیاء کرام بھی تشریف فرما ہوتے ہیں، وہ سب مجھے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے پر مبارک باد دیتے ہیں اور بعض انفرادی طور پر خصوصی طور پر مبارک باد عطا فرماتے ہیں۔

2. پیر بھائی منظور احمد ساکن بکر منڈی، لاہور بیان کرتے ہیں کہ مجھے جب مرشدِ اکمل، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اُس کے کچھ دن بعد مجھے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پاک ہوئی کہ میں نے

دیکھا کہ ”میں پاکپتن شریف حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر خدمت ہوتا ہوں اور مجھے بابا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ پاک بھی نصیب ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرماتے ہیں کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ کو بہت اونچی اور کامل ہستی سے تعلق و بیعت کی سعادت و دولت حاصل ہوئی ہے۔“

3 ہماری ایک پیر بہن کا بیان ہے کہ جب میں نے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا تو چند روز بعد مجھے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت پاک عطا ہوئی اور حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ ”تم بہت خوش قسمت ہو کہ خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہوگئی ہو۔“

4 امتیاز رسول خواجگی ساکن سبزہ زار سکیم، لاہور بیان کرتے ہیں کہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی بیعت کی سعادت و نعمت ملنے کے بعد مجھے ایک خواب آئی کہ ”میں ایک باغ میں بیٹھا ہوتا ہوں کہ اچانک ایک جانب سے ایک بڑی ہی نورانی بزرگ ہستی تشریف لاتی ہیں۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں خضر علیہ السلام ہوں اور پھر فرماتے ہیں کہ میری جانب سے ان تمام لوگوں کو مبارکباد دینا جنہوں نے خواجہ جی حق ولی سرکار کی بیعت کی ہے۔“

5 ہمارے ایک پیر بھائی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت تھا کہ ایک شخص مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہو رہا تھا۔ بیعت کے بعد جب ذکرِ الٰہی ہوا تو مجھے ذکر کے دوران حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (گولڑہ شریف) کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ ”ہماری طرف سے اس شخص کو مبارکباد دیں کہ یہ کامل ہستی کا بیعت ہوا ہے۔“

www.HaqWaliSarkar.com

6 امداد علی خواجگی (مرحوم) ساکن امامیہ کالونی لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں کراچی میں کام کیا کرتا تھا کہ اُسی دوران میں سخت بیمار ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جادو کے بھی سخت اثرات تھے جس کی وجہ سے میری طبیعت اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ انہی دنوں مجھے ایک خواب آئی کہ خواب میں ایک بزرگ نہایت نورانی چہرہ مبارک والے ملے اور وہ مجھے فرمانے لگے کہ ''آپ یہاں آ جائیں اچھے طریقے سے علاج ہو جائے گا۔''

میں جب صبح بیدار ہوا تو خواب کا مطلب نہ سمجھ سکا اور یہی خواب میری والدہ کو بھی آئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد خود بخود ایسے حالات پیدا ہوئے کہ ہمیں کراچی چھوڑ کر لاہور شریف آنا پڑا۔ لاہور آنے کے بعد ایک دن میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضری دینے گیا تو وہاں سلام عرض کیا تو مجھے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ پاک ہوئی اور آپ نے اپنا تعارف کروایا اور پھر آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو جلد ہی ایک ولیِ کامل بلکہ غوثِ زماں کی نسبت اور بیعت ہونے کی سعادت عطا ہو گی۔ اس زیارت کے بعد میں وہاں سے سلام عرض کر کے مسجد شریف کی طرف آیا تو دیکھا کہ ایک جگہ لوگوں کا ہجوم ہے۔ میں قریب گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ (مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار) تشریف فرما ہیں اور لوگوں کیلئے دُعا فرما رہے ہیں۔ جب میں نے ان بزرگ کی زیارت کی تو یکدم مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کی کراچی میں مجھے خواب میں زیارت ہوئی تھی لہٰذا میں نے لوگوں سے آپ کا پتہ لیا اور آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہو گیا۔ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار نے میرے لیے دُعا فرمائی تو اللہ سبحانہ تقدس کے کرم سے مجھے مکمل صحت یابی ہو گئی اور پھر اس کے بعد میں

آپ کے دستِ اقدس پر بیعت بھی ہو گیا اور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ پاک کا مطلب بھی ذہن میں آیا کہ آپ نے مجھے خوش قسمت فرمایا کہ تمہاری ایک ولیِ کامل بلکہ غوثِ زماں سے نسبت ہوگی اور پھر خواجہ جی حق ولی سرکار سے ملاقات ہوگئی اور آپ سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔

7 سیّد رمضان شاہ خواجگی ساکن بھمبر آزاد کشمیر بیان کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے کافی مریدین تھے اور مجھے ان کے ذریعے خواجہ جی حق ولی سرکار کا غائبانہ تعارف تھا۔ ایک دن مجھے خواب آئی کہ ''ایک بزرگ ہستی کی زیارت ہوئی اور انہوں نے مجھے فرمایا کہ آپ لاہور خواجہ جی حق ولی سرکار کے پاس جائیں اور ان کے دستِ اقدس پر بیعت ہو جائیں۔'' جب میں صبح اُٹھا تو فوراً لاہور روانہ ہوا اور خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔

8 خالد رشید خواجگی ساکن شام نگر، لاہور بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کسی نے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا تعارف کروایا۔ ہم آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوئے اور محفلِ ذکر میں شامل ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تو خواجہ جی حق ولی سرکار مریدین کے ہمراہ قریب ہی کسی گھر میں محفلِ ذکر کروانے کیلئے تشریف لے جا رہے تھے لہٰذا میں اور میرے والد حاجی رشید احمد خواجگی (مرحوم) بھی ساتھ ہو لیے۔ جب وہاں محفلِ ذکر منعقد ہوئی تو محفل کے دوران خواجہ جی حق ولی سرکار کی خاص توجہ پاک ہوئی اور مجھ گناہ گار کی قسمت جاگ اٹھی کہ ذکرِ الٰہی میں وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور اسی کے دوران اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے مجھے حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک عطا ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خواجہ جی

حق ولی سرکار بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔

جب محفلِ ذکر ختم ہوئی تو میری زندگی ہی بدل چکی تھی اور میرے دل کی حالت ہی اور تھی کہ اب دل میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا نور محسوس ہو رہا تھا لہٰذا میں اس لطف وکرم اور عنایت ونوازش کو دیکھ کر اُسی وقت خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہو گیا جن کے فیض اور توجہ کی بدولت مجھ پر یہ کرم نوازی ہوئی۔ پھر جب رات کو گھر واپس آئے تو گرمی کی وجہ سے میں چھت پر جا کر سو گیا تو خواب آئی کہ ''میں بے حس چھت پر لیٹا ہوا ہوں اور قطبی ستارہ نیچے آنا شروع ہو گیا اور بہت ہی قریب آ گیا۔ اس ستارہ میں سے بے حد نور نکل رہا تھا اور اس نور سے ہمارے گھر میں بھی ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا اور پھر اُس قطبی ستارہ میں سے آواز آتی ہے اور وہ مجھے خواجہ جی حق ولی سرکار کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے پر مبارکباد دیتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔''

9 افتخار علی خواجگی ساکن حافظ آباد بیان کرتے ہیں کہ میرے کئی رشتے دار مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت تھے مگر میں پہلے کسی اور سلسلہءِ فیض میں بیعت تھا۔ میرے رشتے داروں نے مجھے کئی دفعہ خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہونے کی دعوت دی لیکن چونکہ میں کسی اور جگہ بیعت تھا اس لیے زیادہ دھیان نہ دیا۔

پھر ایک دن مجھ پر اللہ سبحانہ تقدس کا خاص فضل وکرم ہوا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارتِ پاک عطا ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے فرماتے ہیں کہ آپ خواجہ محمد اقبال صاحب کے بیعت ہو جائیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس خواب کے بعد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم عالی کے بعد میں فوراً لاہور خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم مبارک کے مطابق آپ سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی سعادت و دولت حاصل کی۔

10 پیر بہن ساکن شام نگر، لاہور بیان کرتی ہیں کہ میں کافی عرصہ سے ایک بزرگ ولی حضرت مائی کلاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری دینے جایا کرتی تھی۔ پھر جب مجھے خواجہ جی حق ولی سرکار کے سلسلہ عالیہ میں بیعت کا شرف نصیب ہوا تو اس کے بعد جب میں حضرت مائی کلاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے گئی تو مجھے اُن کی زیارتِ پاک ہوئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ ''اچھا ہوا کہ تو خواجہ جی حق ولی سرکار کی بیعت ہوگئی کہ وہ بہت ہی کامل اور بلند رتبہ بزرگ ہیں۔''

11 محمد شریف خواجگی ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میرے تین بھائی مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔ وہ مجھے اکثر تبلیغ کرتے اور سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی دعوت دیتے مگر میرا ذہن خواجہ جی حق ولی سرکار کے متعلق مطمئن نہ تھا۔ 1995ء میں جب خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا تو میں بھی فیصل آباد سے لاہور شریف بھائیوں کے اصرار پر عرس مبارک میں شامل ہونے آ گیا۔

جب میں بس سے چوک چوبرجی اترا تو وہاں میں نے ایک مسجد میں نماز ظہر ادا کی اور اللہ سبحانہٗ تقدس کی بارگاہ عالیہ میں گڑگڑا کر دُعا کی کہ یا اللہ! اگر خواجہ جی حق ولی سرکار کا سلسلہ عالیہ واقعی درست ہے اور وہ تیرے محبوب ہیں تو مجھے بھی دکھا دے تا کہ میں بھی اسی سلسلہ عالیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرسکوں۔ اس کے بعد میں آستانہ عالیہ حاضر

خدمت ہوا تو آستانہ عالیہ کے باہر باغ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد محفلِ ذکر کے لیے جمع تھی لہٰذا میں بھی جا کر بیٹھ گیا۔

محفلِ ذکر کے بعد کافی لوگ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور بیعت ہونے کے بعد جب ذکرِ الٰہی ہوا تو میں بھی پوری توجہ اور کیفیت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو گیا اور اس دوران مجھے خانہ کعبہ کی زیارتِ پاک نصیب ہوئی اور خواجہ جی حق ولی سرکار کی بھی زیارتِ پاک ہوئی کہ آپ خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میں اپنے بھائیوں کے ساتھ رات کو گھر واپس آ گیا اور پھر رات کو میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے بھائیوں سے کیا تو اُسی وقت رات کو ہم دوبارہ آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوئے اور آپ سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے دکھا دیا کہ سلسلہ عالیہ پر واقعی اللہ سبحانہ تقدس کی خاص رحمتیں ہیں۔

12 محمد اصغر خواجگی ساکن لاہور بیان کرتے ہیں کہ پہلے میں کسی اور جگہ بیعت تھا اور میرے مرشدِ پاک پردہ فرما چکے تھے۔ مجھے کسی نے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا تعارف کروایا تو میں اور میری بیوی آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوئے اور میں نے اپنی بیوی کو خواجہ جی حق ولی سرکار کا بیعت کروا دیا۔ جس روز میری بیوی بیعت ہوئی تو اُس کے تیسرے روز مجھے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک کا شرف حاصل ہوا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرات صحابہ کرام تشریف فرما ہیں اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوتے ہیں اور کچھ آدمی ان کے پاس حاضر خدمت ہوتے ہیں اور میں بھی ان کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہوں (مجھے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی) اچانک ایک طرف سے مرشدِ

www.HaqWaliSarkar.com

اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار تشریف لاتے ہیں اور آپ کے ساتھ بھی چند آدمی ہوتے ہیں۔ پھر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ خواجہ جی حق ولی سرکار سے ملاقات فرماتے ہیں اور حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ میرے متعلق خواجہ سرکار کو فرماتے ہیں کہ اس شخص کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیں۔''

اس کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد میں حاضرِ خدمت ہوا اور خواب عرض کی اور پھر آپ سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہو گیا۔ بیعت کے بعد مجھے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی زیارتِ پاک ہوئی۔

سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کی روحانی دستگیری کے علاوہ جو لوگ اپنے امراض و مسائل کے علاج و دعا کے لیے حاضرِ خدمت ہوتے تھے ان میں بھی کئی افراد ایسے ہوتے تھے جن کو خواب میں کسی صاحبِ مزار ولی اللہ نے خواجہ جی حق ولی سرکار سے علاج و دعا کروانے کا حکم فرمایا ہوتا تھا اور وہ آکر بتایا کرتے تھے کہ ہم فلاں ولی اللہ کے مزارِ پاک پر اپنے امراض و مسائل کے لیے حاضری دیا کرتے تھے تو انہوں نے ہمیں خواب میں فرمایا کہ خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہو کر ان سے علاج و دعا کرواؤ تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اِن کے علاوہ بے شمار واقعات اس قسم کے ہیں لیکن یہاں صرف چند پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

حصہ چہارم

مقامات و معارف

www.HaqWaliSarkar.com

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار پر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بے حد عنایات، کرم نوازیاں، عطائیں اور انعام واکرام ہیں۔ ان میں سے چند خاص کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

محبوبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں۔ اس کی بشارت بے شمار لوگوں کو خواب کے ذریعے ہو چکی ہے۔ چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1. ایک مرتبہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہوتے ہیں اور ہر طرف ایک عجیب نورانی منظر ہوتا ہے اور خواجہ جی حق ولی سرکار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سرکار کو دیکھ کر خوشی سے مسکرا رہے ہوتے ہیں اور خواجہ جی سرکار کو فرماتے ہیں کہ "ہم آپ سے بہت خوش ہیں اور ہمیں آپ سے بہت محبت ہے اور اس لیے بھی کہ آپ ہماری سنت پر بہت زیادہ عمل کرتے ہیں۔"

2. پیر بھائی فیاض یار حیدر خواجگی ساکن لاہور بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک کا شرف حاصل ہوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "آپ کے مرشد خواجہ جی سرکار ہمارے محبوب ہیں۔"

3. پیر بھائی مختار احمد خواجگی ساکن سبزہ زار، لاہور بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک کا شرف عطا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ میں

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے مزار پاک پر حاضر خدمت ہوتا ہوں۔ وہاں ایک جانب مسجد بنی ہوئی ہے جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اور ایک جانب خواجہ جی حق ولی سرکار بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''خواجہ صاحب ہمارے بھی محبوب ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے بھی محبوب ہیں۔''

4 پیر بھائی امتیاز رسول خواجگی ساکن سبزہ زار، لاہور بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک کا شرف عطا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خواجہ جی حق ولی سرکار بھی بیٹھے ہوتے ہیں اور دونوں آپس میں گفتگو فرما رہے ہوتے ہیں پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواجہ جی سرکار کو فرماتے ہیں کہ ''ہمیں آپ سے بہت محبت ہے اور آپ ہمارے محبوب ہیں۔''

5 پیر بھائی محمد اسلم خواجگی (مرحوم) ساکن موری دروازہ، لاہور بیان کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ مجھے خواب آئی کہ میں نے دیکھا کہ محفلِ ذکر ہو رہی ہے اور پھر ایک جانب سے حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ محفل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ اعلان سنتے ہی مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار اور سب لوگ احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک جانب سے امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لاتے ہیں اور آپ کے دستِ اقدس میں ایک تاج مبارک ہوتا ہے جو کہ گمان سے بڑھ کر خوبصورت اور نورانی ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ تاج مبارک خواجہ جی حق ولی سرکار کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور تاج پوشی فرماتے ہیں۔''

اس کے علاوہ بے شمار لوگوں کو سلسلہ عالیہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ

پاک کا شرف حاصل ہوتا ہے اور ان میں سے زیادہ افراد کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خواجہ جی حق ولی سرکار کی زیارتِ پاک بھی نصیب ہوتی ہے جن میں مختلف انداز اور الفاظ کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے خواجہ جی حق ولی سرکار پر کرم نوازی اور خاص توجہ مبارک اور محبت و قربت کا اظہار فرمایا جاتا ہے جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہونے کی نشانی اور دلیل ہے۔

شریعت، طریقت، حقیقت کی ولایت

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کو شریعت، طریقت اور حقیقت کی ولایت بھی حاصل ہے اور بہت کم حضرات اولیاء کرام کو یہ تینوں ولایتیں عطا کی جاتی ہیں۔ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار خود ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے میں نے خواب میں دیکھا کہ

''حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارتِ پاک ہوئی جو کہ اس طرح تعمیر شدہ ہے کہ فرش پر ایک بہت وسیع چبوترہ گولائی میں ہے جس میں کافی تعداد میں حضرات اولیاء کرام تشریف فرما ہیں۔ میں حضرات اولیاء کرام کو وہاں دیکھتا ہوں جو کہ مختلف حالتوں میں تشریف فرما ہیں۔ پھر میں اس سے اوپر والی منزل پر جاتا ہوں جو گولائی میں ہے لیکن زمین والی منزل سے کافی چھوٹا ہے اور وہاں پر صرف خاص حضرات اولیاء کرام موجود ہیں۔ پھر میں اس سے اوپر والی منزل پر جاتا ہوں جو گولائی میں اور مزید چھوٹا ہے اور وہاں پر صرف چند اور مقرب برگزیدہ حضرات اولیاء کرام موجود ہیں اور روضہ

www.HaqWaliSarkar.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درمیان میں نظر آ رہا ہے۔ میں احتراماً بیٹھتا ہوں اور مزید احترام کی نیت سے اوندھے منہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف لیٹ جاتا ہوں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے تسلی اُس وقت ہوگی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قدم مبارک میری گردن پر ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روضہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور آہستہ آہستہ میری طرف تشریف لاتے ہیں۔ پھر میری کمر کے نچلے حصہ پر اپنا دایاں پاؤں مبارک رکھا، پھر کچھ دیر بعد پاؤں مبارک اٹھا کر کمر کے درمیانی حصہ پر رکھا اور پھر کچھ دیر بعد تیسری مرتبہ اپنا پاؤں مبارک اٹھا کر میری گردن پر رکھا اور خاص توجہ مبارک فرمائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ میں اس دوران اسی حالت میں لیٹا رہا اور پھر اس کے بعد واپسی ہوئی۔‘‘

اس خواب کی تعبیر میں یہ بھی بتایا گیا کہ تیسری منزل پر جانے کی تعبیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہایت خاص قربت تھی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا قدم مبارک شریعت، دوسرا قدم مبارک طریقت اور تیسرا قدم مبارک حقیقت کی ولایت اور فیض تھا۔ اس کے علاوہ میری کمر میں کافی عرصہ سے بہت تکلیف رہتی تھی لیکن جب میں صبح بیدار ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے میری کمر کی تکلیف بھی مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور پھر ساری زندگی کبھی کمر میں تکلیف نہ ہوئی۔

سبحان اللہ! یہ مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے نہایت اعلیٰ مقام اور شان کی دلیل ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو اپنی خاص قربت اور شریعت، طریقت، حقیقت کے فیض اور ولایت سے نوازا کہ شریعت، طریقت اور حقیقت کی ولایت زیادہ تر اولیاء کاملین کو بھی حاصل نہیں ہوتی اور پھر بعض اولیاء کاملین ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو ان

تینوں میں سے کوئی ایک ولایت عطا ہوتی ہے اور پھر کم اولیاء کاملین ایسے ہوتے ہیں جن کو ان تینوں میں سے کوئی دو ولایتیں عطا ہوں اور پھر بہت کم اولیاء کاملین ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل و کرم سے یہ تینوں ولایتیں عطا فرماتا ہے۔

فنا و بقا

جیسا کہ پیچھے کتاب میں گزر چکا کہ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار پیدائشی ولی اللہ تھے اور اپنے مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اور محبوب تھے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص محبت و توجہ مبارک حاصل تھی لہٰذا جب آپ اپنے مرشدِ اکمل کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تو چند مہینوں میں ہی آپ نے فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کی منازل طے فرمالیں اور مقام فنا فی اللہ کے بعد آپ منزلِ بقا میں تھے۔ مجھے ایک دفعہ غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارتِ پاک ہوئی اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''خواجہ جی حق ولی سرکار مقام فنا فی اللہ کے بعد منزلِ بقا میں ہیں۔'' اس کے علاوہ بھی دو تین بار خواب میں مختلف حضرات اولیاء کرام کی جانب سے اس بات کی بشارت فرمائی گئی۔

یہ آپ سرکار کے اعلیٰ ترین مقام کی نشاندہی ہے کیونکہ زیادہ تر حضرات اولیاء کرام فنا فی الشیخ کی منزل میں ہی ہوتے ہیں اور دنیا سے پردہ فرما جاتے ہیں اور کم اولیاء کاملین فنا فی الرسول کے مقام تک پہنچتے ہیں اور پھر فنا فی اللہ کے مقام تک بہت کم اولیاء کاملین ہی پہنچ پاتے ہیں اور پھر فنا فی اللہ کے بعد منزلِ بقا تک تو صرف چند اولیاء کاملین کی

رسائی ہوتی ہے۔

غوثِ زماں

ہر دور اور ہر خطہ میں حضرات اولیاء کرام موجود رہتے ہیں اور ان میں کئی حضرات اولیاء کرام مختلف روحانی منصب پر فائز ہوتے ہیں اور ان کے مختلف قسم کے اختیارات اور ذمے داریاں ہوتی ہیں اور روحانی فیوض و برکات ہوتے ہیں۔ پھر ہر دور میں ایک درویشِ کامل ایسا ہوتا ہے کہ جو تمام دنیا میں موجود حضرات اولیاء کرام سے منصب میں سب سے اعلیٰ ہوتا ہے اور سب سے زیادہ صاحبِ اختیارات اور سب سے زیادہ فیوض و برکات کا حامل ہوتا ہے اور اُسے ''وقت کا غوث'' کہتے ہیں اور جب وہ غوث اس دنیا سے پردہ فرما جاتا ہے تو اس کی جگہ کسی اور درویشِ کامل کو اس منصب پر فائز کر دیا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کو مقامِ غوثیت عطا فرمایا تھا جس کی بشارت بے شمار لوگوں کو ہو چکی ہے۔ چند کا ذکر ذیل میں کر رہا ہوں۔

1. مجھے (مصنف) خواب میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ پاک ہوئی۔ میں ان کے سامنے بالکل اس طرح کہ میرے زانو آپ کے زانو مبارک کے ساتھ مس کر رہے ہوتے ہیں بیٹھا ہوتا ہوں اور آپ مجھے فرماتے ہیں کہ ''آپ کے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا مقام بہت ہی زیادہ بلند ہے اور وہ اپنے وقت کے غوث ہیں۔'' اور یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

2. پیر بھائی فیاض یار حیدر خواجگی صاحب ساکن لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس کے فضل وکرم سے مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک عطا ہوئی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوتا ہوں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”آپ کے مرشد خواجہ صاحب وقت کے غوث ہیں۔“

اور اسی طرح ایک مرتبہ شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زیارتِ پاک ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ”آپ کے مرشد خواجہ صاحب وقت کے غوث ہیں۔“

3 پیر بھائی محمد شکیل خواجگی ساکن لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ گناہ گار کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارتِ پاک ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ”آپ کے مرشد خواجہ صاحب وقت کے غوث ہیں۔“

4 ہماری ایک پیر بہن ساکن لاہور بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک عطا ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرسی پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور میں سامنے حاضرِ خدمت ہوتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”آپ کے مرشد خواجہ صاحب وقت کے غوث ہیں۔“

اس کے علاوہ اور بھی کئی پیر بھائی اور پیر بہنیں ہیں جن کو خواب میں مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے مقامِ غوثیت کی بشارت ہوئی۔

امام الاولیاء

مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے یہ فیض اور

حکم بھی عطا فرمایا گیا کہ آپ نہ صرف اپنے مریدین اور عوام کو فیض عطا فرما سکتے ہیں بلکہ تمام سلاسل کے پیر صاحبان اور اولیاء کرام کو بھی فیض عطا فرما سکتے ہیں چاہے وہ کتنے ہی بلند مقام اور صاحبِ فیض ہوں بلکہ ان کی طرف روحانی فیض اور منازل کی ترقی کے لیے خاص توجہ فرمایا کریں۔

ایک رات چند خاص مریدین آپ سرکار کی بارگاہ میں حاضر خدمت تھے تو گفتگو کے دوران آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے اس خاص عنایت اور کرم نوازی اور حکم کا ذکر ارشاد فرمایا اور اپنی خواب بیان فرمائی جس میں آپ سرکار کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے یہ فیض اور حکم عطا ہوا۔ پھر اس کے چند عرصہ بعد از خود آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر مختلف پیر صاحبان اور بزرگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کہ روحانی فیض اور طریقت کی منازل کی ترقی کے لیے آپ سرکار کی بارگاہِ اقدس میں دعا و توجہ کے لیے حاضر خدمت ہوا کرتے تھے اور پھر آپ سرکار کی دعاؤں اور توجہ خاص سے بے پناہ روحانی فیض اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزید محبت اور قربت کی دولت سے فیض یاب ہوتے تھے۔

جو بھی پیر صاحبان اور بزرگ آپ سرکار کی بارگاہِ اقدس میں روحانی فیض کے لیے حاضر خدمت ہوتے تھے تو جب ان سے پوچھا جاتا تو سب کا بیان تقریباً اسی نوعیت کا ہوتا تھا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ کے بزرگوں نے (یعنی حضرات اولیاء کرام نے جو کہ پردہ فرما چکے ہیں) ہمیں خواب میں آ کر حکم فرمایا کہ اگر مزید روحانی فیض اور روحانی ترقی چاہتے ہو تو خواجہ جی حق ولی سرکار کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہو کر دعا و توجہ کے لئے عرض کرو اور ہمیں خواجہ جی حق ولی سرکار کے آستانہ عالیہ کا پتہ بھی ارشاد فرمایا لہٰذا ہم اپنے سلاسل کے

www.HaqWaliSarkar.com

بزرگوں کے حکم پر خواجہ جی حق ولی سرکار کی بارگاہِ اقدس میں روحانی فیض اور ترقی کے لئے دعا و توجہ کے لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔

وہ پیر صاحبان اور بزرگان جب مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی توجہ و فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے تو وہ بعد ازاں خود بھی اس بات کا اقرار کرتے کہ ہم نے زندگی بھر جو فیض حاصل کیا ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر فیض صرف خواجہ جی حق ولی سرکار کی چند بار توجہ مبارک سے حاصل ہو گیا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے مرشدِ اکمل غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، امام الکاملین خواجہ جی حق ولی سرکار جیسے ولیِ کامل کے فیوض و برکات سے ہم سب کو زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

حصہ پنجم

فرموداتِ عالیہ

www.HaqWaliSarkar.com

فرموداتِ عالیہ

1. کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم حیثیت) ہے لہٰذا جس شخص کو کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ اللہ سبحانہ تقدس کی بہت بڑی نعمت اور بہت خاص انعام و اکرام ہے۔

2. بعض اوقات اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت اور محبت حاصل کرنے میں دین کا زیادہ علم حاصل کرنا یا نفلی نیک اعمال نقصان دہ اور حجاب بھی بن جاتے ہیں مثلاً زیادہ علم حاصل کر کے یا زیادہ نفلی نیک اعمال کر کے بندہ تکبر میں مبتلا ہو جائے اور پھر سمجھے کہ میں تو زیادہ علم والا یا زیادہ عمل والا ہوں اس لیے مجھے روحانی فیض ضرور ملنا چاہیے یعنی میں اس فیض کا حق دار ہوں یا پھر یہ سمجھے کہ مجھے اس فیض کی ضرورت ہی نہیں ہے اور پھر طریقت اور تزکیہ نفس کی طرف دھیان ہی نہ کرے تو یہی علم یا اعمال جن کی بے انتہا فضیلت اور اہمیت ہے رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

3. اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں کسی کے وسیلہ سے دعا مانگنا غلط نہیں ہے بلکہ پسندیدہ اور محبوب عمل ہے اور دعا میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ سب سے اچھا اور بہترین ہے اور اس کے علاوہ حضرات اولیاء کرام کا وسیلہ بھی بہتر ہے جو بالآخر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی وسیلہ ہے۔

4. شرک دو قسم کا ہوتا ہے، پہلی قسم کا شرک ''شرکِ اکبر'' ہے اور دوسری قسم کا شرک

''شرکِ خفی'' یا ''شرکِ اصغر'' یا ''ریا کاری'' ہے اور یہ شرک تقریباً ہر شخص کرتا ہے مثلاً اگر کوئی سرکاری ملازم ہے اور وہ یہ سمجھے اور کہے کہ تنخواہ مجھے حکومت دیتی ہے یا کوئی کاروبار کرے اور سمجھے کہ میں نے اپنی محنت اور کوشش سے مال کمایا ہے اور مکمل طور پر اپنے رب کی طرف سے نہ سمجھے تو یہ ''شرکِ خفی'' ہے یا پھر انسان کوئی نیکی کا عمل کرے اور پھر اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں کسی صورت میں یا پھر عزت کی صورت میں چاہے تو یہ بھی شرکِ خفی یا ریا کاری ہے۔ شرکِ خفی یا شرکِ اصغر یا ریا کاری سے وہی شخص بچتا ہے جس میں توکل اور اخلاص کی دولت ہو۔

5 باطنی فیض صرف حضرات اولیاء کرام ہی کے یعنی ان کی نسبت و محبت اور ان کی توجہ کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔

6 سالک کا مقصود صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی ذاتِ عالی اور اس کی قربت و معرفت اور رضا حاصل کرنا ہوتی ہے۔

7 اگر سالک اپنی ذات میں نقص نکالے گا تو اس کی مزید اصلاح ہو جائے گی اور وہ مزید روحانی ترقی حاصل کرے گا اور اگر وہ اپنے مرشد میں یا روحانی فیض میں نقص نکالے گا اور اعتراض کرے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا اور گمراہی کی طرف جائے گا۔

8 اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ تعلق اور محبت ہی اصل اور حقیقی روحانی فیض ہے اور ذکر میں حلاوت و وجد، اچھی خوابیں آنا اور مشاہدات ہونا وغیرہ یہ سب مختلف صورتوں میں اس فیض کا اظہار ہے۔

9 سالک کو چاہیے کہ کسی قسم کی نہ ہی دنیاوی اور نہ ہی کوئی روحانی طلب رکھے بلکہ صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور رضا کی طلب رکھنی چاہیے۔

10 مقربین حضرات جنت کی طلب بھی نہیں رکھتے بلکہ صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی قربت ومعرفت اور رِضا کے طالب ہوتے ہیں۔

11 اصل تعلق تو اللہ سبحانہ تقدس کی ذاتِ اقدس سے ہے اور مرشد اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اللہ سبحانہ تقدس تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں لہٰذا اصل مقصود اللہ سبحانہ تقدس کی ذاتِ عالی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کی محبت وقربت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت وقربت کے بغیر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت وقربت کسی ولی کامل، مرشدِ کامل کی محبت وقربت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

12 مومن تو ہر روز بلکہ ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اپنے گناہوں سے معافی مانگتا رہتا ہے۔

13 بیماریوں اور تکلیفوں کا ٹھیک ہونا، مسئلوں اور پریشانیوں کا حل ہو جانا یا دولت اور دنیاوی عزت وآسائش کا زیادہ آجانا روحانی فیض نہیں ہوتا کہ جس طرح عوام میں اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں بلکہ روحانی فیض تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشدِ اکمل کی محبت وقربت اور ان کی اطاعت واتباع کی دولت حاصل ہو جائے چاہے دنیا یا دنیا کا کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو۔

14 ہماری خوش قسمتی ہے کہ دوسرے روحانی سلاسل کی نسبت ہمارے سلسلہ عالیہ ''سلسلہ خواجگیہ'' پر شہنشاہِ صداقت، یارِ مزار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے انتہا اور خصوصی توجہ مبارک ہے اور ہم اس پر جتنا بھی شکر ادا کریں وہ نہایت ہی کم ہے۔

15 مرشد پر یا سلسلہ عالیہ پر یا کسی بھی شخص کے روحانی فیض پر اعتراض کرنا اپنے ہی فیض کے باطنی اور روحانی معاملات کے دروازے کو بند کر دیتا ہے لہٰذا اس معاملے میں بہت

احتیاط کی ضرورت ہے۔

16 اگر کسی شخص نے کسی بھی شخص کے باطنی و روحانی فیض پر اعتراض کیا تو گویا اُس نے فیض دینے والے یعنی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا۔

17 ہر وقت اور ہر حال میں اور ہر طرح کے حالات میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس شکر کرنے والے کو ہی زیادہ عطا فرماتا ہے اور مقامِ شکر مقامِ صبر سے بھی بہت بلند ہے۔

18 نفسِ مطمئنہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ نہ دنیا کا خوف ہو اور نہ ہی آخرت کا خوف ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق کے بعد آخرت کا خوف بھی ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اطمینان تو اسی شخص کو ہو گا جس کے دل میں کسی قسم کی پریشانی، غم اور خوف نہیں ہو گا۔

19 جس کا اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق ہو گا اس کو دنیا کے نقصانات کا افسوس نہیں ہو گا۔

20 اللہ سبحانہ تقدس کو نرمی بے حد پسند ہے اور جو شخص جس قدر نرمی کی صفت کو اپناتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو اسی قدر زیادہ پسند فرماتا ہے۔

21 بندہ صرف اور صرف مرشدِ کامل کی محبت و ادب اور ان کے احکامات کی پیروی کے ذریعے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت اور معرفت کا فیض حاصل کر سکتا ہے۔

22 باطنی فیض حاصل کرنے والا اگر فیض حاصل کرنے کے بعد اپنے نفس کے تکبر میں مبتلا ہو جائے یا پھر اس فیض کے ذریعے سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچانے کی کوشش شروع کر دے تو اس سے فیض سلب کر لیا جاتا ہے۔

23 کسی بھی حالات میں گھبراہٹ اور بددلی کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے

انسان کی روزی مقرر کر دی ہے اور اُسے مقرر کردہ روزی مل کر رہنی ہے لیکن اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ اس رزق کو حرام طریقے سے حاصل کرے یا حلال طریقے سے حاصل کرے۔

24 اگر رزق میں برکت اور اضافہ چاہتے ہیں تو رزق کا احترام کریں اور اسے بالکل بھی ضائع نہ کریں اور زیادہ سے زیادہ مال نیکی اور دین کے کاموں میں خرچ کریں اور زیادہ سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے استغفار اور توبہ کریں۔

25 فنا کا مطلب یہ نہیں کہ اپنی ہوش کھو بیٹھے بلکہ فنا کا مطلب یہ ہے کہ اپنی مرضی کو مکمل طور پر ختم کر دے اور اپنے مرشدِ کامل کی مرضی کو اپنی ہر بات، ہر عمل اور ہر کیفیت میں داخل کر لے تو فنا فی الشیخ ہو جائے گا چاہے اس کو جذب و مستی کی کیفیت بھی نہ ہو۔

26 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل صرف ثواب کی خاطر ہی نہیں کرنا چاہیے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں کرنا چاہیے۔

27 تزکیہ نفس، علمِ تصوف اور باطنی فیض حاصل کیے بغیر کوئی بھی دین کا علم حاصل کرنے والا علماء حق کی صف میں شامل نہیں ہو سکتا لہٰذا اس کے لیے علمِ دین کے ساتھ ساتھ باطنی فیض اور علمِ تصوف حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

28 حدیثِ پاک میں جن حضرات علماء کرام کا ذکر ہے کہ ''میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مانند ہوں گے۔'' ان حضرات علماء کرام سے مراد وہ حضرات اولیاء کرام ہیں جو کاملیت کی صفت سے نوازے گئے کہ جو علمِ دین کے ساتھ ساتھ علمِ تصوف بھی حاصل کرتے ہیں اور راہِ سلوک پر چل کر تزکیہ نفس کرتے ہوئے باطنی فیض بھی حاصل

www.HaqWaliSarkar.com

کرتے ہیں۔

29 نماز بوجھ نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ہمارے لیے ایک بہت ہی بڑا انعام واکرام ہے۔

30 نماز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ سبحانہ تقدس سے قربت اور معراج کے لمحوں کی نشانی ہے اور مومن جتنی بلندی نماز کے ذریعے سے حاصل کرتا ہے اتنی بلندی کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔

31 جو شخص اپنے مرشدِ کامل سے اپنے تعلق اور نسبت و بیعت کی پختہ کیفیت کے ساتھ دل سے قدر نہیں کرتا تو وہ اپنے مرشدِ کامل کے روحانی فیوض و برکات حاصل نہیں کرسکتا مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

32 کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہونے سے انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل وکرم سے اس کے پچھلے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتا ہے۔

33 جس نے اپنا ایک لمحہ بھی ضائع کردیا تو قیامت والے دن اس کا بھی افسوس ہوگا اس لیے ہمارا ہر لمحہ اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور یاد اور ذکر میں ہونا چاہیے۔

34 شریعت میں جن جانوروں کو مارنے کا حکم بھی ہے تو ان کا بھی یہ حق ہے کہ ان کو تکلیف واذیت دے کر، کاٹ کر یا جلا کر نہ مارا جائے بلکہ جلدی سے نہایت آسانی سے مارا جائے کہ جس سے ان کو کم سے کم تکلیف ہو۔

35 اپنی طبیعت کو نرم رکھیں اور لوگوں کی ہر طرح کی غلطی اور زیادتی کو معاف کردیا کریں اور دوسرے کے ہر طرح کے عذر کو ہمیشہ قبول کریں چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہوں اور ہر

ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

36 مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے روحانی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے روحانی فیض حاصل کرنے کے طریقے کو نہایت ہی آسان فرما دیا ہے بلکہ وہ روحانی فیض جو سالہا سال کے چلوں اور مجاہدوں کے کرنے سے ملتا تھا اب وہی روحانی فیض صرف دل کی کیفیت دیکھ کر عطا فرما دیا جاتا ہے اور یہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے بہت ہی بڑی نعمت اور فضل و کرم ہے لہٰذا آج کے دور میں اگر کوئی روحانی فیض کا طالب ہو تو اس کو پچھلے دور کی نسبت روحانی فیض زیادہ اور جلدی ہوگا کیونکہ اب فیض بغیر چلوں، مجاہدوں کے اور جلدی مل جاتا ہے۔

37 جو حضرات اولیاء کرام فنافی اللہ کے بعد مقامِ بقا میں ہوتے ہیں وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور موجود ہوتے ہیں یعنی وہ ظاہری جسم کے ساتھ لوگوں سے ملاقات بھی فرما سکتے ہیں اور لوگوں کو ان کی ظاہری طور پر زیارت بھی ہوتی ہے اور وہ ہر ایک کی طرف توجہ بھی فرماتے ہیں۔

38 مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مرشدِ کامل کا فیض ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

39 مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حسنِ خلق یہ ہے کہ اپنی طرف سے کسی کو بھی تکلیف نہ دو اور جو دکھ اور تکلیف لوگ تمہیں دیتے ہیں اس کو برداشت کرو اور صبر کرو اور اپنے مخالف کے لیے دعا کرنا اعلیٰ و کامل حسنِ اخلاق ہے اور اصل کمال ہے بددعا کرنا کیا کمال ہے۔

40 مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد

www.HaqWaliSarkar.com

فرمایا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ کا سب سے بڑا وظیفہ اور چلہ یہی ہے کہ مرشدِ کامل کا تصور رکھتے ہوئے ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کا ذکر کریں کہ کوئی سانس اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر سے خالی نہ جائے اور جو ذکرِ الٰہی ہم نے دیا ہے اس کی حیثیت ایسے ہے جیسے پرندے میں جان ہو اور جو سلسلہ عالیہ کی تسبیحات پڑھنے کے لیے دی ہیں ان کی حیثیت ایسے ہے جیسے پرندے کے پر ہوں اور روحانی پرواز کے لیے یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ مراقبہ یعنی آنکھیں بند کر کے مرشد کا تصور باقاعدگی سے کریں کہ اس سے مرشد کی توجہ اور روحانی فیوض و برکات بھی حاصل ہوتے ہیں اور مرشد کی محبت بھی حاصل ہوتی ہے۔

41 اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرنے سے ہی انسان کے اعمال کی قدر بڑھتی ہے اور اعمال میں چمک اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور محبت کے بغیر عمل کچھ بھی نہیں ہوتا لہٰذا عمل کے ساتھ ساتھ محبت اور کیفیات کی طرف بھی خاص دھیان رکھنا چاہیے۔

42 ہمارے سلسلہ عالیہ کی ہر محفلِ ذکر پر حضرات اولیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی توجہ مبارک ہوتی ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اکثر محفلِ ذکر میں موجود لوگوں میں سے کسی نہ کسی کو کسی ولی، صحابی یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ عالیہ ہوتی ہے اور اس کے علاوہ محفلِ ذکر میں تمام حضرات خواجگانِ صدیقیہ نقشبندیہ کی ارواح پاک بھی موجود ہوتی ہیں۔

43 روحانی فیض اپنے مرشد اور اپنے سلسلہ عالیہ سے محبت اور تعلق رکھنے سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا جتنا زیادہ اپنے مرشد اور سلسلہ عالیہ سے محبت اور تعلق رکھیں گے اتنا ہی زیادہ روحانی فیض حاصل ہوگا۔

44 جو شخص جان بوجھ کر اپنے مرشد کے آستانہ عالیہ نہ آئے تو وہ سلسلہ عالیہ سے آہستہ

www.HaqWaliSarkar.com

آہستہ پیچھے ہٹتا جاتا ہے لہٰذا جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے آستانہ عالیہ اور بالخصوص سلسلہ عالیہ کی ذکر کی محافل میں محبت اور آداب کے ساتھ حاضری کا اہتمام رکھنا چاہیے۔

45 ہمارے سلسلہ عالیہ میں داخل مردوں کے لیے عطا کردہ سبز رنگ کی ٹوپی مبارک میں بھی اور عورتوں کے لیے عطا کردہ سبز چادر مبارک میں بھی روحانی فیض ہے کہ اس کو محبت و عقیدت سے پہنے رکھنے سے بھی روحانی فیض حاصل ہوگا۔

46 بیماری موت کی دستک ہے۔

47 شکر کرنے والے انسان کو ہی زیادہ ملتا ہے اور وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ میں رہتا ہے۔

48 وقت ایک نعمت ہے اور اپنے وقت کو ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

49 جو شخص اپنے مرشد اور اپنے سلسلہ عالیہ سے تعلق اور محبت رکھے اور پھر چھوڑ دے تو شیطان اس کو اُچک لیتا ہے کیونکہ جو شخص جماعت سے نکل جائے اس پر شیطان قبضہ کر لیتا ہے۔

50 جو روحانی فیض سالہا سال کی محنت اور مشقت سے حاصل نہیں ہوتا وہ مرشدِ کامل کی صرف ایک نظرِ کرم سے حاصل ہوسکتا ہے۔

51 بیماری اور تکلیف کو بُرا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ بیماری بھی اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ایک نعمت ہے اور جس قدر زیادہ تکلیف سے گزر کر کسی کا انتقال ہوگا اُسی قدر آخرت کا فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔

52 جس کا مرشد مقامِ کاملیت میں نہ ہو وہ اپنے مرشد کے پردہ فرمانے کے بعد کسی اور جگہ بیعت ہوسکتا ہے اگر اس کو کوئی درویشِ کامل میسر آجائے مگر جو حضرات اولیاء کرام مقامِ

کاملیت میں ہوتے ہیں ان کے مرید کو ان کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی کسی دوسرے ولی کامل کی بیعت ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ پردہ فرمانے کے بعد ان کا فیض ستر گنا بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے مریدین کی اور لوگوں کی رہنمائی بھی فرماتے ہیں۔

53 جو صرف اور صرف اپنے مرشد کی طرف ہی توجہ رکھتا ہے تو تمام حضرات اولیاء کرام اس پر خود بخود توجہ فرماتے ہیں اور جو اپنے مرشد کے علاوہ دیگر حضرات اولیاء کرام کی طرف بھی توجہ رکھتا ہے تو ایسے مرید کی طرف کوئی بھی ولی کامل توجہ نہیں فرمایا کرتا۔

54 سب سے اچھی جگہیں خانقاہیں یعنی کسی ولیِ کامل کا آستانہ اور مساجد ہیں کیونکہ خانقاہ اور مسجد سے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

55 کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا اصل مقصد صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و معرفت اور رضا حاصل کرنا اور اللہ سبحانہ تقدس کی ذاتِ عالی میں فنا حاصل کرنا ہے اور وہ تب ممکن ہے جب سالک اپنی ہر بات، ہر عمل اور ہر کیفیت میں اپنی مرضی کو مکمل طور پر ترک کر کے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرے اور اپنے مرشدِ کامل کا ہر حکم مانے۔

56 راہِ طریقت میں جتنا زیادہ کسی شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اور طبیعت نرم ہوگی اتنا ہی زیادہ اور آسانی سے اس کو روحانی فیض حاصل ہوگا۔

57 ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت رکھیں کہ بطور امتی اس کا تعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے کہ اس سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور توجہ مبارک حاصل ہوگی۔

58 دنیا میں اگر انسان اپنے جرم کا اقرار کرلے تو اسے سزا ملے گی لیکن اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اپنے جرم کا اقرار کر کے معافی مانگ لے تو اللہ سبحانہ تقدس غفور و رحیم ہے

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا وہ اپنے بندہ کے گناہ معاف فرما دے گا۔

59 جو بات بھی اللہ سبحانہ تقدس کے حکم کے خلاف ہو یا قرآنِ پاک کے خلاف ہو تو اس کو چھوڑ دیں اور سب سے اونچی بات حدیثِ پاک کی ہے لیکن اگر اس میں بھی کوئی حکم قرآنِ پاک کے خلاف معلوم ہو تو اسے بھی چھوڑ دیں کیونکہ قرآنِ پاک میں کبھی بھی غلطی کا احتمال نہیں ہوسکتا لیکن حدیثِ پاک انسانوں کے ذریعے سے چل رہی ہے اس لیے اس میں غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے لیکن بلاوجہ اور جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ حدیثِ پاک اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآنِ پاک کی ہی تفسیر ہے۔

60 ہمارے سلسلہ عالیہ صدیقیہ ,نقشبندیہ میں دوسرے سلاسل سے دو چیزیں مختلف ہیں۔ ایک شریعت کی پاسداری واحترام اور پابندی ہر حال اور ہر کیفیت میں ضروری ہے اور دوسرا اپنے مرشدِ کامل سے فیض اس طریقے سے حاصل ہوتا ہے جس طرح شہنشاہِ صداقت، یارِ مزار حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا یعنی قربت اور تعلق کے ذریعے سے۔

61 اپنی زندگی کو اپنے نفس کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق چلانا چاہیے کیونکہ جو شخص اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا تو وہ ہمیشہ پچھتائے گا اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق زندگی گزارے گا تو وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔

62 بندہ عبادات، اذکار اور نیک کاموں سے جنت حاصل کرسکتا ہے لیکن روحانی فیض، اللہ سبحانہ تقدس کی قربت اور معرفت حاصل نہیں کرسکتا کیونکہ روحانی فیض تو صرف مرشد کی نسبت ومحبت اور توجہ سے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت سے اور اللہ سبحانہ تقدس

کے فضل و کرم سے محبت و ادب رکھنے والوں کو عطا ہوتا ہے۔

63 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ عالیہ اور مقامات کو مکمل طور پر کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا اور جب بندہ کسی درویشِ کامل کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور روحانی فیض حاصل کرتا ہے تو پھر اسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کسی بھی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور اگر ضرورت ہوگی تو صرف دوسرے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ضرورت ہوگی۔

64 ذکر و عبادت میں وجد کا ہونا خشوع و خضوع کی انتہا ہے۔

65 یہ بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ کوئی چھوٹی عمر میں ہی طریقت کی راہ پر چل پڑے اور جو لوگ بڑی عمر میں اس راہ پر چلتے ہیں وہ پچھتاتے ہیں کہ کاش چھوٹی عمر میں ہی اس راستے کی طرف آجاتے۔

66 بعض اولیاء مجذوب (یعنی جس کو اپنا ہوش و حواس نہیں رہتا) ہوتے ہیں لیکن دنیا والے انہیں پاگل اور دیوانہ سمجھتے ہیں اور حقیر تصور کرتے ہیں مگر اللہ سبحانہ تقدس کی نظر میں وہ بہت مقرب اور محبوب ہوتے ہیں۔

67 اگر عبادت اس لیے کریں گے کہ ہمارے ثواب میں اضافہ ہو تو یہ تاجروں والی عبادت ہوگی اور اگر دوزخ کے خوف سے عبادت کریں گے تو وہ غلاموں والی عبادت ہوگی اور مقربین اور حضرات اولیاء کرام کی عبادت صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں ہوتی ہے کہ نہ ہی ان کو دوزخ کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی جنت کا لالچ ہوتا ہے اور الحمدللہ اس دور میں بھی صرف اللہ سبحانہ تقدس کے طالب سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔

68 اپنے عمل کے اندر اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس صرف اسی عمل کو پسند فرماتے ہیں جس میں اخلاص ہوتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

69 بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دورِ اقدس میں روحانی فیض والی کوئی بات نہ تھی، یہ ان کی غلط فہمی ہے حالانکہ وہی ذاتِ عالی تو ہر قسم کے فیوض و برکات اور انوار کا منبع ہے اور حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض سے صرف کچھ حصہ ملا ہے۔

70 لوگ طریقت کو سمجھتے نہیں ہیں کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ طریقت شریعت کے خلاف ہے لیکن طریقت شریعت میں ہی اخلاص کا نام ہے کہ جب بندہ شریعت کی پیروی میں ترقی کرتا ہے تو طریقت میں داخل ہو جاتا ہے لہٰذا طریقت تو شریعت کو اجاگر کرتی ہے اور شریعت کی ضد طریقت نہیں اور طریقت کی ضد شریعت نہیں بلکہ شیطان ہے۔

71 کوئی نیک کام کرنے کے بعد اس کا محاسبہ کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ غور و فکر کیا جائے کہ اس نیک عمل میں کوئی ایسی چیز تو نہیں رہ گئی جو مزید بہتر ہو سکے تاکہ اس عمل کو آئندہ مزید بہتر بنایا جائے اور اگر محاسبہ کرتے رہیں گے تو اعمال میں مزید بہتری پیدا ہوتی جائے گی۔

72 اللہ سبحانہ تقدس کو ہر عمل اور ہر چیز میں سادگی پسند ہے اور بناوٹ اور نمود و نمائش ناپسند ہے لہٰذا جتنی زیادہ کسی کام اور چیز میں سادگی ہوگی اتنی ہی زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا اور پسندیدگی اس میں شامل ہوگی۔

73 انسان کا نفس شیطان سے بھی بڑا دشمن ہے۔

74 تمام روحانی سلاسل کا مقصد آداب اور محبت سکھانا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق آداب اور محبت رکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

75 بعض اوقات اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں کی بارگاہ میں چھوٹی سی گستاخی بھی

www.HaqWaliSarkar.com

انسان کو دوزخ کے گڑھوں میں بہت دور پھینک دیتی ہے اور اکثر ان حضرات اولیاء کرام کا تھوڑا سا ادب اور محبت بندہ کو بہت اونچے درجات و مقامات پر لے جاتا ہے۔

76 جتنے زیادہ اونچے مقام و مرتبہ والے کسی مرشدِ کامل سے نسبت ہوگی اتنا ہی اس کا مرید بھی نسبت کے لحاظ سے اونچا ہوگا۔

77 انسان کے اندر ساری برائیاں دنیا کی محبت کی وجہ سے ہی ہوتی ہیں اور برائیاں بھی وہی کرتے ہیں جس کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل محبت نہیں ہوتی۔

78 امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہی بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ شخص بد قسمت ہے۔

79 مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ مقامِ فنا فی اللہ کے بعد منزل بقا میں ہیں۔

80 ایمان میں ترقی اور کاملیت حاصل کرنے کے لیے روحانی فیض بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح شریعت کا فیض اور علم ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو تو ناکامی ہوگی۔

81 اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھیں اور جس کے دل میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کی محبت ہے اس سے بھی اللہ سبحانہ تقدس کی نسبت سے محبت رکھیں۔

82 دنیا میں جتنے بھی الفاظ اور نام ہیں اور حدیثِ پاک میں اور قرآنِ پاک میں جتنے بھی الفاظ اور نام ہیں سب سے اونچا نام اور لفظ "اللہ" ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

83 بیعت ہونے کا مطلب ہے کہ فروخت ہو گیا اور قرآنِ پاک میں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے مومنوں کے مال اور جان کو جنت کے عوض خرید لیا ہے لہٰذا بیعت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی مرضی کو مکمل طور پر چھوڑ کر اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور مرضی اور اپنے ہر ایک طریقے کو چھوڑ کر اپنے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقے مبارک یعنی سنتِ مطہرہ کو اختیار کیا جائے اور اپنے مرشدِ کامل کے ہر حکم کو دل سے تسلیم کیا جائے اور اپنے دل سے ہر ایک کی محبت کو ختم کر کے اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے مرشدِ کامل سے محبت کی جائے۔

84 اپنے مرشد کی نسبت کی نیت سے اپنے کسی پیر بھائی کی خدمت اور مدد کرنے سے اور ان سے نرمی و درگزر اور حسنِ اخلاق والا رویہ رکھنے سے اور ان سے ملنے جلنے سے بھی روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور مرشد کی محبت حاصل ہوتی ہے لیکن ذاتی مقاصد اور محبت کے لیے تعلقات اور میل جول رکھنا یا ان سے کسی بھی قسم کا لین دین رکھنا بالکل بھی مناسب نہیں ہوتا بلکہ بہت نقصان دہ ہوتا ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ سلسلہ عالیہ میں داخل مردوں اور عورتوں کو آپس میں بالکل بھی کسی قسم کا میل جول نہیں رکھنا چاہیے بلکہ دین اور سلسلہ عالیہ کے کاموں کے لیے بھی یا تبلیغ کے لیے بھی آپس میں میل جول سخت ترین نقصان کا سبب بنتا ہے لہٰذا سلسلہ والوں کو اس معاملے میں بہت سخت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

85 بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف میں یا طریقت میں شریعت اور دین کے علم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یاد رکھیں کہ اس راہ میں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور شریعت اور دین کے علم کے بغیر فقیری، تصوف اور طریقت کی ذرا بھی اہمیت نہیں ہے البتہ تعلق اور محبت والوں کو اللہ سبحانہ تقدس کئی باتوں کا علم خود عطا فرما دیتے ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

86 سب سے زیادہ قربت اور محبت اور فیض والا سلسلہ ''سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ'' ہے جو کہ شہنشاہِ صداقت، یارِ مزار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور حضرات خواجگانِ صدیقیہ، نقشبندیہ نے یہ پیشن گوئی فرمائی ہے کہ امامِ کامل حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے وہ بھی اسی سلسلہ عالیہ ''سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ'' یعنی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ونسبت فرمائیں گے۔

87 شریعت ہر چیز سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ مقدم ہے۔

88 جب اکٹھے بیٹھ کر محبت اور ذوق وشوق سے بلند آواز سے اسم ''اللہ'' کا ذکر کرتے ہیں تو اسم ''اللہ'' کی ضرب سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے اور روح کی صفائی ہوتی ہے۔

89 مرشدِ کامل اپنے سلسلہ والوں کا ماں باپ سے زیادہ خیال رکھتا ہے کیونکہ والدین صرف دنیا کی فکر کرتے ہیں اور مرشد دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کی فکر کرتا ہے اور عملی مدد بھی کرتا ہے اور وہ والدین بدقسمت ہیں جو اپنی اولاد کا اس کے مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

90 اپنا ہر عمل صرف اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر اور اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے کرنا چاہیے اور پھر اپنے ہر عمل کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کریں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کو صرف اور صرف اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک پسند ہے اور اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کو اپنی محبت کا فیض دینے کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا جب آپ کسی بھی عمل کو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور اس کا حکم سمجھتے ہوئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق کریں گے تو وہ

عمل عبادت اور اطاعت میں شمار ہوگا۔

91 فضول بحث نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے اور دل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔

92 اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور شریعتِ مطہرہ کے مطابق اپنی زندگی مکمل استقامت کے ساتھ گزارنا ہی سب سے بڑی اور اصل کرامت ہے۔

93 دین کا ظاہری علم یعنی شریعت کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے اور روحانی، باطنی فیض حاصل کرنا ہر مسلمان کی روحانی اور ایمان کی ترقی اور مضبوطی کے لیے بہت ضروری ہے۔

94 فرقہ پرستی سے امت تقسیم ہوتی ہے اس لیے فرقہ پرستی سے بچو اور فرقہ کی دعوت عام نہ دو اور اختلافات کو فرقہ پرستی تک نہ بڑھاؤ لہٰذا لوگوں کو فرقہ کی نہیں بلکہ دین کی دعوت دو اور فرقہ کی طرف بلانے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب بلاؤ۔

95 سب سے بڑا وظیفہ اور چلہ اللہ سبحانہ تقدس سے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اپنے مرشد اور سلسلہ عالیہ سے عملی طور پر محبت اور ادب قائم رکھنا ہے۔

96 امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے۔

97 قیامت میں ہر شخص اپنے پیشوا کے جھنڈے تلے ہوگا اس لیے پیشوا، پیر یا استاد سوچ سمجھ کر مضبوطی سے پکڑو۔

98 اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے فیض ہے اور وہ شریعت کے خلاف چلتا ہے تو سمجھیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے کہ اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے فیض

نہیں ہوگا۔

99 سالک کو اپنی فکر چھوڑ کر ہمیشہ دوسروں کی دینی اصلاح کی فکر میں لگے رہنا چاہیے کہ یہی طریقہ حضرات اولیاء کرام اور حضرات انبیاء کرام کا ہے کہ انہوں نے اپنی بجائے مخلوق کی دینی اصلاح کی فکر کی ہے۔

100 اگر کوئی شخص جو ولایت کے فیض کا دعویٰ کرتا ہو، آپ کو کرامات دکھائے حتیٰ کہ ہوا میں اُڑ کر بھی دکھادے لیکن اگر وہ شریعت کے احکامات کے خلاف چلتا ہے تو اس شخص سے بچو بلکہ اگر ممکن ہو تو اس شخص کے شہر سے بھی باہر نکل جاؤ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو دیکھ دیکھ کر تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور پھر اس کی پیروی میں تم بھی شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اگر کسی بزرگ کی باتوں کی سمجھ نہ آئے تو پھر نہ اس کی پیروی کرو اور نہ اس سے بغض، اختلاف رکھو بلکہ اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے صاحبِ شریعت وطریقت بزرگ کی قربت اور صحبت میں چلے جاؤ۔

101 اللہ سبحانہ تقدس کی راہ پر چلنے والے عاشق کے لیے بہت معافی ہوتی ہے۔

102 غلام کبھی اپنی مرضی نہیں کرتا اور جو اپنی مرضی کرتا ہے وہ غلام نہیں ہوتا لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اپنے مرشد کی غلامی کے طالب کو کسی بھی عمل میں کبھی بھی اپنی مرضی نہیں کرنی چاہیے تاکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشد کی غلامی کی دولت نصیب ہو سکے۔

103 ہمارے سلسلہ عالیہ میں سب سے زیادہ زور نماز کی پابندی پر دیا گیا ہے لہٰذا سلسلہ عالیہ میں داخل ہر فرد کو کم از کم نماز اور دیگر فرائض روزہ، زکوٰۃ، حج کی پابندی کا سب سے زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔

104 مخلوق کی خدمت کرنے والے ہی آگے نکل جاتے ہیں لہٰذا عمل کرنے سے جنت ملتی

ہے اور خدمت سے اللہ سبحانہ تقدس کی ذات عالی کی قربت ملتی ہے اور جس قدر بلند پایہ نیک، متقی یا کسی مقرب بندے کی خدمت کرو گے اتنی ہی زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و محبت حاصل ہو گی۔

105 جو اہل اللہ ہیں انہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس سے کبھی بھی کسی بھی حال میں غیر اللہ کو طلب کریں۔

106 جو شخص دوسرے لوگوں کی دینی اصلاح کی فکر میں لگ جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس کی فکر میں لگ جاتے ہیں اور جو شخص دوسرے لوگوں کے کاموں میں لگ جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے اور جو شخص دوسروں کے ایمان کے تحفظ کی فکر میں رہتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے ایمان کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

107 دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے اور اس کے لیے ہر شخص اور ماحول کو بھی سمجھنا چاہیے۔

108 جو شخص ہمارے سلسلہ عالیہ میں محبت کے ساتھ داخل ہوا اور مرتے دم تک محبت کے ساتھ داخل رہا تو آخرت میں وہ حضرات اولیاء کرام کے ساتھ اٹھایا جائے گا چاہے اسکے متعلق اس کو بشارت ہو یا نہ ہو اور جو شخص عقیدت کے ساتھ داخل ہے اور مرتے دم تک عقیدت کے ساتھ داخل رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ قبر اور آخرت میں اس کو شفاعت کا فیض اور دولت نصیب ہو گی۔

109 محبوبِ مصطفیٰ، امامِ صحابہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ، سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے لہٰذا سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت اور تعلق ونسبت رکھنے

www.HaqWaliSarkar.com

والوں اور ان کی جانب توجہ رکھنے والے لوگوں کو حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی توجہ اور فیض خود بخود حاصل ہوتا رہتا ہے۔

110 جو حضرات اولیاء کرام اس دنیا سے پردہ فرما جاتے ہیں ان کو ایصالِ ثواب کرنے سے ان کا فائدہ بہت ہی کم اور ہمارا فائدہ بہت ہی زیادہ ہوتا ہے اس لیے کبھی بھی یہ ذہن میں نہ رکھیں کہ میں ایصالِ ثواب کر کے ان کو کچھ دینا چاہتا ہوں بلکہ حضرات اولیاء کرام کو ایصالِ ثواب کر کے ان کی توجہ اور فیض حاصل کرنے کی نیت ہو کیونکہ حضرات اولیاء کرام کو ایصالِ ثواب کرنا ان کی توجہ حاصل کرنے کا اور ان سے فیض حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

111 اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں صرف اسی عمل کی قدر و قیمت ہے جو صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور اس کا حکم سمجھ کر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ادا کیا جائے۔

112 حضرات اولیاء کرام کے عرس مبارک منانا یا حضرات اولیاء کرام کی نسبت سے محفلِ ذکر کا انعقاد کرنا اللہ سبحانہ تقدس کے کرم کو مدعو کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی خصوصی رحمت حاصل کرنے کا طریقہ ہے اور سلسلہ عالیہ میں بعض حضرات انبیاء کرام اور حضرات اولیاء کرام نے خود عرس منانے کی بذریعہ خواب تاکید فرمائی یا پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے لیکن یہ فیوض و برکات تب حاصل ہوں گے جب شریعت کے احکامات کے مطابق اس عمل کو ادا کیا جائے اور اگر شریعت کے خلاف عمل ہوں تو پھر کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس سے بہتر ہے کہ ایسے عرس مبارک اور محافل کا اہتمام ہی نہ کیا جائے اور ایسے عرس مبارک اور محافل میں جانے سے بھی گریز کیا جائے۔

113 جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج کے دور میں روحانی فیض نہیں ہے وہ خود کو بھی دھوکہ دیتے

ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی روحانی فیض سے دور کرتے ہیں لہٰذا یاد رکھیں کہ روحانی فیض تو ہر دور میں موجود رہا ہے اور اس دور میں بھی موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔

114 فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنے ہر لمحے کو اللہ سبحانہ تقدس کی یاد میں گزاریں اور اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کے لیے بہترین طریقہ ذکر و مراقبہ اور غور و فکر ہے۔

115 جو شخص دین کے علم اور روحانی فیض کو صرف اپنے تک محدود رکھتا ہے وہ بخیل ہے اس لیے جو علم اور فیض حاصل کریں اس کو لوگوں میں عام کریں اس سے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور قربت حاصل ہوگی اور چاہے کوئی حاصل کرے یا نہ کرے لیکن آپ کا فرض ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچا دیں۔

116 اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و معرفت حاصل کرنا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت و معرفت حاصل کیے بغیر ناممکن ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت و معرفت حاصل کرنا کسی مرشدِ کامل کے تعلق و نسبت کے بغیر ناممکن ہے اس لیے اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و معرفت حاصل کرنے کے لیے کسی مرشدِ کامل سے تعلق اور نسبت و بیعت ضروری ہے۔

117 کسی ولیِ کامل کا لوگوں میں موجود ہونا ان پر اللہ سبحانہ تقدس کا بہت بڑا انعام و اکرام ہوتا ہے لہٰذا لوگوں کو ان کی قدر کرنی چاہیے۔

118 اللہ سبحانہ تقدس نے میرے مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا مقام اور فیض و قربت عطا فرمائی ہے کہ جس نے بھی ان سے محبت کی یعنی صرف عقیدت مند نہ ہو بلکہ عملاً محبت کرتا ہو اور اس پر استقامت سے قائم رہا اور اسی محبت پر مر گیا تو وہ ولی اللہ ہے یعنی وہ مقامِ ولایت پر فائز ہے چاہے اس کے متعلق اس کو بشارت ہو یا نہ ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی وہ شخص حضرات اولیاء کرام کی صف یعنی

جماعت میں اٹھایا جائے گا۔

119 حقیقت میں توحید کی معرفت ولذت کوسوائے حضرات اولیاء کرام کے کوئی حاصل نہیں کرسکا۔

120 جب کسی شخص کا کسی مرشدِ کامل سے تعلق ہوتا ہے اور جب اسے اپنے مرشد کی ذات کی قربت اور فنا حاصل ہوتی ہے تو مرشد کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کی ذات وصفات پے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت پر یقین حاصل ہوتا ہے۔

121 حقیقت میں عام طور پر زیادہ تر کسی کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس کا خوف موجود نہیں ہے اور لوگوں کے دلوں میں جتنا خوف ایک عام پولیس اہلکار کا ہوتا ہے اگر اتنا ہی خوف اللہ سبحانہ تقدس کا پیدا ہو جائے تو انسان بہت بلند مقام پر پہنچ جائے۔

122 اللہ سبحانہ تقدس تو ہر بندہ کے قریب ہوتے ہیں مگر بندہ اللہ سبحانہ تقدس کے قریب نہیں ہوتا۔

123 مومن کو بیماری اور تکلیف لازمی آکر رہتی ہے اور مومن ایک سال میں کم ازکم ایک بار ضرور بیماری یا تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ بیماری اور تکلیف کا آنا اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کی نشانی ہے اور بیماری اور تکلیف کا بالکل نہ آنا بدبختی کی علامت ہے۔

124 جب انسان کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہوکر **سلسلۂ فیض** میں داخل ہوتا ہے تو حضرات اولیاء کرام کی اور خاص طور پر سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کی توجہ اس شخص پر رہتی ہے لہٰذا یہ مرید کے دل کی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ کتنی توجہ اور فیض حاصل کرتا ہے۔

125 جس طرح مرد حضرات کو کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کی نہایت ضرورت ہے اسی طرح عورتوں، بچیوں اور بچوں کو بھی بے حد ضرورت ہے بلکہ مرد حضرات کی نسبت عورتوں کو

بیعت اور روحانی فیض کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور نوجوان لڑکیوں کو بھی کیونکہ شادی سے قبل اگر روحانی فیض اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت میں سے اس کو حصہ مل گیا تو اس کی برکت سے اس کی اولاد میں بھی اس فیض کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔

126 میرا یہ گمان ہے کہ حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جو عقیدت و محبت قبلہ عالم، امیر ملت، حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی اسی وجہ سے یہ ہمارا ملک پاکستان بنا۔

127 اکثر لوگ جو کسی سلسلہ فیض میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے روحانی اور دنیاوی معاملات میں سلسلہ عالیہ کے حضرات اولیاء کرام اپنا تصرف کرتے ہیں اور ان کو اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔

128 جس شخص کو جس سے بھی محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بھی بہت زیادہ کرتا ہے لہٰذا اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کو کس سے محبت ہے تو یہ دیکھیں کہ آپ ہر وقت کس کا ذکر کرنا اور سننا پسند کرتے ہیں۔

129 جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں گم ہو تو پھر اسے دنیاوی پریشانی محسوس نہیں ہوتی یعنی پریشانی تو آتی ہے لیکن دل پریشان نہیں ہوتا بلکہ پُرسکون رہتا ہے کیونکہ وہ اپنے رب پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہے۔

130 سالک کو چاہیے کہ نہ ہی کسی بھی دنیاوی بات کی طلب کرے اور نہ ہی کسی روحانی مقام کی طلب کرے بلکہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت و قربت کا طالب ہو اور جو سالک کسی روحانی مقام کی طلب کرتا ہے تو اکثر اس کو وہ مقام مل تو جاتا ہے مگر اس کے لیے روحانی منازل اور ترقی کے اگلے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

131 اصل اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور قربت حاصل ہو جائے اور کسی کو یہ حاصل نہ ہو اور دنیا بھر کی دولت اور علوم بھی حاصل ہو جائیں تو وہ ناکام انسان ہے۔

132 اللہ سبحانہ تقدس بندے سے شکوہ فرماتا ہے کہ جب تیرے دوست کا خط تیرے پاس آتا ہے تو تُو اُسے بار بار پڑھتا ہے اور توجہ کرتا ہے اور جب میرا کلام یعنی قرآنِ پاک تجھ تک پہنچتا ہے تو تُو اسے ایک بار بھی پڑھنا گوارا نہیں کرتا تو کیا تُو مجھے اپنے دوست سے بھی کم سمجھتا ہے؟ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر روز قرآنِ پاک ضرور پڑھا کرے اور اپنے بچوں کو بھی قرآنِ پاک کی تعلیم ضرور دلوائے۔

133 حضرات اولیاء کرام کی ارواح مبارکہ کو ہدیہ پیش کرنے سے یعنی ان کو ایصالِ ثواب کرنے سے ان کی ارواح پاک خوش ہوتی ہیں اور وہ ہدیہ پیش کرنے والوں کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور انہیں فیض عطا فرماتے ہیں۔

134 دین کے علم کی اور ذکر کی محافل کے مواقع کبھی بھی ضائع نہیں کرنے چاہییں کیونکہ ایسی محافل میں شامل ہونا بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔

135 رمضان شریف کا مہینہ مومن کے لیے موسم بہار ہے۔

136 کسی بھی نیک کام کے انتظار میں رہنا بھی فائدہ مند ہے کہ اس میں بھی اس شخص کو فیوض و برکات اور ثواب ملتا رہتا ہے لہٰذا اسی طرح ایک نماز ادا کر کے دوسری نماز کے انتظار میں رہنے سے بھی بہت سے فیوض و برکات اور ثواب حاصل ہوتا ہے۔

137 ایک مریدِ صادق ہزاروں عام مریدوں سے بہتر اور افضل و اعلیٰ ہوتا ہے۔

138 اپنے ذہن کو ہر بری سوچ سے بھی محفوظ رکھیں۔

139 جس شخص نے اللہ سبحانہ تقدس کو تھوڑا سا بھی رب مان لیا تو وہ کامیاب ہو گیا یعنی اس بات پر یقین ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس ہی ہمارا پالنے والا ہے اور وہی ہمیں رزق عطا فرماتا ہے اور جس کو اللہ سبحانہ تقدس کے رب ہونے پر کامل یقین ہو گیا تو اس میں حضرات اولیاء کرام جیسا توکل آ جائے گا۔

140 نیک ماحول میں نیک کام کرنے کی نسبت بُرے اور دنیاوی ماحول میں نیک کام کرنے کی زیادہ مقبولیت اور فضیلت ہوتی ہے۔

141 اکثر سالک جب دنیا کے ماحول میں جاتے ہیں تو ان کے دل کی کیفیت بدل جاتی ہے یعنی ان کا دھیان دنیاوی باتوں اور چیزوں کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے روحانی معاملات میں اور ایمان کو نقصان ہوتا ہے لہٰذا سالک کو چاہیے کہ ایسی جگہوں یا محفلوں میں نہ جائے۔

142 جو نیکی جس قدر زیادہ مخالفت کے ساتھ کی جائے وہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اسی قدر زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

143 اللہ سبحانہ تقدس کا بندہ بننا سب سے بڑی بات ہے۔

144 حضرات اولیاء کرام کو نہ ہی دنیا کے فائدے کی خوشی ہوتی ہے اور نہ ہی دنیا کے نقصان کا غم ہوتا ہے۔

145 یہ بات لازمی نہیں کہ ہر ولی اللہ کے مقام کے متعلق لوگوں کو آگاہی ہو بلکہ زیادہ تر حضرات اولیاء کرام ایسے ہی ہوتے ہیں کہ جس کی ولایت کے متعلق لوگوں کو خبر تک بھی نہیں ہوتی اور بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو خود بھی اپنی ولایت کی خبر نہیں ہوتی۔

146 اگر کسی شخص کو کسی ولی اللہ سے عداوت یا بغض ہو تو اس ولی اللہ کے نہ چاہنے کے

www.HaqWaliSarkar.com

باوجود بھی اللہ سبحانہ تقدس اس پر گرفت فرماتا ہے۔

147 جب کسی شخص کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس کی محبت بڑھتی ہے تو دنیا کی محبت کم ہو جاتی ہے اور پھر گناہ بھی کم سرزد ہوتے ہیں۔

148 اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے جس کے لیے جس وقت جتنا رزق مقرر ہے اس سے زائد یا کم انسان کو نہیں مل سکتا مگر کسی ولی اللہ کی دعا کی برکت سے یا کسی نیک عمل کرنے کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس اس میں اضافہ فرما سکتا ہے۔

149 دنیا کو چھوڑ کر الگ رہنے سے افضل یہ ہے کہ دنیا میں بھی رہے مگر دنیا اور دنیاوی چیزوں سے محبت نہ کرے۔

150 عالِم دین کے لیے ضروری ہے کہ اسے دنیا سے مکمل طور پر بے رغبتی ہو اور دنیا سے محبت قطعاً نہ ہو اور وہ اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو اور بااخلاق ہو۔

151 جو بھی دین کا علم سیکھیں اس پر عمل کرنے کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔

152 اخلاص سے ہی عمل قیمتی بنتا ہے اور کسی عمل میں جتنا زیادہ اخلاص ہوگا اتنا ہی وہ قیمتی اور زیادہ اجر و ثواب والا ہوگا۔

153 اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں مومن کا دو رکعت نفل ادا کرنا دنیا اور دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے اور پھر فرض نماز کی تو بات ہی اور ہے۔

154 بندہ کو اللہ سبحانہ تقدس کی قربت نوافل کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

155 جب کسی مسلمان میں ایمان پیدا ہوتا ہے تو دین پر عمل کرنے کا دھیان اور تڑپ پیدا ہوتی ہے اور پھر جس قدر ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے تو اس کے لیے دین پر عمل کرنا بھی اسی قدر آسان تر ہوتا جاتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

156 اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہوتا ہے لیکن ماں کی نسبت باپ کی نافرمانی زیادہ سخت ہوتی ہے اور باپ کی بددعا بھی ماں کی بددعا کی نسبت بہت زیادہ لگتی ہے اور زیادہ سخت ہوتی ہے لہٰذا اپنے ماں اور باپ دونوں کی نافرمانی اور بے ادبی و گستاخی سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوں گی۔

157 تین افراد کی بددعا بہت سخت ہوتی ہے۔ ایک باپ کی، دوسرے مظلوم کی اور تیسرے ولی اللہ کی اور ولی اللہ کے خلاف تو دل میں عداوت یا بغض رکھنے سے ہی اللہ سبحانہ تقدس اعلانِ جنگ فرما دیتا ہے۔

158 جس کا ایک لمحہ بھی ضائع ہو گیا اس کو اس لمحے کے ضائع ہونے کا افسوس ہونا چاہیے لہٰذا ہمارا ہر لمحہ اللہ سبحانہ تقدس کی یاد میں ہونا چاہیے اور جو لمحہ اللہ سبحانہ تقدس کی یاد میں ہے اس کو مزید قیمتی بنائیں اور اس کے لیے جدوجہد و کوشش کرتے رہیں۔

159 جس شخص نے فرائض یعنی حج، زکوٰۃ، روزہ اور نماز پنجگانہ کو چھوڑ دیا یا کسی ایک فرض کو بھی چھوڑ دیا تو وہ بہت بدقسمت ہے کہ اس کا معاملہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں بہت سخت غضب میں ہوگا اور اس کا کوئی بھی نیکی کا عمل اللہ سبحانہ تقدس قبول نہیں فرمائے گا لہٰذا فرائض میں کبھی بھی کسی بھی حال میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

160 اکثر نمازی لوگ بھی بیماری کی حالت میں نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جو شخص بیمار ہے اس کے لیے نماز کی پابندی اور بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ بیمار شخص ظاہری طور پر موت کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس خوشی و راحت اور غم و تکلیف کے لمحات میں خاص طور پر امتحان لیتا ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کرتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے۔

161 ہمیں ایک نماز ادا کر کے دوسری نماز کے انتظار میں رہنا چاہیے اور نماز بوجھ سمجھ کر ادا

www.HaqWaliSarkar.com

کرنے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے بہت بڑا انعام و اکرام سمجھ کر ادا کرنا چاہیے۔

162 اپنی طبیعت کو نرم رکھیں اور دوسروں کے عذر کو قبول کریں اور خود بھی دوسرے لوگوں کی غلطیوں کے لیے عذر تلاش کریں اور اگر عذر نہ ملے تو اس میں اپنی غلطی سمجھیں کہ میں اس کے لیے عذر تلاش نہ کر سکا۔

163 کبھی بھی دنیاوی فائدوں کے لیے ہرگز بیعت نہ ہوں کیونکہ بعض لوگ دنیاوی فوائد کے لئے بھی بیعت ہو جاتے ہیں حالانکہ کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا مقصد صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا، قربت اور محبت حاصل کرنا ہے۔

164 وہ روحانی فیض جو حضرات اولیاء کرام کو حاصل ہوتا ہے وہ فیض ہر شخص حاصل کر سکتا ہے اور اس کے لیے ان حضرات اولیاء کرام سے محبت و ادب رکھنا اور پھر ان کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

165 صرف تصوف کی کتابیں پڑھ لینے سے ہی روحانی فیض حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے کسی مرشدِ کامل سے بیعت کرنا اور اس سے محبت و ادب رکھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

166 ہمیں رمضان المبارک کے مہینے کا اس طرح استقبال کرنا چاہیے کہ جیسے کوئی بہت ہی پیارا اور اہم مہمان آ رہا ہو اور جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے تو رمضان المبارک کی پہلی رات نہایت مزیدار اور خوشبودار ہوا چلتی ہے۔

167 ہر شخص کو جنت کی طلب ہوتی ہے مگر جو اللہ سبحانہ تقدس کے طالب ہوتے ہیں ان کو جنت کی طلب بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف ذاتِ الٰہی کی محبت و معرفت کے طالب ہوتے

ہیں۔

168 جس شخص نے اپنا ایک لمحہ بھی ضائع کر دیا اس نے اپنے اوپر ظلم وزیادتی کی۔

169 ہمیں اپنی نیک نیتوں کو اونچا اور درست رکھنا چاہئے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس انسان کی نیتوں کو دیکھتا ہے اور نیت جتنی اچھی اور اعلیٰ ہوگی تو اجر بھی اسی کے مطابق ملے گا۔

170 جو اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس بھی ان بندوں کا ذکر فرماتے ہیں اور یہ سب سے بڑی سعادت اور کرم کی بات ہے۔

171 ہمارے پاس جو چند نعمتیں نہیں ہوتیں ہمیں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اس کا شکوہ اور ناشکری نہیں کرنی چاہیے بلکہ جو باقی کثیر تعداد میں نعمتیں موجود ہیں ہر وقت اور ہر حال میں ان کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے اور سب سے بڑھ کر دینِ اسلام کی دولت نصیب ہونے پر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی سعادت عطا ہونے پر ساری زندگی شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

172 وہ انسان بہت خوش قسمت ہے جس نے چھوٹی عمر ہی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور گناہوں کے راستے سے توبہ کر کے اللہ سبحانہ تقدس کے راستے پر چل پڑا۔

173 جس انسان کے دل میں ایمان کی قدر نہیں ہوتی اور ایمان کی کمزوری ہوتی ہے تو وہ شخص نماز نہ پڑھنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔

174 انسان کو ہمیشہ دنیا کے اعتبار سے اپنے سے نیچے اور کم حیثیت والے لوگوں کو دیکھنا چاہیے تاکہ دل میں صبر وشکر اور قناعت کی کیفیت پیدا ہو اور ہمیں ہر حال میں اور ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

175 عقل مند شخص دنیا کا نہیں بلکہ آخرت کا فائدہ حاصل کرتا ہے اور جو شخص آخرت کا

www.HaqWaliSarkar.com

فائدہ چھوڑ کر دنیا کا فائدہ حاصل کرتا ہے وہ بیوقوف ہے۔

176 بیماری کو گالی نہیں دینی چاہیے یا برا بھلا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ بیماری کا آنا بھی اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ایک نعمت ہے کہ اس سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

177 جس انسان کو جتنی زیادہ نعمتیں عطا ہوں گی آخرت میں اس سے ان کے متعلق اتنے ہی سوالات بھی زیادہ ہوں گے لہٰذا جو بھی نعمتیں ہمیں ملی ہیں ان کو اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات کے مطابق استعمال اور خرچ کرنا چاہیے۔

178 جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہیں پر روشنی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی لیے جہاں لوگ گناہوں میں زیادہ مبتلا ہوں وہاں نیکی پھیلانے کی اور دین کی تبلیغ کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ گناہوں کا اندھیرا ختم ہو کر نیکی کی روشنی پھیلے۔

179 نیکی کا کام کرنے والی جماعت پر اللہ سبحانہ تقدس کا ہاتھ ہوتا ہے اور جماعت اس وقت ہو گی جب سب لوگ ظاہری طور پر بھی اکٹھے ہوں اور سب کی فکر بھی ایک ہو اور جو شخص نیکی کا کام کرنے والی جماعت میں رہتا ہے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

180 ہر انسان کے اپنے اپنے اثرات ہوتے ہیں کہ نیک اور متقی شخص کے لوگوں پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان کو دیکھنے اور ان کے پاس بیٹھنے والے لوگ بھی دین اور نیکی کی جانب راغب ہوتے ہیں اور برے شخص کے لوگوں پر بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھنے والے اور ان کے پاس بیٹھنے والے برائی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

181 جب گھر سے باہر جائیں تو راستے میں چلتے وقت خاص طور پر اپنی نظروں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

182 جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور قربت و معرفت کی طلب میں دنیا کی محبت اور رغبت

کو چھوڑے گا تو اس کو جنت ملے گی اور جو اللہ سبحانہ تقدس کی ذات کی قربت و معرفت اور رضا کی طلب میں جنت کی طلب کو بھی چھوڑ دے گا تو اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی ذات کی قربت و معرفت ملے گی۔

183 اپنی ذات کے لیے درجات کی بلندی طلب کرنا بھی سالک کے لیے نقصان دہ اور ناپسندیدہ ہے کیونکہ سالک صرف ذاتِ الٰہی کی معرفت اور قربت کا طلب گار ہوتا ہے۔

184 سالک کو چاہیے کہ اپنے آپ کو تمام تر لوگوں سے سب سے ہلکا اور کم تر سمجھے اور باقی تمام لوگوں کو اپنے سے بہتر اور اچھا خیال کرے کہ یہی بات پسندیدہ ہے اور روحانی فیض بھی ایسے ہی سالک کو حاصل ہوتا ہے اور جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر خیال کرے وہ روحانی فیض سے محروم رہتا ہے۔

185 اللہ سبحانہ تقدس کی یاد اور ذکر میں وجدانی کیفیت کا ہونا بہت خوش قسمتی کی بات ہے بلکہ ایسے شخص کے پاس بیٹھنے والا بھی خوش قسمت ہے۔

186 وقت کو ہی زندگی کہتے ہیں لٰہذا جس نے اپنے وقت کو ضائع کر دیا اس نے اپنی زندگی کو ضائع کر دیا۔

187 سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں یہ خاص طور پر حکم ہے کہ ہر وقت اور ہر سانس کے ساتھ اسم ''اللہ'' کا ذکر کیا جائے اور کوئی بھی لمحہ اور سانس اللہ سبحانہ تقدس کی یاد اور ذکر کے بغیر نہ گزرے اور اس سلسلہ عالیہ کا وظیفہ و چلہ بھی یہی ہے۔

188 گھر میں کسی بزرگ اور نیک جن کا ہونا بھی باعث برکت ہے۔

189 جب کسی سے فیض حاصل کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کی عظمت و شان بیان کرے اور اس کی تعریف کرے اور پھر اپنے آپ کو گنہگار اور حقیر تسلیم کرے تو پھر فیض

حاصل ہو گا۔

190 حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو امیرِ ملت قبلہ عالم حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو بے پناہ عقیدت تھی اس کی وجہ سے دونوں کو مقامِ ولایت عطا ہوا اور دونوں آخرت میں حضرات اولیاء کرام میں اٹھائے جائیں گے۔

191 امیر ملت قبلہ عالم حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! ملک عرب کے لوگ بہت بھوکے اور غریب ہیں لہٰذا ان کو امیر کر دے تو آپ کی دعا کی برکت سے وہاں تیل کے ذخائر دریافت ہوئے اور اہلِ عرب بے حد امیر ہو گئے۔

192 جس طرح اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے انسانوں کا امتحان ہوتا ہے کہ وہ غریبی اور امیری میں کیا کرتے ہیں تو اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے قوموں کا بھی امتحان ہوتا ہے کہ قومیں امیری اور غریبی کی حالت میں کیا کرتی ہیں۔

193 دولت اور دنیاوی آرام و آسائش اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی کی علامت نہیں ہے کیونکہ اگر خوشنودی کا معیار دولت یا دنیاوی آرام و آسائش وغیرہ ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اور حضرات انبیاء کرام اور حضرات صحابہ کرام کے پاس سب سے زیادہ دولت اور دنیاوی عیش و آرام موجود ہوتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔

194 جس طرح اللہ سبحانہ تقدس انسان کا مختلف طریقوں اور حالات سے امتحان لیتا ہے اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس مختلف طریقوں اور حالات سے قوموں کا بھی امتحان لیتا ہے اور انسان کی یہ ساری زندگی امتحان ہی ہے کہ انسان اس دنیا میں کیا کرتا ہے۔

195 اللہ سبحانہ تقدس خوشی اور غمی کے لمحات میں خاص طور پر انسان کا امتحان لیتا ہے لہٰذا

www.HaqWaliSarkar.com

خوشی کے لمحات میں دیکھتا ہے کہ انسان بے خود ہو کر برائی کی طرف جاتا ہے یا اللہ سبحانہ تقدس کو یاد رکھتے ہوئے اس کے احکامات کی اطاعت کرتا ہے اور غمی کے لمحات میں دیکھتا ہے کہ انسان پریشان ہو کر شکوے، شکایت اور نافرمانی کرتا ہے یا پھر تکلیف و غم میں صبر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا ہے۔

196 اگر خواب یا مشاہدہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا کسی ولیِ کامل کی جانب سے کوئی ایسا حکم مبارک ہو جو کہ قرآن و شریعت کے خلاف ہو تو اس پر ہرگز ہرگز کبھی بھی عمل مت کریں کیونکہ لازمی اس کی تعبیر یا مطلب کچھ اور ہوتا ہے اور اچھا ہوتا ہے اور نفس و شیطان ایسے موقع پر اکثر لوگوں کو بلکہ صاحبِ فیض اور صاحبِ ولایت حضرات کو بھی راہِ ہدایت سے بھٹکا دیتا ہے یا پھر عمل نہ بھی کیا جائے تو کسی کیفیت میں خرابی پیدا کر دیتا ہے لہٰذا خواب و مشاہدہ میں بار بار بھی کسی خلافِ شرع عمل کا حکم ہو تو اس پر نہ ہی عمل کرنا چاہیے اور نہ ہی اس طرف دھیان کرنا چاہیے بلکہ صرف اپنے مرشدِ کامل کی بارگاہ میں لازمی عرض کر دے۔

197 اللہ سبحانہ تقدس نے مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الاغیاث کے مقام پر فائز فرمایا یعنی آپ اپنے دور میں مقامِ غوثیت پر بھی فائز ہیں اور اس کے علاوہ آپ غوث بنانے والے بھی ہیں لہٰذا امامِ کامل حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے ان کی تشریف آوری سے قبل ہر دور میں جو بھی ولی کامل مقامِ غوثیت پر فائز ہو گا وہ آپ سرکار کی منظوری اور مہر سے بنے گا۔

198 اگر اپنے خیالات اور سوچ کا رخ اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشدِ کامل کی طرف کر لیں گے تو پھر کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں ہو گا اور ہر لمحہ عبادت بن جائے گا۔

199 اگر آپ رات کو ذکرِ الٰہی کرتے کرتے سو جائیں گے تو ساری رات ایسے ہی ہو گی کہ

جیسے آپ ذکر کرتے رہے اور ساری رات ذکر کرنے کا ثواب نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

200 اگر آپ کھانا اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق کھائیں گے تو وہ بھی عبادت بن جائے گا اور اسی طرح زندگی کے باقی تمام امور ہیں۔

201 اگر سالک اپنے آپ کو دوسروں سے اونچا اور اعلیٰ خیال کرے گا تو باطنی فیض حاصل نہیں ہوگا لہٰذا روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو تمام سلسلہ والوں سے بلکہ تمام لوگوں سے حقیر، کمتر اور گناہ گار سمجھنا چاہیے۔

202 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس کو مکمل طور پر کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا اور حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کسی نے نہیں کیا اور نہ ہی کوئی مشاہدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس اور حقیقت کو صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی جانتا ہے۔

203 جب رمضان شریف کا مہینہ ختم ہوتا ہے تو عید کی رات کو اللہ سبحانہ تقدس سارے رمضان شریف کی مزدوری کا انعام عطا فرماتے ہیں مگر افسوس کہ اسی رات لوگ شیطان کی طرف بھاگتے ہیں اور دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں لہٰذا اس رات اللہ سبحانہ تقدس کی جانب زیادہ متوجہ ہونا چاہیے کہ وہ انعام ملنے کی رات ہے۔

204 کوئی نیک کام کرنے کے بعد اس کا محاسبہ کرنے کا مطلب اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیکھا جائے کہ اس عمل میں کوئی ایسی چیز یا کمی کوتاہی تو نہیں رہ گئی جو بہتر ہو سکے تاکہ اس نیک عمل کو مزید بہتر سے بہتر بنایا جائے لہٰذا صرف اپنے گناہوں اور غلطیوں پر ہی محاسبہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہر نیک کام کرنے کے بعد بھی محاسبہ کریں۔ اسی طرح اگر مجموعی طور پر نیک کام کیا جائے تو بعد میں آپس میں بیٹھ کر محاسبہ کریں کہ اس کو مزید بہتر کیسے بنایا جائے مگر

www.HaqWaliSarkar.com

اس کا مقصد کسی پر نقطہ چینی ہر گز نہ ہو اور جب تک محاسبہ کرتے رہیں گے تو اعمال میں بہتری پیدا ہوتی جائے گی۔

205 سالک اپنے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کو اس طرح گزارتا ہے کہ اس کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں ہوتا۔

206 بندہ کو جو چیز یا جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مرشد سے پوچھ لے اور وسوسہ میں مبتلا نہ رہے۔

207 جب پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کریں گے تو جسم اور روح میں ایک نورانی انقلاب اور تبدیلی ضرور آئے گی اور جب کوئی شخص پورے خلوص، محبت اور توجہ کے ساتھ ذکر کرتا ہے تو فرشتے برکت حاصل کرنے کے لیے اس ذاکر کے جسم سے اپنے پر ملتے ہیں۔

208 طریقت اور روحانیت کی ابتدا میں سب سے پہلے اپنی نفی کریں کہ کلمہ شریف میں بھی سب سے پہلے لَا آتا ہے اور لَا کا مطلب ہے کہ نہیں، لہٰذا پہلے اپنی ذات کی نفی کریں گے تو پھر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کی قربت و محبت اور معرفت ملے گی۔

209 حضرات اولیاء کرام ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس بہت غیرت فرماتے ہیں اور اسی لیے بعض اوقات حضرات اولیاء کرام کی چھوٹی سی گستاخی انسان کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دور کر دیتی ہے اور بعض اوقات حضرات اولیاء کرام کا تھوڑا سا ادب اور محبت بھی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب اور محبت عطا کر دیتی ہے۔

210 عام لوگوں کے سامنے خواب سنانا بہت نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اکثر وہ اس کی غلط یا

www.HaqWaliSarkar.com

مزاحیہ تعبیر نکالیں گے جس سے خواب کے برے نتائج یا اثرات زندگی پر مرتب ہو سکتے ہیں لہٰذا اپنے خواب اور مشاہدات صرف اور صرف اپنے مرشد کو یا کسی بزرگ کو سنانے چاہییں۔

211 سالک کو کشف و کرامات یا مقامات کی طلب ہرگز دل میں نہیں رکھنی چاہیے بلکہ اس کو چاہیے کہ صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و محبت اور فنا و رضا کا طالب ہو۔

212 کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق ہو جائے اور اس کی قربت و معرفت نصیب ہو جائے لیکن پہلے ابتدا میں مرشدِ کامل سے روحانی تعلق قائم ہوتا ہے اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اور پھر اللہ سبحانہ تقدس سے روحانی تعلق قائم ہوتا ہے جس کو فنا فی الشیخ ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کہتے ہیں۔

213 حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی افضل اور کامل ترین شخصیت بہت کم اور صدیوں بعد دنیا میں تشریف لاتی ہے۔

214 بعض حضرات کم علمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ حضرات اولیاء کرام اور ان کے پیروکار بدعتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرات اولیاء کرام بدعت کی تاریکی کو دور کرنے کے لیے ہی تشریف لائے ہیں اور ان کے پیروکار بدعت سے بہت دور ہوتے ہیں۔

215 ہر شخص کو مرنے کے بعد قبر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک کروائی جائے گی اور منکر نکیر اس شخص سے پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں؟ جو اہلِ ایمان مومن ہو گا وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہچان لے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اس کے علاوہ جس شخص کو زندگی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک خواب میں نصیب ہوئی ہے وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہچان لے گا لہٰذا اس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

216 بزرگانِ دین یعنی حضرات اولیاء کرام کو مشکل وقت میں یاد کرنا اور اللہ سبحانہ تقدس کی مدد کا وسیلہ سمجھنا شرک نہیں ہے بلکہ بہت مناسب اور بہترین عمل ہے۔

217 حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ ''جس کا کوئی پیر یعنی کوئی مرشد یا رہبر نہیں ہوتا تو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے یعنی وہ شخص شیطان کے مکروفریب میں پھنسا رہتا ہے۔''

218 انسان کو چاہیے کہ اپنی موت کو ہر روز یاد کرے اور ہر وقت موت کے لیے تیار رہے اور اپنی ہر رات اور دن ایسے گزارے جیسے زندگی کی آخری رات اور دن ہو۔

219 اگر انسان فرض نماز چھوڑ دے اور پھر ساری زندگی اس کے بدلے میں نفل ادا کرتا رہے تو پھر بھی اس فرض کی کمی پوری نہیں ہوسکتی لہٰذا انسان کو چاہیے کہ کسی بھی حال میں فرض نماز نہ چھوڑے۔

220 عمل کے لیے پہلے علم کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا دین کے احکامات کا علم حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہے اور دین کے بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے لہٰذا خود بھی دین کا علم حاصل کریں اور اپنی اولاد کو بھی قرآنِ پاک کی اور دین کی تعلیم لازمی دلوانی چاہیے۔

221 سالک کو کرامت نہیں بلکہ استقامت مانگنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں استقامت پسندیدہ ہے لہٰذا جو بھی نیکی کا عمل کریں اس میں استقامت بھی لازمی اختیار کریں۔ ایک چھوٹا سا عمل اور نیکی بھی جو استقامت سے کریں گے تو وہ بھی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں مقبول عمل ہو جائے گا اور استقامت کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کا جو عمل بھی کریں پھر اس کو زندگی بھر مرتے دم تک کسی بھی حال میں کبھی بھی ترک نہ کریں۔

222 کسی شخص کو شرمندگی سے بچانا کسی کو کھانا کھلانے سے بھی افضل ہے۔

223 اپنے دل میں لوگوں کے متعلق بدگمانی نہیں رکھنی چاہیے۔

www.HaqWaliSarkar.com

224 ہر علاقے اور ہر دور میں حضرات اولیاء کرام موجود رہتے ہیں۔

225 توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گناہ پر ندامت اور شرمندگی بھی ہو اور پھر اس گناہ کی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں معافی بھی مانگے اور پھر اس گناہ کو اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں آئندہ نہ کرنے کا عہد بھی کرے۔

226 جس نے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور ذکر کے بغیر گزار کر ضائع کر دیا تو اس کو اس کا افسوس قیامت کے دن ضرور ہوگا۔

227 غصہ، نفس اور شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

228 رشتہ داری کو جان بوجھ کر توڑنے والا دنیا اور آخرت میں اپنا نقصان کرتا ہے لہٰذا اپنے رشتے داروں سے اچھے تعلقات اور رویہ رکھنا چاہیے۔

229 زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ اس بات سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

230 ہدایت دینا اللہ سبحانہ تقدس کا کام ہے اور ہمارا کام صرف لوگوں کو حکمت اور محبت کے ساتھ دین کی دعوت دینا ہے کیونکہ حکمت اور محبت ہر چیز اور ہر بات میں بہت ضروری ہے لہٰذا جہاں دین میں تبلیغ کا حکم ہوا ہے وہاں یہ بھی حکم ہوا ہے کہ حکمت اور محبت کے ساتھ تبلیغ کیا کرو۔

231 مسجدوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے اور ان کی بے ادبی سے مکمل گریز کرنا چاہیے کہ یہ انسان کی نیکیوں کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔

232 حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ ”دین میں ایک لمحہ کا غور و فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔“

233 حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ ”مومن کی یہ شان ہے کہ اگر وہ پہاڑ پر توجہ کرے تو

www.HaqWaliSarkar.com

پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دے گا۔''

234 صرف اپنی فکر کرنے والا بہت پیچھے رہ جاتا ہے اور اس کے مقابلے میں لوگوں کی دینی اور دنیاوی لحاظ سے فکر کرنے والا بہت بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے اور اپنی فکر چھوڑ کر دوسروں کی فکر کرنا یہی طریقہ حضرات انبیاء کرام اور حضرات اولیاء کرام کا ہے۔

235 سالک کو چاہیے کہ چاہے اگر فنا فی اللہ کے مقام تک بھی پہنچ جائے مگر پھر بھی اپنے مرشد کی محبت اور ادب کو ذرا برابر بھی کم نہ ہونے دے ورنہ روحانی معاملات میں زبردست نقصان اٹھائے گا اور اوپر سے نیچے گر جائے گا۔

236 انسان بہت ہی ناشکرا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہوتی ہیں ان کا کبھی بھی شکر ادا نہیں کرتا یا بہت کم اور کبھی کبھی شکر ادا کرتا ہے اور جو نعمت نہ ملی ہو تو ساری زندگی اس نعمت کی ناشکری میں گزار دے گا۔

237 حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ انسان کو حقوق العباد کا بھی نہایت خاص خیال رکھنا چاہیے۔

238 چھوٹی چھوٹی باتوں یعنی گناہوں کو بھی مت کرو کہ یہ بڑھتے بڑھتے ڈھیر بن جاتا ہے۔

239 صرف اور صرف بیعت ہو کر مرشد ہی ایک ذریعہ ہے جس سے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و قربت اور معرفت حاصل ہوتی ہے لہٰذا تمام حضرات اولیاء کرام اور حضرات مقربین نے اسی ذریعہ سے اللہ سبحانہ تقدس کا قرب اور معرفت حاصل کی ہے۔

240 جب ذاکر کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس کا سارا جسم اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتا ہے یعنی سر سے پاؤں تک ہر عضو اور ہر رگ و ریشہ میں ذکرِ الٰہی جاری ہو جاتا ہے تو اس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں اور اس کیفیت میں ذاکر کا ایک گھنٹہ ذکر کرنا ثواب اور فیوض و برکات میں

www.HaqWaliSarkar.com

عام شخص کے جو کہ صرف زبان سے ذکرِ الٰہی کرتا ہے اس کے سو سال کے ذکر کرنے کے برابر ہے اور الحمدللہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں بے شمار لوگوں کا سلطان الاذکار جاری ہے۔

241 وہ جگہ، گھر اور مقام بھی باعث برکت ہوتا ہے جس جگہ اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کی مجلس ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے کافی عرصہ تک اس جگہ میں فیوض و برکات موجود رہتے ہیں اور اس مقام کی چمک آسمان پر فرشتوں کو بھی نظر آتی ہے۔

242 دین کا علم ضرور حاصل کریں اور اسے آگے لوگوں میں بھی ضرور پھیلائیں اور دین کی تبلیغ میں کچھ نہ کچھ اپنا حصہ ضرور ڈالیں کیونکہ تبلیغِ دین بہت ضروری ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو اپنے اعمال کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے لہٰذا دین کی تبلیغ کو اپنی زندگی کے سب کاموں سے افضل و اعلیٰ کام سمجھنا چاہیے۔

243 اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر تین طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک طریقہ تصور میں ذکر کرنا ہے، دوسرا طریقہ ہر سانس کے ساتھ ذکر کرنا ہے اور تیسرا طریقہ بلند آواز سے ذکر کرنا ہے اور تینوں اذکار کے الگ الگ فیوض و برکات ہیں اور ذکرِ جہر یعنی بلند آواز سے ذکر کرنے کے حکم اور فضیلت میں بھی تقریباً چالیس احادیثِ مبارکہ ہیں۔

244 جب بندہ تنہائی میں اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتا ہے یا اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس بھی اس بندہ کو اپنے دل میں یاد فرماتا ہے اور جب ہم اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کی محفل میں یا لوگوں میں بیٹھ کر اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس آسمانوں پر فرشتوں کی محفل میں ہمارا ذکر فرماتا ہے اور یہ انسان کی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ اتنی بڑی بارگاہ میں ہمارا ذکر یا ہماری بات ہو لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے کی توفیق کا عطا ہونا بہت ہی بڑی سعادت اور کرم کی بات ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

245 اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کو اپنا لیتا ہے میں اس کو بھی اپنا محبوب بنا لیتا ہوں لہٰذا اپنی زندگی کے ہر ہر عمل کو اپنے آقا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ اور سنتِ مطہرہ کے مطابق ادا کرنا چاہیے۔

246 جو لذت اور سکون اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور عشق میں ہے وہ کائنات کی کسی بھی چیز میں نہیں ہے۔

247 کسی ولی کامل سے محبت رکھنے والا قیامت کے روز اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے شافع محشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے مبارک کے سائے کے نیچے ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے فیض سے مستفیض ہوگا۔

248 مرشدِ اکمل حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ تقدس بے نمازی اور کنجوس شخص کی قبر کے ساتھ قبر بھی نہ دے کیونکہ ایک بے نمازی شخص کی نحوست چالیس گھروں تک جاتی ہے۔

249 کسی بھی شخص کی کسی بھی حال میں دل آزاری نہیں کرنی چاہیے کہ شرک کے بعد یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

250 حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام اور بالخصوص اپنے سلسلہ عالیہ کے بزرگانِ دین کے واقعات، فرمودات اور حالاتِ زندگی محبت سے پڑھنے اور سننے چاہییں کہ اس سے بھی روحانی فیض اور روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

251 روحانیت میں اگر اونچی پرواز کرنی ہے تو پھر طلب بھی اونچی رکھیں۔

252 طریقت میں دوستی نہیں ہوتی یعنی راہِ طریقت پر چلنے والا سالک کبھی بھی کسی سے ذاتی طور پر محبت نہیں کرتا بلکہ جس سے بھی محبت یا تعلق رکھتا ہے وہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت

www.HaqWaliSarkar.com

اور نسبت کی وجہ سے رکھتا ہے۔

253 شریعت اور طریقت کا علم حاصل کرنے والا اور ان دونوں پر چلنے والا ہی حقیقی عالمِ دین ہوتا ہے۔

254 اگر حضرات اولیاء کرام، مقربین، محبوبین سے محبت ہوگی اور ان سے نسبت و تعلق ہوگا تو آخرت میں بھی انہی کے ساتھ ہوں گے اور پھر کامیابی لازم ہوگی کیونکہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

255 مرنے کے بعد جب لوگ حضرات اولیاء کرام کی شان دیکھیں گے تو حسرت کریں گے کہ اے کاش دنیا میں ہم بھی اس گروہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے اور کسی نہ کسی مرشدِ کامل کے دستِ اقدس پر بیعت ہوجاتے۔

256 اگر کسی ولی اللہ کی کوئی بات یا عمل سمجھ میں نہ آئے تو پھر بھی مخالفت یا اعترض نہ کریں کیونکہ یہ بہت نازک مقام ہے کیونکہ کسی ولی اللہ سے عداوت و بغض رکھنے سے اللہ سبحانہ تقدس اعلانِ جنگ فرمادیتا ہے۔

257 تکلیفیں، پریشانیاں، بیماریاں ہر شخص کو آتی ہیں مگر جو شخص ان میں رہ کر صبر کرتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کا شکرادا کرتا ہے وہ شخص آخرت میں کامیاب ہوگا۔

258 اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے کسی تکلیف و پریشانی کا آنا اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت کی نشانی ہے لہٰذا اسے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب اور ناراضگی کی علامت نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ تکلیفوں اور پریشانیوں کا آنا بھی سنتِ مبارکہ ہے۔

259 حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے بے انتہا پابند تھے اور اس کے باوجود آپ کی بے انتہا مخالفت ہوئی ہے، چونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی بے انتہا

www.HaqWaliSarkar.com

مخالفت ہوتی تھی لہٰذا اسی لیے حضرات اولیاء کرام کو بھی اس میں سے لازمی حصہ مل کر رہتا ہے اور مخالفت کا ہونا تمام حضرات اولیاء کرام اور حضرات انبیاء کرام کی سنتِ مبارکہ ہے۔

260 شہنشاہِ صداقت، یارِ مزار حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے انتہا قربت ومحبت کی وجہ سے جو بات سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں ہے وہ اور کسی سلسلہ عالیہ میں نہیں ہے۔

261 اپنے نفس پر قابو پانا سب سے مشکل کام ہے اور حضرات اولیاء کرام نے اس کے لیے مختلف طریقے اپنائے ہیں مگر حضرات خواجگانِ صدیقیہ نقشبندیہ نے سب سے اعلیٰ اور آسان طریقہ فرمادیا کہ اپنے مرشد کی توجہ سے اور مرشد کی طاقت حاصل کر کے نفس پر قابو پایا جائے اور یہ سب سے آسان اور جلد طریقہ ہے۔

262 چھوٹے بچوں کی جیسی تربیت کریں گے ان پر ویسے ہی اثرات مرتب ہوں گے۔

263 جو عمل بھی یا جو چیز بھی یا جو بات بھی اپنے مرشدِ کامل سے دور کرتی ہے وہ شیطان اور نفس کی طرف سے ہوتی ہے لہٰذا اس سے مکمل طور پر بچنا چاہیے۔

264 دین میں مخالفت کا ہونا سنتِ مبارکہ ہے اس لیے دین کی تبلیغ اور خدمت میں مخالفت ہو کر رہے گی لہٰذا دین کی تبلیغ اور خدمت کرنے والوں کو اس راہ میں جو مخالفت اور پریشانیاں آئیں ان سے دل برداشتہ ہونے کی بجائے ان پر صبر کریں اور دین کی تبلیغ اور خدمت کرتے رہیں۔

265 مسواک لازمی کرنی چاہیے کہ اس سے نماز کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے اور اس کے علاوہ اس کے ستر فوائد ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہوگا۔

266 حدیثِ پاک میں ہے کہ ”مومن کے جوٹھے میں بھی شفا ہے۔“

www.HaqWaliSarkar.com

267 کھانے کی کسی چیز کو بھی ضائع کرنا بہت سخت منع ہے اور گناہ ہے اور اس سے رزق میں برکت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

268 اسراف یعنی فضول خرچی اللہ سبحانہ تقدس کو سخت ناپسند ہے۔

269 اگر کسی کو دین کی دعوت دیں اور پھر اس کے بدلے میں اس سے عزت کے یا کسی بھی چیز کے خواہش مند ہوں گے تو آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور اس کا ثواب نہیں ملے گا۔

270 حضرات اولیاء کرام کے لیے عزت اور ذلت برابر ہوتی ہے کیونکہ نہ ہی وہ کسی کی عزت کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور نہ ہی ذلت ملنے پر رنجیدہ یا دل برداشتہ ہوتے ہیں۔

271 غرور و تکبر کو اپنے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ہرگز جگہ نہ دیں ورنہ تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

272 قرآنِ پاک میں جتنے بھی قصے اللہ سبحانہ تقدس نے بیان فرمائے ہیں ان میں ہمارے لیے بہت سی نصیحتیں اور سبق ہوتے ہیں۔

273 مشکل اوقات اور تکلیف دہ اور پریشان کن حالات میں ہی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کس شخص میں کتنا اخلاص ہے۔

274 اللہ سبحانہ تقدس کی نسبت سے کسی کا احترام کرنا ایسا ہی ہے جیسے اللہ سبحانہ تقدس کا احترام کرنا لہٰذا جس چیز کو اور جس شخص کو اللہ سبحانہ تقدس سے نسبت ہو جاتی ہے وہ قابلِ احترام ہے لیکن غیر اللہ سے نسبت والے کی ذرا سی بھی عقیدت اور احترام ایمان کو ختم کر دیتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس پر اس قدر غضب اور جلال فرماتا ہے کہ عرش بھی کانپ اٹھتا ہے۔

275 سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں تو یہ بات ہے کہ اگر کوئی مرید شریعت کی پابندی کرتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے اور اپنے مرشد سے تعلق اور محبت و ادب رکھتا ہے تو وہ کامیاب ہے لیکن اگر دونوں میں سے ایک بھی بات نہ ہو تو ہدایت اور فیض حاصل نہیں ہوتا اور اگر ہدایت اور فیض حاصل ہونے کے بعد بھی دونوں میں سے ایک چیز کو بھی چھوڑ دے گا تو پھر راہِ ہدایت سے بھٹک جائے گا۔

276 جب دین کی تبلیغ کریں گے تو رکاوٹ اور مخالفت لازمی ہوگی کیونکہ یہ بھی سنتِ مطہرہ ہے اور اس میں آپ کا فائدہ بھی ہے کہ اس پر صبر کرنے سے آپ کے درجات بلند ہوں گے اس لیے رکاوٹ اور مخالفت کو خوش دلی سے قبول کریں اور سب سے زیادہ رکاوٹ اور مخالفت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہوئی اور اس کے بعد حضرات انبیاء کرام کی اور پھر حضرات اولیاء کرام کی ہوئی لہٰذا اگر دین کی تبلیغ اور خدمت میں ہماری مخالفت نہیں ہوگی تو ایک سنتِ مبارکہ رہ جائے گی بلکہ لوگوں کی ملامت اور مخالفت پر شکر ادا کریں کہ لوگوں نے آپ کی تعریف نہیں کی کہ اگر لوگ آپ کی تعریف اور عزت کرتے تو زیادہ امکان اور اندیشہ اس بات کا ہوتا کہ آپ اپنے نفس کے شر اور غرور اور تکبر میں مبتلا ہو جاتے۔

277 اگر نیک اور صالح بندوں کا ذِکر مبارک کریں گے تو طبیعت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور اگر بُرے لوگوں کا ذکر کریں گے تو طبیعت میں عجیب بُرے اثرات پیدا ہوں گے۔

278 شریعت اور طریقت کی آپس میں مخالفت نہیں ہے لیکن جو شخص پوری سوچ سمجھ نہیں رکھتا وہی ان دونوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے۔

279 دنیا کو مقصد نہ سمجھیں بلکہ صرف ایک ضرورت سمجھیں۔

280 مومن کی مثال ایک کشتی کی سی ہے کہ جس طرح کشتی پانی میں تو رہتی ہے لیکن پانی کے

www.HaqWaliSarkar.com

اوپر اوپر رہتی ہے اور کنارے پہنچ جاتی ہے لیکن جو کشتی پانی میں ڈوب جائے وہ کنارے یعنی منزل پر نہیں پہنچ سکتی اور تباہ و برباد ہو جاتی ہے لہٰذا اسی طرح مومن دنیا میں تو رہتا ہے مگر دنیا کی محبت میں ڈوبتا نہیں ہے۔

281 جو شخص جنت کا طالب ہے وہ بھی کامیاب ہے اور جو اللہ سبحانہ تقدس کا طالب ہے وہ بھی کامیاب ہے مگر بڑی کامیابی اللہ سبحانہ تقدس کے طالبوں کی ہے اور توحید کا مزہ اور لذت بھی وہی چکھتے ہیں لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کی ذاتِ اقدس کا طالب بننا بہت بڑی اور اونچی بات ہے۔

282 اللہ سبحانہ تقدس کے حکم، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ اور حضرات اولیاء کرام کے راستے پر چلنے کی وجہ سے اگر لوگ بُرا بھلا کہیں تو یہ ملامت کہلاتی ہے۔

283 جو لوگوں سے نرمی سے پیش آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس بھی اس سے دنیا اور آخرت میں نرمی والا معاملہ فرمائے گا۔

284 ایمان ڈر اور امید کے درمیان ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی اور غضب کا ڈر بھی بہت زیادہ ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم اور رحمت کی امید بھی بہت زیادہ ہو لہٰذا ایمان کے لیے ان دونوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے ایک چیز نہ ہو یعنی ڈر رہو اور امید بالکل نہ ہو یا امید ہو اور ڈر بالکل نہ ہو تو انسان راہِ ہدایت سے بھٹکا رہے گا اور ایمان کی دولت حاصل نہیں کر سکے گا۔

285 یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور عظمت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر امتی ولایت کا فیض حاصل کر سکتا ہے اور اس کے لیے اسے حضرات اولیاء کرام کے طریقہ پر عملاً چلنے کی ضرورت ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

286 فرقہ پرستی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت دکھ ہوتا ہے کہ جس طرح والدین کے بچے آپس میں لڑیں تو والدین کو دکھ ہوتا ہے اسی طرح جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت آپس میں لڑتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھ ہوتا ہے۔

287 لوگوں کو سختی کی بجائے نرمی سے جیتنے کی کوشش کرو۔

288 جس طرح سب سے بڑا اللہ سبحانہ تقدس ہے اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر بھی ہر ذکر سے بڑا اور افضل ہے۔

289 جو شخص بیعت ہونے کے بعد بھی سابقہ غلط روش پر قائم رہتا ہے تو وہ سلسلہ عالیہ کی بدنامی اور رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔

290 اگر کسی روحانی سلسلہ میں باوجود کوشش اور طلب کے باطنی فیض نظر نہیں آتا تو وقت ضائع کیے بغیر دوسرے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور اگر تشنگی باقی ہے اور اطمینان نہیں ہے تو بطور طالب بھی دوسرے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

291 دینِ اسلام کو ماننے والے ہر دور میں اور ہر شعبہ میں مجموعی طور پر دوسرے مذاہب کے مقابلے میں زیادہ باحیا ہیں لہٰذا غیر مسلموں کی فلموں، ڈراموں، کتابوں، حرکات و سکنات، ٹیلی ویژن، لباس، گفتگو، میل جول اور رہن سہن کو دیکھو تو ان میں مسلمانوں کے مقابلے میں بے حیائی زیادہ ہے اور قیامت تک یہ فرق قائم رہے گا، گو مسلمانوں کا ایک طبقہ بے حیائی میں ان کی تقلید کا خواہاں ہے۔

292 مومن میلے کچیلے کپڑوں اور غیر صحت مند ماحول کے باوجود پاک رہنا پسند کرتا ہے اور جب کہ کافر ظاہری شان و شوکت اور صفائی کے باوجود ناپاک رہنا پسند کرتا ہے۔

293 مومن تھوڑی آمدنی میں بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتا رہتا ہے جب کہ فاسق و فاجر شخص

www.HaqWaliSarkar.com

گھبرا جاتا ہے اور وہ زیادہ آمدنی میں بھی کبھی اپنے رب کا شکر ادا نہیں کرتا۔

294 حضرات انبیاء کرام اور حضرات اولیاء کرام نے اپنے لیے دنیاوی مال کی کمی کو پسند فرمایا ہے لیکن دوسروں لوگوں کا ان حضرات کے لیے مفلسی کی خواہش رکھنا بے ادبی ہے۔

295 نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج آلات موسیقی پر گانے والے، فلموں میں کام کرنے والے، کھلاڑی اور سیاست دانوں میں سے مسلسل جھوٹ بولنے والے ہمارے ہیرو ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس سے تعلق اور محبت رکھنے والوں کو ہم جینے کا حق بھی نہیں دینا چاہتے اور ان سے ملنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔

296 اللہ سبحانہ تقدس اکثر لوگوں کے اہل اللہ سے رویہ کو دیکھ کر رحمت اور عذاب کا فیصلہ فرماتے ہیں اور مشکل گھڑی میں نافرمان قوموں کی دنیاوی تدبیروں کو غلط فرما دیتا ہے۔

297 ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا ایک درویشِ کامل کے مقام وحال کو جاننے سے بھی قاصر رہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو تو صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی جانتا ہے، اسی لیے ہم اللہ سبحانہ تقدس سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج تو پھر اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں کی استدعا پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے مطابق درود بھیجتے ہیں اور فرشتے بھی ہمنوا ہوتے ہیں۔

298 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارتِ پاک پر شفاعت کی خوش خبری ہے لیکن جالیوں مبارک کی وجہ سے قبر شریف کی زیارت پاک نہیں ہو پاتی اور اکثر لوگوں کو قبر شریف کے مقام کا بھی اندازہ تک نہیں ہو پاتا لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں وزیروں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کو زیارتِ مبارکہ کے لیے کھولنا مستحسن اور باعثِ فیض و برکات ہوگا۔

www.HaqWaliSarkar.com

299 عرب شریف میں حج کے انتظامات ماضی کی نسبت بہت بہتر ہیں لیکن پھر بھی ابھی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔

300 اے نام نہاد علماء! تم فرقہ پرستی کی دلیل کہاں سے لاتے ہو حالانکہ قرآن وحدیث سے سمجھ نہیں آتی تو سابقہ چند سو سال کے حضرات اولیاء کرام کا طرزِ عمل تمہارے سامنے ہے کہ کس طرح محبت اور رواداری سے انہوں نے دینِ اسلام پھیلایا اور آج تم نے مسلمان حکومت کے تحت مسلمانی اکثریت کے ملک میں خود مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور مسلمانوں کی رسوائی کا باعث بن کر دین کی راہ میں رکاوٹ بن گئے ہو، تو کیا تم اللہ سبحانہ تقدس کے حضور پیشی سے نہیں ڈرتے؟ اور جو مسلمانوں میں فرقہ پرستی کرتا ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دل آزاری کرتا ہے البتہ نیک نیتی پر مبنی اختلاف جائز ہے۔

301 وطنیت کے فلسفے کی بنا پر کھینچی ہوئی لکیر کیا اس قدر مقدس ہے کہ اس لکیر کے دوسری طرف بسنے والے لوگ زندگی کا حق نہیں رکھتے اور اسی فلسفہ کی وجہ سے حکومتیں بھی ایک دوسرے کے ملک کے اندر دہشت گردی، لوٹ مار اور بے گناہ انسانوں کے قتل کو جائز اور باعث فخر سمجھتی ہیں جو مجموعی طور پر انسانیت کے خلاف ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ ساری زمین بلکہ ساری کائنات اللہ سبحانہ تقدس کی ہے اور ہم سب اس کے بندے ہیں اور کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں اور اگر کہیں برتری کا تعین ضروری ہو تو صرف تقویٰ کسوٹی ہو اور گروہ بنانے کی ضرورت ہو تو صرف بدکار اور مجرموں کو الگ کیا جائے۔ آج ہر انسان یہ سوچے کہ ہم کب تک رنگ، نسل، زمین اور مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے رہیں گے اور اپنی صلاحیتیں انسانیت کی بہبود کی بجائے اس کی تخریب پر صرف کرتے رہیں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

302 موجودہ سائنسی ترقی کو انسانوں کی بہتری کے لیے استعمال کرنا نہایت مناسب ہے اور اسی طرح شادی سے قبل مکمل طبی معائنہ سے بہت سے آئندہ مسائل سے خلاصی حاصل کی جاسکتی ہے اور اس سلسلہ میں ایک مربوط اور مکمل نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔

303 آج بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور محبت ہی دنیا اور آخرت کے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے اور جسے انسانی تاریخ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ عالی نظر نہیں آتی وہ حقیقت میں اندھا ہے اور اندھے کی گواہی بھی معتبر نہیں ہوا کرتی۔

304 اے میرے بچو! اگر تم نے حضرات اولیاء کرام کے راستے پر چلتے ہوئے دنیا سے بے رغبتی اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت جاری رکھی تو انشاء اللہ تعالیٰ باطنی فیض تمہاری نسل میں جاری رہے گا اور اگر دنیاوی عیش و عشرت کے لیے مال اکٹھا کیا اور اپنی ذات پر خرچ کیا تو تم راہ سے بھٹک جاؤ گے لیکن دین کی اشاعت، ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کے لیے یا لنگر چلانے کے لیے یا لوگوں کو سہولت بہم پہنچانے کے لیے مال اکٹھا کیا تو ایسا کرنا باطنی فیض کے لیے نقصان دہ نہ ہوگا بلکہ عین سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

305 جب نفس کے لالچ کے بغیر رزقِ حلال درست نیت سے آئے تو اسے اپنے رب کی طرف سے سمجھ کر قبول کرلو اور اللہ سبحانہ تقدس کے حکم کے مطابق خرچ کر ڈالو۔

306 ہر ایک سے ہدیہ بلا سوچے سمجھے قبول نہ کرو اگرچہ ہدیہ لینا دینا سنتِ مبارکہ ہے کہ یاد رکھو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خالص نیت اور محبت کی بنا پر ان کا سارا مال قبول فرمالیا لیکن ایک دوسرے شخص کی پیش کردہ سونے کی ڈلی کو ناراضگی سے پھینک دیا۔

307 اپنی زندگی کا مختصر وقت دنیاوی جھگڑوں میں ضائع مت کرو کیونکہ ایک لمحہ بھی جو اللہ

سبحانہ تقدس کی یاد کے بغیر گزر گیا وہ آخرت میں یاد آ کر حسرت کا سبب ہوگا۔

308 اپنا محاسبہ ہر روز کرتے رہو تا کہ ہر روز پچھلے روز سے بہتر ہو۔

309 اگر سارا وقت بھی نیکی میں گزرا ہے تو اس بات کی جستجو کرو کہ اسی وقت میں اس سے بہتر نیکی اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت اور رضا کا کام ہوسکتا تھا چنانچہ جہاں بڑی نیکی ممکن ہے وہاں چھوٹی نیکی کو چھوڑ دو اور وقت کا بہترین استعمال کرو۔

310 اپنے اندر اور ارد گرد غور و فکر کرتے رہو کہ جس اللہ سبحانہ تقدس نے تمہاری خوشی کے لئے ایک لاکھ سے زائد قسم کی تتلیاں پیدا فرمائیں، ہزاروں خوشبوئیں، ذائقے، رنگ پیدا فرمائے، ہر روز کا موسم بلکہ ہر وقت کا موسم دوسرے وقت کے موسم سے مختلف کیا اور ایک وقت میں بھی زمین کے مختلف حصوں پر مختلف اوقات میں موسم اور حالات مختلف پیدا فرمائے اور انسانی نباتات، حیوانات، پرندے وغیرہ پیدا فرمائے۔ ہماری سوچ سے کہیں وسیع کائنات بنائی اور اس قدر چھوٹے جسم بھی پیدا فرمائے کہ ہماری انگلی پر کروڑوں جراثیم موجود ہوں تو ہمیں ان کا بوجھ محسوس نہ ہو۔ ہر انسان کا چہرہ بلکہ یہاں تک کہ کسی کے انگوٹھے کی لکیریں بھی آپس میں نہیں ملتیں جو قدرت کا ایک خزانہ ہے۔ افسوس کہ ہم پھر بھی ناشکری کریں لہٰذا اگر ہم ہر وقت بھی سجدہ شکر میں رہیں تو پھر بھی حقِ شکر ادا نہیں کر سکتے۔

311 ہمارے سلسلہ عالیہ کو چلانے والے خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور جو زبردست روحانی فیض ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے اور جہاں کچھ کمی کوتاہی ہے وہ میری ذاتی نااہلی کی بنا پر ہے۔

312 اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں اور اس کی مخلوق کا احسن ذکر اللہ سبحانہ تقدس ہی کا ذکر ہے کہ دیکھو اللہ سبحانہ تقدس کے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں مبارک کا نشان

www.HaqWaliSarkar.com

حرم پاک میں خانہ کعبہ کے نزدیک زیارت کے لیے موجود ہے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں اپنی نشانی قرار دیا ہے، اس لیے اللہ سبحانہ تقدس کے دوستوں کی ہر ہر چیز سے محبت وعقیدت رکھو۔

313 اللہ سبحانہ تقدس کے محبوبوں سے محبت رکھنے والے ہی اللہ سبحانہ تقدس کی قربت رکھنے والے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے محبوبوں سے بغض رکھنے والے اللہ سبحانہ تقدس کے دشمن ہیں۔

314 اللہ سبحانہ تقدس تمہاری شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اور شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے لہٰذا دونوں بہت قریب ہیں اور ہدایت یا گمراہی کے فیصلے کے لیے تمہیں دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی تمہارا امتحان ہے کہ تم کسے قریب کرتے ہو اور کسے دور کرتے ہو۔

315 ایک بہت آسان پرکھ ہمارے آخرت کے انجام کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دستیاب ہوئی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آخرت میں آدمی اسی قوم سے اٹھایا جائے گا جس سے وہ مشابہت اور محبت رکھے گا لہٰذا ابھی دیکھ لو کہ تمہیں کس سے محبت ہے اور تم نے کس کی مشابہت اختیار کی ہوئی ہے اور کس قوم کو پسند کرتے ہو۔ اگر زندگی میں اپنے وقت کے حضرات اولیاء کرام سے محبت اور تعلق ہے تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہو گے اور اگر فاسق وفاجر گروہوں سے تعلق ومحبت قائم ہے کہ ان کی باتیں گھنٹوں سن کر بھی جی نہیں بھرتا، ان کی تصاویر اپنے گھروں میں لگا رکھی ہیں، ان کا چہرہ دیکھ کر خوش ہوتے ہو اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں چند منٹ سن کر طبیعت پر بوجھ شروع ہو جاتا ہے تو انجام انہی فاسق وفاجر لوگوں کے ساتھ جہنم میں ہونے کا قوی امکان ہے۔ باقی اللہ سبحانہ تقدس

مالک ومختار ہے کہ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔

316 اپنے مسلمان ہونے کا کچھ تشخص تو قائم رکھو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو تشخص کی خاطر نیکی کے کام میں بھی دوسروں سے الگ راستہ اختیار فرمایا۔ یومِ عاشورہ کا ایک روزہ اسلام سے قبل جاری تھا لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشابہت سے بچنے کے لیے دو یا تین روزوں کا حکم فرمایا۔ بالوں میں کنگھی پیچھے کی طرف فرماتے تھے لیکن جب دیکھا کہ یہود و نصاریٰ بھی اس طرح کرتے ہیں تو درمیان میں مانگ نکالنا شروع فرما دی لیکن تم ہو کہ ان کی ہر غلط بات کی بھی پیروی کرتے ہو۔ تمہارے اسی طرزِ عمل پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دکھ بھرے الفاظ میں پہلے ہی فرما دیا کہ "تم ضرور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرو گے اور اگر وہ اپنی ماں سے زنا کریں گے تو تم بھی ان کی پیروی میں ایسا کرو گے۔" آج ہمارا میڈیا مسلمانوں کی اور غیر مسلموں کی گھٹیا عورتوں اور مردوں کا ذکر محبت کے ساتھ تفصیل سے کرتا ہے اور اپنے صالح اور متقین افراد کا ذکر نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو بے ادبی اور حقارت سے کرتا ہے اور ہمارے باشعور لوگ ان غیر مسلموں کی زبان، لباس، لہجہ اور ہر بات کی نقل میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔

317 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ ہی کشتی نوح علیہ السلام ہے لہٰذا اس میں جلد سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو۔

318 جمہوریت اور آزادیِ فکر کے دعوؤں کے باوجود تنگ نظری حد سے بڑھ چکی ہے۔ ایک ہی مذہب بلکہ ایک ہی فرقہ یا گروہ کے افراد ہی ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ صرف دنیاوی تعلیم کی کثرت کی وجہ سے اخلاقی جہالت بڑھ رہی ہے اور جرائم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ تعلیم میں ہنر، معلومات اور زبان کی آگاہی ہے لیکن

www.HaqWaliSarkar.com

اخلاق و انسانیت کی طرف توجہ نہیں ہے یعنی چور، ڈاکو کو اسلحہ دے رہے ہیں۔

319 ساری مخلوق اللہ سبحانہ تقدس کا کنبہ ہے لہٰذا صرف اپنی قوم کے متعلق نہ سوچو بلکہ تمام انسانوں بلکہ حیوانوں تک کے لیے سوچو اور صرف فساد پھیلانے والوں سے لڑو خود فسادی نہ بنو۔

320 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کرائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس سے آگاہ کریں۔ بلا شبہ تمام انسانوں میں افضل اور اکمل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

321 جس شخص کے پاس جس قدر دنیاوی اختیارات، اثر و رسوخ، مال و دولت، ذاتی صلاحتیں زیادہ ہوں گی اسی قدر اس سے آخرت میں مطالبہ بھی زیادہ ہوگا کہ اس نعمت کا کیا حق ادا کیا ہے؟ اس لیے اپنی خصوصی صلاحیتوں پر خصوصی غور کرو کہ تم انہیں کس طرح بروئے کار لا رہے ہو کہ اگر کسی کی زبان نہیں ہے تو اس سے زبان کے گناہ نہیں ہوں گے لیکن اگر ایک شخص کی بات اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے ہزاروں لاکھوں افراد تک پہنچ رہی ہے تو اس سے اتنا ہی سخت مطالبہ ہوگا کہ تم نے اسے کس مقصد کے لیے اور کیسے استعمال کیا، نیکی پھیلانے کے لیے یا بدی پھیلانے کے لیے استعمال کیا۔ لہٰذا جو چیز اللہ سبحانہ تقدس نے تمہیں دوسروں سے بہتر دی ہے اس پر شیخی نہ بگھارو بلکہ اس فکر میں رہو کہ اس نعمت کا کس قدر حق ادا کیا جائے۔

www.HaqWaliSarkar.com

322 اللہ سبحانہ تقدس مومن کو ہر دنیاوی تکلیف اور محرومی کے بدلے میں آخرت میں اس قدر عطا فرمائے گا کہ وہ انسان خوش ہو جائے گا اور شکر کرے گا کہ اسے وہ نعمت دنیا میں نہ ملی اور یہاں آخرت میں اس کا بہتر بدلہ مل گیا۔ اس لیے محرومی کی صورت میں جو معاوضہ بڑھا چڑھا کر اللہ سبحانہ تقدس عطا فرمائیں گے اس پر انسان ابھی سے شکر ادا کرنا شروع کر دے۔

323 اللہ سبحانہ تقدس کے نافرمانوں سے دور رہو کہ ان کی صحبت تم پر آہستہ آہستہ اثر ڈال سکتی ہے حتیٰ کہ ان کے اُٹھنے بیٹھنے کی جگہ پر اُٹھنا بیٹھنا بھی دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے نقصان دہ ہے جس کا مشاہدہ کئی بار ہو چکا ہے لیکن ان کی اصلاح یعنی تبلیغ کی نیت سے ان کے پاس جا سکتے ہو یا ان سے مل سکتے ہو۔

324 ہر انسان پر اس کا ماحول اثر انداز ہوتا ہے اور ارد گرد کی ہر چیز اسے متاثر کرتی ہے۔ روشنی، ہوا، گرمی، سردی، درخت، پھول، اپنے الگ اثرات رکھتے ہیں، نیک افراد کی قربت اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت پیدا کرتی ہے، بوڑھی یا جوان یا نیک یا بد عورت کے قریب بیٹھنے سے ذہن پر الگ الگ قسم کے اثرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کے جانوروں اور پودوں کا الگ الگ اثر ہوتا ہے، اس لیے خود کو اور لوگوں کو ایسا ماحول فراہم کرنے کی کوشش کرو جو ذہنی ترقی اور نیکی کی طرف لے جانے کا ذریعہ بنے۔

325 خوشبو کا استعمال اور جسمانی صفائی سنتِ مطہرہ اور فرشتوں کا اعزاز ہے اور روحانی خوشی اور ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔

326 رات کی ڈیوٹی یا مصروفیات کی بنا پر دیر سے سونے کے نتیجہ میں بعض افراد فجر کے وقت بیدار نہیں ہو پاتے اور نماز فجر رہ جانے سے دل برداشتہ ہو کر دیگر نمازیں بھی چھوڑ

www.HaqWaliSarkar.com

دیتے ہیں۔ ایسے افراد جب بھی بیدار ہوں تو دیگر کاموں میں مصروف ہونے سے قبل (مکروہ وقت کے علاوہ) نماز کے لیے تیاری کر کے نماز فجر ادا کر لیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی اجازت فرمائی اور ہمارے ایک پیر بھائی کو خواب میں بھی ایسی اجازت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ اسی طرح نماز تہجد رہ جانے کی صورت میں سورج ڈھلنے کے بعد اور نماز ظہر سے قبل چار رکعت نفل صلوٰۃ الزوال پڑھ لیں کہ جو تہجد کا نعم البدل ہے اور آئندہ وقت پر بیدار ہونے کی نیت و کوشش جاری رکھیں۔ اللہ سبحانہ تقدس معاف فرمانے والے ہیں۔

327 سلسلہ عالیہ میں داخل افراد کو جو جملہ تسبیحات پڑھنے کے لیے تحریری طور پر دی گئی ہیں اسے صرف اسی قدر پڑھیں اور اس سے زائد نہ پڑھیں اور سلسلہ عالیہ کے حضرات اولیاء کرام بھی یہی تسبیحات پڑھتے آئے ہیں۔

328 اپنی طرف سے یا کسی کتاب، رسالہ سے یا کسی عام مولوی سے بھی حاصل کردہ کوئی وظیفہ کسی دنیاوی مقصد کے لیے ہرگز نہ پڑھیں خواہ وہ قرآن سے ہو کیونکہ یہ سخت نقصان کا موجب ہو سکتا ہے، البتہ کسی صاحبِ اجازت عامل کی موجودگی اور نگرانی میں ایسا کر سکتے ہیں۔ صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے فرمائے ہوئے وظائف پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ فائدہ مند ہیں اور لوگوں کے بتائے ہوئے وظائف میں پھنسے ہوئے کئی اشخاص علاج کے لیے ہمارے پاس آئے ہیں۔

329 دنیا کے طالب مت بنو کیونکہ اس طرح شیطان کے طالب بن جاؤ گے بلکہ کسی روحانی مقام یا عہدہ کے طالب بھی مت بنو اور جنت کے طالب بھی نہ بنو بلکہ اپنی پرواز بلند رکھو اور اللہ سبحانہ تقدس کے طالب بنو اور اللہ سبحانہ تقدس سے اپنی محبت کو خالص کرتے رہو۔

330 جو مرید خلافت کا لالچ ذہن میں رکھتا ہے وہ پیچھے رہ جاتا ہے اور جو مرید روحانی

www.HaqWaliSarkar.com

مقامات یا طاقت کا طالب ہے یا لوگوں میں اپنا رعب جمانے کے لیے روحانی طاقت کا خواہاں ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کا طالب نہیں ہے، البتہ خواہش کے بغیر کچھ عطا کیا جائے تو بخوشی قبول کرے اور ذمہ داری کے ساتھ اپنا فرض نبھائے۔

331 اگر روحانی طاقت حاصل ہورہی ہے اور اچھی خوابیں اور مشاہدات اور ذکر میں وجدانی کیفیات ہورہی ہیں لیکن اپنے مرشدِ کامل سے تعلق اور محبت کم ہورہا ہے تو بات بالآخر خطرناک ہے لیکن اگر کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا اور اپنے مرشدِ کامل سے تعلق اور محبت میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے تو یہ بات خوش آئند اور فائدہ مند ہے۔

332 ہم نے نہ کسی مقام کا مطالبہ کیا، نہ ہی اس کی کھوج لگائی، نہ ہی خود دعویٰ کیا بلکہ لوگوں کو اپنی اپنی جگہ خود خواب و مشاہدات میں اشارے ہوتے رہتے ہیں۔ ہم خود اپنے آپ کو کسی مقام کا اہل نہیں سمجھتے اور نہ ہی لوگوں کی طرف سے کسی عزت و تکریم کے خواہش مند ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشدِ پاک کے قدموں میں جگہ حاصل ہوگئی تو یہی زندگی کا حاصل ہے۔

333 دنیا کے جھگڑوں سے بچو اور ان کو مختصر کرو اور دنیا کو اپنے دشمنوں کے حوالے کردو اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور رضا خود حاصل کرلو۔

334 اپنی نمود و نمائش کے لیے کوشاں نہ رہو اور نہ دولت اکٹھی کرتے پھرو کیونکہ اس طرح مختلف نوعیت کے چور، ڈاکو تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اور دنیا اور آخرت کا خطرہ بڑھتا جائے گا۔ جس رب نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتا ہے البتہ نیکی کے بڑے کاموں کے لیے دولت کو اکٹھا کرنا اور روکنا نقصان دہ نہیں ہے۔

335 محفلوں میں ہمارے لیے عام لوگوں سے بہتر یا مہنگا یا خصوصی کھانا تیار نہ کیا جائے

بلکہ میرے لیے نمازی شخص، وضو اور ذکر کے ساتھ کھانا تیار کرے جس کا حکم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے صادر ہوا ہے اور اس کے مطابق تیار کیا گیا عام کھانا ہے تو وہی پیش کیا جائے یا بصورت دیگر ایک چپاتی ہلکا نمک ڈال کر بغیر چکنائی کافی ہے۔

336 محفلِ ذکر کا انعقاد کرنے میں خصوصی طور پر دیکھا جائے کہ محفل ناجائز جگہ پر منعقد نہ ہو خواہ مسجد ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ایسی مسجد میں نماز بھی مشکوک ہے اور پھر کوئی سہولت بھی ناجائز نہ ہو جیسا کہ بعض لوگ بجلی چوری کرتے ہیں اور اس کے علاوہ لوگوں کی دل آزاری کا باعث بھی نہ ہو۔ کسی راستہ میں رکاوٹ بھی نہ ہو نیز کسی جھگڑالو قسم کے شخص کے مکان پر بھی نہ ہو ورنہ دوسرے لوگ اس کے گھر میں محفل میں شامل ہونے سے گریز کریں گے اور وہ گھر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت سے دور ہوگا۔

337 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے ادبی نہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہے اور نہ مسلمانوں کو۔ اسی لیے درود شریف بھی باوضو ہو کر اور دوزانو ہو کر قبلہ یا مدینہ رخ ہو کر محبت کے ساتھ پڑھا جائے وگرنہ لیٹ کر پڑھنے سے کمر درد ہوگی اور چلتے پھرتے پڑھنے سے ٹانگوں میں درد شروع ہوگی جس کا علاج بغیر توبہ ممکن نہ ہوگا۔

338 افسوس کہ پاکستان کے نظامِ تعلیم میں انگریزی زبان کو لازمی قرار دینے کی بنا پر اکثریت ان پڑھ رہ گئی ہے اور ان میں احساسِ کمتری پیدا ہو گیا ہے حالانکہ یہ صرف زبان ہے علم نہیں ہے۔ دنیا میں ہزاروں زبانیں ہیں اور تمام حکمت صرف ایک ہی زبان کے ذریعہ مشکل ہے اور حکمت تو انسانیت کی مشترکہ میراث ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ ہر زبان اور علاقے سے وابستہ حکمت کو سیکھ کر اپنا لیا جائے اور اس کے لیے چند افراد کا ہر زبان میں ماہر ہونا کافی ہے۔ صرف انگریزی زبان کو لازمی قرار دینے سے علم کی نفی ہوتی ہے اور ہر علم کا

www.HaqWaliSarkar.com

ماہر طالب علم اگر صرف انگریزی میں ناکام رہے تو وہ ناکام قرار پاتا ہے اور صرف انگریزی جملے بولنے لکھنے والا تعلیم یافتہ خیال کیا جاتا ہے اور یہ عام لوگوں کے لیے مشکل زبان ہے اور قوم انگریزی نہ بولنے والوں کی صلاحیتوں سے محروم رہتی ہے لہٰذا انگریزی سے فائدے کم اور نقصان بہت زیادہ ہوتے ہیں، لیکن ایک اہم زبان ہونے کی بنا پر اس پر مکمل پابندی بھی نقصان دہ ہے۔

339 غیر ممالک کی فنی مہارت (ٹیکنالوجی) کی اندھا دھند نقل معاشی طور پر ہمارے لئے نقصان دہ ہے اور پھر اس سے کئی معاشرتی اور نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مٹی کھودنے کے لیے بھی بھاری سودی قرضہ پر مشینری دیگر ممالک سے منگوائی جاتی ہے حالانکہ یہی کام ہمارے بے روزگار مزدور اور گدھے سرانجام دے سکتے ہیں اور چوک میں نصب ٹریفک سگنل پر سرمایہ اور بجلی صرف کرنے کی بجائے ایک سپاہی یہ کام سرانجام دے سکتا ہے اور ایک شخص کو روزگار مہیا ہوسکتا ہے اور وہ شخص حالات کے مطابق ٹریفک چلا سکتا ہے جب کہ بے دماغ سگنل کو ایسا شعور حاصل نہیں۔ لہٰذا انتہائی ضرورت کے وقت مشینری پر انحصار کیا جائے اور فنی مہارت اپنی زمین اور حالات سے جنم لینی چاہیے۔

340 سود کی ہوا یا گرد سے بھی بچو اور انتہائی احتیاط سے کام لو۔

341 سود ہر مذہب اور اخلاق سے متصادم ہے اس لیے نام نہاد مہذب دنیا سے کہو کہ وہ عام سود خوروں کی طرح غریب ملکوں کا خون نچوڑنے سے باز رہیں اور اللہ سبحانہ تقدس سے خوف کھاتے ہوئے سود کو باطل قرار دیں اور صرف اصل زر وصول کریں۔

342 فقہا اس معاملہ پر غور کریں کہ اجتماعی مقروض قوم کی صورت میں ہمارا بحیثیت قوم حج کرنا اور قربانی پر خرچ کرنا اور کھیل تماشوں اور فضول کاموں پہ کروڑوں روپے بہانا جائز

www.HaqWaliSarkar.com

ہے اور کیا ہمارا جنازہ بھی جائز ہے؟ کم از کم ہر شخص کے ذمہ جو فی کس قرض ہے وہ مرنے سے پہلے ہر شخص ادا کرنے کی کوشش کرے۔ احتیاطاً ہم نے فی کس قرض خود حکومت کو جمع کرادیا ہے اور آئندہ حکومت اپنے معاشی رویے تبدیل کرے اور عوام کی خودداری کو ٹھیس نہ پہنچائے اور قرض لینا بند کرے اور سابق سود کو معاف کرانے کی کوشش کرے اور اس کے علاوہ اندرون ملک سودی قرضوں کی ذلت سے عوام کو بچائے اور لوگوں کو سودی قرضے دینے کی بجائے وہی سرمایہ عوام کی اجتماعی فلاح و بہبود پر خرچ کردے۔

343 خود نیکی کی دعوت نہیں دو گے تو بدی کی دعوت کے تحت آ جاؤ گے۔

344 آئندہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں دین کی دعوت دینے والوں کو زیادہ روحانی فیض ملے گا اور یہ دعوت انتہائی پیار، محبت، اور دانائی و حکمت کے ساتھ دو اور فتنہ، فساد اور تشدد کے ذریعہ دین کی تبلیغ کرنا دین کو مزید نقصان پہنچانے کے مترادف ہے اور طاقت کے ذریعے برائی کو روکنا صرف وہاں جائز ہے جہاں برائی صرف طاقت کے زور پر ختم ہوسکتی ہو۔

345 بیعت تو تمام حضرات اولیاء کرام کی بھی سنت ہے اور بیعت میں توبہ اور ایمان کی تجدید ہے جو مومن کو ہر وقت کرتے رہنا چاہیے لیکن کسی مردِ حق مرشدِ کامل کے روبرو انتہائی معتبر اور مفید ہے اور اس سے خوف زدہ ہونا اور گریز کرنا کم علمی ہے کہ اسی طریقہ سے فاسق و فاجر لوگ اللہ سبحانہ تقدس کے مقرب اور ولی بن گئے۔

346 بیعت کے وقت نیت یا کیفیت سے آئندہ فیض کے معاملات پر فرق پڑتا ہے اس لیے بیعت کے وقت اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، قربت کی نیت رکھو اور اسی بات کو دنیا کی ہر شے سے قیمتی سمجھو۔ یہی وہ لمحہ ہے جس سے قبل کا حزن اور پشیمانی توبہ سے ختم ہوکر آئندہ کا خوف محبت پر استقامت سے دور ہوسکتا ہے، اس لیے اس وقت

www.HaqWaliSarkar.com

کی حفاظت کرو۔

347 اعتراضات اور ردی خیالات کو مرشد کی طرف توجہ کر کے نکال دو وگرنہ باطنی ترقی رک جائے گی۔

348 صرف دنیا کو ہی مسلسل طلب کرنے والا مرشد کی نگاہ سے گر جاتا ہے اور پھر خطرہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ سے بھی گر جائے۔

349 زمین پر بھرپور قدم جماتے جماتے انسان زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔

350 اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستہ پر چل کر تکلیف پہنچے تو کچھ غم نہیں اور اگر نافرمانی پر چل کر راحت آئے تو خطرناک ہے۔

351 سلسلہ فیض میں جو لوگ صرف اللہ سبحانہ تقدس کے طالب ہیں وہ خوش قسمت ہیں کہ انہیں مبارک ہو۔

352 مسلمانوں کی اکثریت ہمیشہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ باحیا ہوگی اور یہی ایمان کی بہتری کی علامت ہے اور غربت کے باوجود اللہ سبحانہ تقدس کا زیادہ شکر کرنے والی ہوگی۔

353 سڑک یا راستہ پر کھڑا رہنا ناپسندیدہ اور ممنوع ہے تو قبضہ کرنا تو حقوق العباد کی اجتماعی خلاف ورزی ہے۔ کسی نیک کام یا مسجد، مدرسہ کے لیے بھی اجتماعی راستہ پر قبضہ شرعاً ممنوع ہے اور اگر ایک شخص کے حقوق پر ڈاکہ ڈالیں تو متعلقہ شخص سے معافی مل سکتی ہے لیکن اجتماعی خلاف ورزی کرنے والا کس کس سے معافی مانگے گا؟ بلکہ ایسے نیک کاموں میں حصہ لینا بھی ناجائز ہے اور ایسے مسجد، مدرسوں کو گرا دینا بھی جائز ہے۔

354 ہمیں جس نے بھی جسمانی یا ذہنی تکلیف دی ہے یا آئندہ دے گا ہم نے اسے پہلے

www.HaqWaliSarkar.com

ہی معاف کر دیا ہے بلکہ ہر رات سونے سے قبل بھی معاف کر دیتے ہیں لہٰذا ہمارا کوئی وارث ہمارے بعد بھی کسی سے کوئی مواخذہ نہ کرے اور اگر ایسا کرے گا تو وہ باطل ہوگا۔

355 مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے شیطان کا سب سے بڑا حربہ علماء دین کو مغالطہ میں ڈالنا ہے لہٰذا شیطان کے حربوں سے بچنے کے لیے حضرات علماء کرام کو باطنی فیض سے مسلح ہونا چاہیے کیونکہ باطنی فیض سے محروم علماء دین سے شیطان ایسے کھیلتا ہے جیسے بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔

356 ہمارے سلسلہ عالیہ میں جنّات اور فوت شدہ افراد بھی باطنی فیض حاصل کر گئے مگر افسوس کہ بہت سے قریب رہنے والے محروم رہے۔

357 مشکوک رزق چھوڑ دو اور روشن اور واضح راستہ اختیار کرو۔

358 اپنی کوتاہی کو سلسلہ فیض کی کوتاہی ہر گز قرار نہ دو ورنہ مزید اور نیچے آ جاؤ گے۔

359 نظروں کی حفاظت نہ کرنے سے دل کا نور اور عبادت و ذکر کی یکسوئی اور حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور دنیا کو وقعت دینے سے دل مردہ اور ایمان کمزور ہوتا رہتا ہے اور فاسق و فاجر شخص کی تعریف کرنے سے الحمد للہ کی نفی ہو جاتی ہے۔

360 اگر اپنے آپ کو بلند ظاہر کرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ سبحانہ تقدس نیچے گرا دیں گے اور اگر نیچا ظاہر کرو گے تو بلند کر دیں گے۔

361 کئی ملکی سرحدیں نفرت کی لکیریں ہیں جس نے انسانیت کو بلا وجہ دکھ دیے ہیں۔ حقوق انسانی، جمہوری روایات، سیاسی و مذہبی رواداری اور بین الاقوامیت کا چرچا ہے لیکن اس کے باوجود ملکوں کے اندر قتل و غارت اور تشدد کا دور دورہ ہے اور انسانیت دکھی ہے۔ ان لکیروں کو مدھم کر کے انسانوں کو ایک دوسرے کی قربت حاصل کرنی چاہیے اور ایک

www.HaqWaliSarkar.com

دوسرے سے علم ودانائی حاصل کرنی چاہیے اور ایک دوسرے کے لیے نیک خواہشات رکھنی چاہییں اور ایک دوسرے کا دکھ، پریشانی ختم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

362 پاکستان کسی ذات، برادری، فرقہ، قوم، زبان، علاقہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایمان کی بنیاد پر حاصل کیا جانے والا ملک ہے اور دنیا کے تمام اہلِ ایمان کی جائے پناہ ہے۔ یہی فلسفہ دنیا کے دیگر ممالک کو فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

363 اگرچہ ہم مادی وسائل کو ابھی ترقی نہیں دے سکے لیکن ہمارے پاس روحانی وسائل ضرور موجود ہیں کہ ایمان کی دولت دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاسکتی ہے جس سے انسانیت کا بھلا ہوگا اور انسانیت صحیح معنوں میں انسانیت بن جائے گی اور امن وسلامتی کا دور دورہ ہو گا لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سے رہنمائی حاصل کر کے ہی انسانیت کامیاب ہوسکتی ہے اور بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تمام کائنات میں کامیاب ترین شخص ہیں۔

364 حکم ادب سے افضل ہے لہٰذا جہاں حکم ہو تو ادب کو ترک کر کے حکم پر عمل کرنا چاہیے۔

365 اگر سالک کے ذہن میں اپنے مرشدِ کامل یا سلسلہ عالیہ کے بزرگانِ دین یا سلسلہ عالیہ کے متعلق کسی قسم کا کوئی بھی معمولی سا اعتراض ذہن میں آجائے تو اس پر روحانی فیض کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد جو روحانی فیض اسے حاصل ہوتا ہے وہ بھی آہستہ آہستہ سلب ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

366 عمل کی قبولیت کا انحصار اس کی نیت پر ہے لہٰذا اپنے اعمال کے ساتھ ساتھ اپنی نیتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

367 انسان کو ہمیشہ دنیاوی لحاظ سے اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو دیکھنا چاہیے تاکہ ہمارے اندر صبر کی اور شکر کی کیفیت پیدا ہو اور دینی اور روحانی طور پر اپنے سے زیادہ عمل کرنے

www.HaqWaliSarkar.com

والوں کو دیکھنا چاہیے تا کہ نیکی کرنے کا مزید شوق اور استقامت پیدا ہو۔

368 جو اپنے پیر بھائی کو تکلیف دیتا ہے وہ حقیقت میں اپنے مرشد کو تکلیف دیتا ہے۔

369 جو چیز بازار میں سب سے اعلیٰ قسم کی اور سب سے قیمتی ہوتی ہے لوگ ہمیشہ اسی چیز کی نقل بنا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں اور لوگ کبھی بھی ہلکی یا گھٹیا چیز کی نقل نہیں بناتے۔ اسی طرح معاشرے میں سب سے اعلیٰ ترین افراد حضرات اولیاء کرام اور علماء حق ہوتے ہیں لہٰذا دنیا میں لوگ سب سے زیادہ انہی کی نقل کرتے ہیں اور ناقص اور گھٹیا افراد ان حضرات کا بھیس اور نام اختیار کر کے اور ان حضرات کی نقالی کر کے خود کو معاشرے کے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے زیادہ تر افراد ایسے ہوتے ہیں جو کہ معاشرے میں رہنے والے عام دنیادار اور فاسق و فاجر مسلمان سے بھی کئی گنا زیادہ گھٹیا اور بدکردار ہوتے ہیں لہٰذا یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ معاشرے میں جن لوگوں کی سب سے زیادہ نقل کی جاتی ہے وہ پیر صاحبان اور علماء کرام ہیں لہٰذا عوام کو چاہیے کہ معاشرے میں موجود ان افراد کو دیکھ کر جو کہ فاسق و فاجر ہونے کے باوجود خود کو پیر یا عالمِ دین کے نام سے متعارف کرواتے ہیں صاحبِ فیض پیر صاحبان اور باعمل علماء کرام سے بدظن اور متنفر نہ ہوں بلکہ معاشرے میں موجود صاحبِ فیض پیر صاحبان اور باعمل علماء کرام کو تلاش کریں اور خود بھی ان کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کی طرف راغب کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ ہم سب کو حضرات اولیاء کرام کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین

www.HaqWaliSarkar.com

کرامات

کسی درویشِ کامل کی اصل کرامات تو یہ ہوتی ہیں کہ اس کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے مُرشدِ اکمل کا کس قدر زیادہ قرب و معرفت اور کامل فنا حاصل ہے اور اس کی زندگی شریعت و طریقت، عشق و ادب، اخلاقِ حسنہ اور اعلیٰ کردار کا کس قدر کامل اور پر استقامت نمونہ ہے اور اس کی دعاؤں اور توجہ و فیض سے لوگوں کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ قرب و محبت اور ولایت کا فیض کس قدر زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

الحمد للہ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے دامنِ فیض سے ہزاروں لوگوں نے اس روحانی اور حقیقی دولت کو حاصل کیا اور آپ سرکار کی توجہ و فیض کا یہ عالم تھا کہ ذکر کے طالبوں کا پہلی ہی توجہ میں سلطان الاذکار جاری فرما دیتے تھے۔ آپ سے محبت رکھنے والوں کو بزرگانِ دین اور امامُ الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک کی عظیم دولت بھی کثرت سے نصیب ہوتی ہے۔ یوں آپ کے فیض اور تبلیغ سے ہزاروں لوگ گناہوں کی زندگی سے تائب ہو کر نیکی کی راہ پر چلنے کی کوشش میں زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کی توجہ اور دعاؤں سے ولایت کا فیض بھی حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمتوں اور مرشدِ کامل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و نسبت اور دعاؤں و توجہ کے صدقے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے

کرامات وکشف کے واقعات بھی بغیر کسی مبالغہ کے ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور سینکڑوں کرامات بغیر کسی مبالغہ کے مجھ گناہ گار کو اپنی زندگی میں دیکھنے کی سعادت حاصل ہے۔ ہر روز سینکڑوں لوگ آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوا کرتے تھے اور آپ کا طریقہ علاج ہی ایک مستقل کرامت تھی اور اس کے علاوہ بلا مبالغہ ہر روز کئی لوگوں سے مختلف قسم کی کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔

اس کتاب میں آپ سرکار کی کرامات کو تحریر نہیں کیا جارہا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ عوام کا مکمل دھیان صرف اور صرف حضرات اولیاء کرام کی کرامات کی طرف ہی ہوتا ہے اور وہ کسی بھی بزرگ کی سیرت اور فرمودات کی طرف بالکل بھی متوجہ نہیں ہوتے اور اس کو پڑھنا بھی گوارہ نہیں کرتے حالانکہ کسی بھی ولیِ کامل کی سیرت اور فرمودات ہی اصل قابلِ مطالعہ اور رہنما ہوتے ہیں اور راہِ طریقت میں مینارہ نور ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک کسی بھی درویشِ کامل کی سیرت اور فرمودات کو فراموش یا نظر انداز کر کے صرف کرامات کو پڑھنے اور سننے سے کسی بھی شخص کو حقیقی رہنمائی اور کسی بھی سالک کو طریقت کا فیض حاصل نہیں ہوسکتا لیکن اگر سیرت اور فرمودات سے رہنمائی حاصل کرنے کے بعد اگر کرامات بھی پڑھی جائیں تو پھر ممکن ہے کہ ان کو پڑھنے اور سننے سے روحانی فیوض و برکات حاصل ہوں۔ لہٰذا اگر کبھی موقع ملا اور طبیعت کا میلان ہوا تو آپ سرکار کی کرامات پر ایک الگ کتاب لکھنے کی سعادت بھی حاصل کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

عوام میں اکثر لوگوں کی یہ بھی عادت ہوتی ہے کہ بزرگوں اور خاص طور پر اپنے مرشد کی باتوں اور کرامات کو مبالغہ کے ساتھ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں جو کہ نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآن وحدیث اور دین سے دور ہوتے ہیں

www.HaqWaliSarkar.com

کیونکہ اگر وہ لوگ قرآن و حدیث سے محبت اور یقین رکھیں تو یہ بات بخوبی جان لیں کہ کسی بھی ولیِ کامل کی باتوں اور کرامات سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر سب سے بڑی کرامت اور شان تو وہ ہے جو اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احادیثِ مبارکہ میں ارشاد فرمائی ہے لہٰذا کسی ولیِ کامل کی باتوں اور کرامات کو بڑھا چڑھا کر مبالغہ کے ساتھ بیان کرنے کی بجائے ان کی سب سے اعلیٰ کرامات کو بیان کرنا چاہیے یعنی ان کی وہ شان و کرامات جو قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں بیان فرمائی گئی ہیں تاکہ لوگ صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت جان کر اس سے مستفیض ہو سکیں۔

قصہ مختصر میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے وجود مبارک سے اللہ سبحانہ تقدس نے ہزاروں کرامات کا ظہور بھی فرمایا اور فرما رہا ہے اور آپ سرکار کے دامنِ فیض سے ہزاروں لوگوں کو روحانی اور جسمانی فیوض و برکات سے مستفیض بھی فرمایا اور الحمدللہ آج بھی لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ سرکار کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ سرکار کے دربار عالیہ اور آپ سرکار کے سلسلہ عالیہ سے مستفیض ہو رہی ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاؤں اور رحمتوں کے صدقے تا قیامت آپ سرکار کا یہ سلسلہ عالیہ جاری رہے اور آپ سرکار کا دربارِ عالیہ شاد و آباد رہے اور مخلوق آپ سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہے۔ آمین! ثم آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

الحمد للہ جلّ جلالہٗ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

الحمد للہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
یارسول اللہ

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔

آمین! ثم آمین!

حق ولی

حق اللہ ھو

المدد یا حق اللہ ھو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

المدد یا حق اللہ ھو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

سچ اللہ ھو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۭ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۭ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۭ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۽ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۧ

حق الجبار حق

سچ الجبار سچ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۽ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ

حق القہار حق

سچ القہار سچ

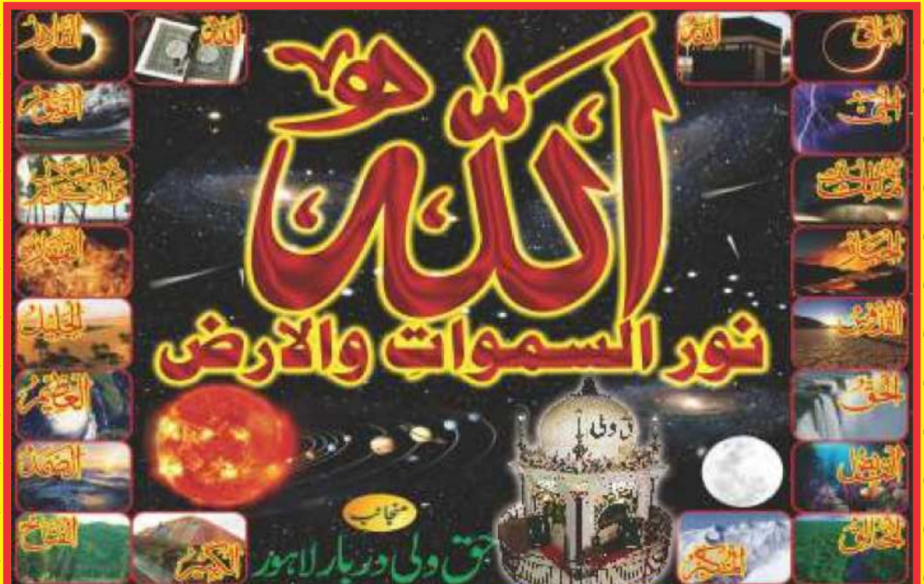

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
شہنشاہِ صداقت حضرت سیدنا صدیق اکبر
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء

بانیِ تنظیم

نعرۂ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفٰی

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

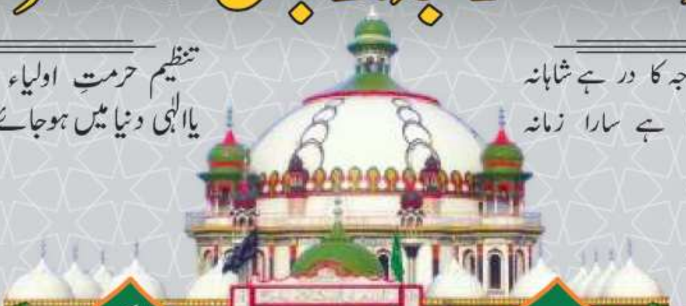

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاجزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاجزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com
Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial